ولقد یسّرنا القرآن للذکر فھل من مّدّکر

حفظ قرآن کی فضیلت

حفّاظ وقُراء کا مقام احادیث کی روشنی میں

تالیف
مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب القاسمی مدظلہ العالی
اُستاذ حدیث مدرسہ ریاض العلوم گورینی جون پور

زمزم پبلشرز

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ

حفظ قرآن کی فضیلت

حُفّاظ وقُراء کا مَقام

اَحادیث کی روشنی میں

درجہ حفظ وقراءت کے طلباء کے لیے نہایت مفید جامع ترین رسالہ

- حفظ قرآن نار دوزخ سے نجات کا ذریعہ
- حافظ قرآن پڑھتا جائیگا جنت کے درجوں پر چڑھتا جائے گا۔
- باعمل حافظ قرآن کو دس دوزخی کے شفاعت کا درجہ
- حافظ قرآن جادو کرتب سے محفوظ
- کس حافظ وقاری پر خدا کی لعنت
- کون حافظ وقاری فضیلت سے محروم وغیرہ
- حافظ قرآن کا دل جہنم کی آگ سے محفوظ
- ماہر پختہ یاد حافظ، فرشتوں کا دوست باعمل
- حافظ کو نور کا تاج اور والدین کو شاندار جوڑا
- مشقت کے باوجود حفظ میں لگا رہا تو دوگنا ثواب
- درسگاہ حفظ قرآن کی فضیلت
- قرآن میں لگے رہنے والوں کی غربت تنگدستی نہیں
- فضائل کا مستند ذخیرہ

تالیف
مولانا مفتی محمد ارشاد صاحب القاسمی مدظلہ العالی
اُستاذ حدیث مدرسہ ریاض العلوم گورینی جون پور

زمزم پبلشرز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام ـــــ حفظ قرآن کی فضیلت

تاریخ اشاعت ـــــ اگست ۲۰۰۷ء

باہتمام ـــــ احباب زمزم پبلشرز

کمپوزنگ ـــــ

سرورق ـــــ احباب زمزم پبلشرز

مطبع ـــــ احباب زمزم پبلشرز

ناشر ـــــ زمزم پبلشرز کراچی

شاہ زیب سینٹر نزد مقدس مسجد، اُردو بازار کراچی

فون: 021-2760374 - 021-2725673

فیکس: 021-2725673

ای میل: zamzam01@cyber.net.pk

ویب سائٹ: http://www.zamzampub.com

ملنے کے دیگر پتے

- مکتبہ بیت العلم نیو ٹاؤن کراچی۔ فون: 2018342
- دارالاشاعت، اُردو بازار کراچی
- قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- صدیقی ٹرسٹ لسبیلہ چوک کراچی۔
- مکتبہ رحمانیہ، اُردو بازار لاہور

ISLAMIC BOOK CENTRE
119-121 Halliwell Road, Bolton BI1 3NE
Tel/Fax 01204 389080

AL-FAROOQ INTERNATIONAL
68 Asfordby Street Leicester
Le5-3QG
Tel. 0044 116-2537640

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحات
	پیش لفظ	۶
۱	حفظ کرنے اور کرانے والے دونوں افضل ترین امور میں	۷
۲	اولاد کو قرآن پڑھانے اور حفظ کرانے پر والدین کو کتنا بڑا ثواب	۸
۳	بچوں کو حافظ قرآن بنانا والدین کے حق میں صدقہ جاریہ	۱۰
۴	بچپن میں حفظ قرآن	۱۱
۵	حفظ قرآن کی دولت حاصل کرلو کہ اس کا حاصل کرنا آسان کردیا گیا	۱۳
۶	بچپن کا حفظ قرآن ہڈی اور گودے میں سرایت کر جاتا ہے	۱۴
۷	بڑے ہوکر حفظ قرآن میں لگا اور پورا کرلیا تو دگنا ثواب	۱۵
۸	حفظ میں مشقت ہو یا جلدی یاد نہ ہو پھر بھی یاد کرے تو دوگنا ثواب	۱۶
۹	اگر حفظ مکمل کرنے سے پہلے انتقال کر جائے تو عالم قبر میں فرشتہ یاد کرائینگے	۱۷
۱۰	حفظ قرآن کا حکم تاکہ جہنم سے نجات ہو	۱۸
۱۱	قیامت کے دن قرآن حافظ کی شفاعت کرے گا	۱۹
۱۲	قیامت کے دن قرآن اپنے لوگوں کی جنت کی قیادت کرے گا	۲۱
۱۳	ماہر حافظ قرآن ملائکہ اور انبیاء کے دوست اور مصاحب ہوں گے	۲۲
۱۴	حافظ قرآن قابل اکرام واحترام	۲۴
۱۵	امت کے معزز اور مشرف حافظ قرآن ہیں	۲۵
۱۶	حافظ قرآن مستجاب الدعوات	۲۶
۱۷	حافظ قرآن خدا کے امان میں	۲۶
۱۸	حافظ قرآن کا دل جہنم کی آگ سے بہر صورت محفوظ	۲۷
۱۹	دیندار حافظ قرآن کی نعش قبر میں کیڑے لگنے سے محفوظ	۲۹

۲۰	حفظ قرآن کی برکت سے عذاب قبر سے محفوظ	۳۰
۲۱	حافظ قرآن بڑھاپا کے فتنہ سے محفوظ	۳۱
۲۲	دیندار حافظ قرآن، خدا کے مقرب اور خاص بندے	۳۲
۲۳	خوب پختہ بہترین یاد والے حافظ قرآن کی فضیلت	۳۳
۲۴	حافظ سے کہا جائے گا پڑھتا جا جنت کے درجوں پر چڑھتا جا	۳۴
۲۵	قرآن پاک کی آیتوں کی مقدار جنت میں حافظ کا درجہ	۳۵
۲۶	حافظ قرآن قابل رشک	۳۷
۲۷	حافظ کو دجال کے فتنہ سے محفوظ ہونے کی بشارت	۳۸
۲۸	حافظ پر سحر جادو کرتب کا اثر نہیں	۳۹
۲۹	جسے قرآن کچھ یاد نہیں وہ ویرانے گھر کی طرح	۴۰
۳۰	اکثر حفظ اور تلاوت میں لگے رہنے پر خدا کی خصوصی توجہ	۴۱
۳۱	جس نے قرآن حفظ کیا اس نے علوم نبوت کو اپنے سینہ میں جمع کر لیا	۴۲
۳۲	ان بچوں کے سینوں کی خوش نصیبی جس میں سورہ طٰہٰ یٰس محفوظ	۴۳
۳۳	درس گاہ حفظ قرآن کی فضیلت اور اس کا مقام	۴۴
۳۴	باعمل حافظ قرآن کو نور اور تاج اور اس کے والدین کو بیش قیمت جوڑا	۴۵
۳۵	حافظ قرآن کو قیامت کے دن عزت واکرام کا تاج اور جوڑا	۴۷
۳۶	باعمل حافظ قرآن کے والدین کو مثل آفتاب کے تاج	۴۸
۳۷	قرآن کی وجہ سے حافظ کا درجہ بلند	۴۹
۳۸	حفظ قرآن کی برکت سے لشکر کی امامت	۵۰
۳۹	قرآن کی وجہ سے قاضی کا عہدہ مل گیا	۵۱
۴۰	سینہ میں قرآن پھر دنیا دار کو بہتر سمجھے تو قرآن کی توہین	۵۳
۴۱	اے حافظو! قرآن پاک کثرت سے پڑھا کرو ورنہ یہ دولت سینے سے نکل جائے گی۔	۵۴
۴۲	اے حافظو! قرآن پاک نفل میں پڑھنے کی عادت ڈالو	۵۶

۴۳	اس حافظ کا مقام جو قرآن پاک نفلوں میں پڑھتا ہو	۵۷
۴۴	دور کرنا، نبی اور حضرت جبرئیل کی سنت، خصوصارمضان میں	۶۰
۴۵	اے حافظو! ایسا نہ ہو کہ قرآن تم پر لعنت کرے	۶۱
۴۶	اے قرآن والو! فرض نماز میں کوتاہی مت کرو ورنہ بہت خوفناک سزا پاؤ گے	۶۲
۴۷	قرآن پاک صحیح مخارج اور تجوید کے ساتھ پڑھنے کا حکم	۶۳
۴۸	قرآن پڑھنے والا خدا سے مانگے بندوں سے نہ مانگے	۶۶
۴۹	قرآن میں مشغول رہنے والوں کو غربت اور تنگدستی نہیں	۶۶
۵۰	اہل قرآن کو تاکید۔ قرآن پاک کو دنیا کمانے کا ذریعہ نہ بنائیں	۶۷
۵۱	اے حافظو! قرآن کو جنت حاصل کرنے کا ذریعہ بناؤ۔ دنیا اور مال حاصل نہ کرو۔	۶۷
۵۲	اے حافظو! تراویح سے مال حاصل کرو گے تو قیامت میں چہرے پر گوشت نہ پاؤ گے۔	۷۰
۵۳	اے حافظو! قرآن سنا کر مال مت حاصل کرو، ورنہ شفاعت کی دولت سے محروم رہو گے۔	۷۱
۵۴	اے حافظو! عمل نہ کرو گے تو نور تاج سے محروم رہو گے	۷۲
۵۵	اے حافظو! بے عملی کر کے خود کو اور اپنے والدین کو تاج سے محروم نہ کرو۔	۷۴
۵۶	تراویح میں قرآن سنا کر مال کی طلب قیامت کی علامت۔	۷۵
۵۷	قرآن کو عمدہ آواز سے پڑھنا تا کہ دنیا میں بدلہ ملے قیامت کی علامت	۷۸
۵۸	قرآن بھولنے پر ایک آیت پر ایک درجہ سے محرومی	۸۰
۵۹	اس امت کا سب سے بڑا گناہ قرآن کو بھول جانا	۸۰
۶۰	قرآن بھولنے کی سزا، قیامت میں کوڑھی بن کر اٹھایا جانا	۸۱
۶۱	طلباء حفظ کے لئے مسواک کے اہتمام کی تاکید، قوت حافظہ کے اسباب	۸۴
۶۲	قوت حافظہ کے لئے ایک سنت سے ثابت عمل	۸۷
۶۳	ختم قرآن پر سورہ ضحیٰ سے آخر قرآن تک پڑھنے کا مسنون طریقہ	۸۹
۶۴	ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔	۹۰
۶۵	قرآن سے متعلق ایک بہترین جامع دعا	۹۱

پیش لفظ

الحمدلله و کفی و سلام علی عباده الذین اصطفی، اما بعد!

مذہب اسلام کی بنیاد اور اساس، خدا کی کتاب قرآن پاک ہے۔ اسی سے دین اسلام اور مذہب وابستہ ہے۔ لیکن امت کا ایک اچھا خاصہ طبقہ جس کا ماحول میں ایک مقام ہے۔ قرآن اور دینی تعلیم کی اہمیت کو کھو بیٹھا ہے۔ قرآن کی تعلیم ناظرہ اور حفظ کو فضول غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ یا تو اس وجہ سے کہ ان کو ان فضائل اور بیش بہا دنیا اور آخرت کے منافع کا علم نہیں یا اس وجہ سے وہ ماحول کی بد دینی سے حد درجہ متاثر ہیں۔ غیر مسلمین کے بچوں کو جب وہ دنیاوی تعلیم میں دیکھتے ہیں تو وہ بھی ان کا قدم بہ قدم اپنے کو بچوں خالص دنیاوی تعلیم میں لگا دیتے ہیں۔ اور کافر یہود نصاری کی ہیئت اور لباس پہنا کر اسلامی لباس اور تہذیب کا عملاً استہزا اور مذاق اڑاتے ہیں۔

خدا کے واسطے اے اسلام کے نام لیوا اپنے گھر کا ماحول دینی بنایئے۔ اولاً اپنے بچوں کو قرآن پاک اور دینی تعلیم دیجئے شروع عمر سے ہی ان کا مزاج دینی بنایئے۔ بہتر ہے کہ اسے پہلے حافظ، عالم بنایئے۔ تاکہ دنیا کی خوش نصیبی اور آخرت کا عظیم ترین ثواب پائیں۔

پیش نظر رسالہ میں حفظ قرآن، اور قرآن کی تعلیم کی فضیلت اور دنیا وآخرت کے بیش بہا فضائل ذکر کئے گئے ہیں۔ مزید حفاظ وقراء کے متعلق جو دینی اور اصلاحی امور سے متعلق نفع بخش امور تھے اسی طرح ان کے ماحول میں جو نامناسب امور تھے احادیث وآثار کی روشنی میں ان کو بیان کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ امت کا یہ خاص طبقہ نامناسب امور سے بچ کر دنیا وآخرت کے بلند پایہ مقام اور برکات کو حاصل کر سکیں۔

دعا ہے کہ خدائے پاک اس طبقہ کے حق میں تا قیامت اس رسالہ کو نافع بنائے۔ قبولیت سے نوازے۔ عاجز کو مقربین کے زمرہ میں شامل فرما کر اپنی رضا وخوشنودی سے نوازے۔

والسلام

محمد ارشاد بھاگلپوری ثم لکھنوی

استاذ حدیث وافتاء مدرسہ ریاض العلوم، گورینی، جونپور

مجاز صحبت حضرت اقدس مولانا امیر حسن صاحب ہردوئی دامت برکاتہم

ربیع الثانی ۱۴۳۴ھ

① حفظ کرنے اور کرانے والے دونوں افضل ترین امور

عن عثمان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر کم من تعلم القرآن و علمه. (مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۳، بخاری صفحہ ۷۵۲)

ترجمہ: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن پڑھتا اور پڑھاتا ہے۔

ف: اس حدیث پاک میں قرآن پاک کے استاذ اور پڑھنے والے دونوں کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ لوگ افضل ترین امور میں مشغول ہیں۔

کلام پاک چونکہ اصل دین ہے اس کی بقا اور اشاعت ہی پر دین کا دارومدار ہے اس لئے اس کے سیکھنے اور سکھانے کا افضل ہونا ظاہر ہے کسی توضیح کا محتاج نہیں۔ اور کھلی ہوئی بات ہے کہ جب کلام الٰہی سب کلاموں سے افضل ہے تو اس کا پڑھنا پڑھانا سب چیزوں سے افضل ہونا ہی چاہئے۔

شرح احیاء میں ان لوگوں کی فہرست میں جو قیامت کے ہولناک دن میں عرش کے سایہ کے نیچے رہیں گے ان لوگوں کو بھی شمار کیا ہے جو مسلمانوں کے بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے ہیں، نیز ان لوگوں کو بھی شمار کیا ہے جو بچپن میں قرآن شریف سیکھتے ہیں اور بڑے ہو کر اس کی تلاوت کا اہتمام کرتے ہیں۔ (فضائل قرآن)

حضرات صحابہ کرام اور اسلاف کرام کی جماعت نے قرآن پاک کے پڑھنے پڑھانے کا بڑا اہتمام کیا۔ ان ملازمتوں کے مقابلہ میں جس میں بدرجہا زائد مال ملتا ہے اس کو ترجیح دی ہے۔ یعنی مال اور جاہ کے مقابلہ میں اس خدمت کو اختیار کیا ہے۔ اللہ کے کتنے بندے اس خدمت میں خلوص کی وجہ سے دنیا میں بھی فائق ہوئے اور ولایت کے مرتبہ پر پہنچے۔ اور باوجود کم تنخواہ کے دنیا کے اعتبار سے بھی خوشحال رہے اور ان کی ضرورتیں غیبی نظام سے

نصرت الٰہی سے باحسن وجوہ پوری ہوتی رہیں۔ آپ غور کریں کسی بھی خلوص اور دینی جذبہ کے تحت خدمت کرنے والے کو معاشی اعتبار سے پریشان نہ دیکھیں گے۔ اس کے مقابلہ میں دنیا والے اتنی تنخواہ پر پریشان رہتے ہیں۔

اے بچو ارادہ کرلو قرآن کی خدمت خلوص اور دینی جذبہ سے کریں گے دنیا اور دنیا والے قدموں میں پڑیں گے۔

(۲) اولاد کو قرآن پڑھانے اور حفظ کرانے پر والدین کو کیا ثواب

عن انس بن مالک رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من علم ابنه القرآن نظراً غفرله ما تقدم من ذنبه و ما تاخر . و من علمه اياه ظاهراً بعثه الله يوم القيامة علی صورة القمر ليلة البدر.

(مجمع الزوائد، جلد ۷، صفحہ ۱۶۹، طبرانی فی الاوسط)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے اپنی اولاد کو ناظرہ کلام پاک سکھایا اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ اور جس نے اپنی اولاد کو حافظ بنایا، خدائے پاک اسے قیامت کے دن چودہویں رات کی چاند کے مانند (چمکتا ہوا) اٹھایا جائے گا۔

ف: اولاد کو قرآن کی تعلیم اور اس کے حفظ کرانے پر مختلف قسم کے اکرام اور اعزاز و انعام کا ذکر ہے۔

حضرت معاذ کی روایت میں ہے کہ قیامت کے دن ایسا تاج (جو بادشاہوں کے سروں پر ہوتا ہے) پہنایا جائے گا جس کی روشنی چمک دمک آفتاب کی طرح ہوگی۔

حضرت بریدہ اسلمی کی روایت میں ہے کہ والدین کو ایسا قیمتی بیش قیمت جوڑا پہنایا جائے گا جس کی قیمت پوری دنیا نہیں ہوسکتی۔

خیال رہے جب والدین کو جو اس کی تعلیم کا باعث بنے ہیں اس قدر مختلف طور سے اعزاز و اکرام کیا جائے گا تو خود اس حافظ اور قاری کا کس قدر اعزاز و اکرام کیا جائے گا۔ سوچنے کی بات ہے۔

اس میں والدین اور ذمہ داروں کو ترغیب ہے کہ وہ اپنی اولاد کو قرآن کی تعلیم دیں۔ ان کو حافظ بنائیں۔

بہت رنج و افسوس کی بات ہے کہ اب اس دور میں خصوصاً شہری ماحول میں والدین اپنے بچوں کو شروع سے ہی انگریزی اسکولوں میں کے۔ جی وغیرہ میں داخل کر دیتے ہیں جہاں وشروع سے ہی کافروں کی تعلیم حاصل کرتے ہوں۔ کس قدر مذہب سے بے پرادہی اور دوری کی بات ہے۔ لباس بھی ابتداءً ہی سے کافرانہ یہود نصاریٰ جس پر خدا کی لعنت اور غضب ہے پہناتے ہیں۔ یعنی شروع سے ہی مذہبی تعلیم اور مذہبی تہذیب اور رہن سہن لباس وغیرہ پسند نہیں، یہ ہے خدا رسول کے ماننے والوں کا مزاج۔ اپنی اولاد کی کفار یہود نصاریٰ کے طرز پر پرورش کرتے ہیں۔ جس کی وجہ سے انہیں جیسے احوال اور اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔

سن لیجئے! آپ نے خدا رسول کو پسند کیا ہے مذہب اسلام کو اختیار کیا ہے۔ پھر اپنے بچوں کے لئے یہود و نصاریٰ کفار کے طرز اور ان ہی کی صرف تعلیم اور ہیئت کو کیوں پسند کرتے ہیں کیا اسلامی تہذیب تمدن اور کلچر آپ کو پسند نہیں۔

مان لیا اس طرز تعلیم و تربیت سے شائد آئندہ چل کر دنیا آبھی گئی لیکن آخرت برباد ہوگئی اور اس کا کباڑا ہو گیا تو اس کی ذمہ داری کس پر ہوگی۔ کل قیامت کے میدان میں اس کی سخت باز پرس ہوگی۔ جس قدر اس سے بے دینی کی باتیں صادر ہوں گی جس قدر گناہ صادر ہوں گے ان میں آپ کی بھی سبب بننے کے اعتبار سے شرکت ہوگی۔ اور آپ کے نامہ اعمال میں بھی گناہوں کا ذخیرہ لکھا جاتا رہے گا۔ وہ اپنی بداعمالی کی وجہ سے اور آپ ان کے سبب سے بننے کی وجہ سے نار دوزخ کی سزا بھگتیں گے۔ ہائے رے عقل...... تھوڑی دنیا کی راحت پھر ایک طویل اور کلفت اور سزا۔

یاد رکھئے! والدین کے ذمہ اولاد کی دینی تعلیم اور دینی نہج پر پرورش کرنا واجب ہے۔ اولاً ان کو دینی تعلیم دلایئے۔ قرآن پاک کی تعلیم دیجئے۔ دینی مزاج اور دینی پرورش پر اس کی تربیت کیجئے۔ بچپن سے اس کے ذہن میں دین اسلام، خدا رسول کی باتیں رس جائیں جو مزاج بچپن میں ہو جاتا ہے آخر عمر تک باقی رہتا ہے۔

اس کے دینی مزاج دینی تعلیم، اسلامی ذہن کو باقی رکھتے ہوئے کسی بھی زبان اور صنعت و حرفت کی تعلیم دیجئے بالکل جائز ہے۔ ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، بیرسٹر وغیرہ بنائے سب جائز ہے۔

بلکہ زمانہ کے اعتبار سے مسلمانوں کو دنیاوی تعلیم اور ان عہدوں کا ہونا از حد ضروری ہے۔ اہل اسلام کا ایک طبقہ ضرور ایسا ہو۔ تاکہ مسلمانوں کے دنیاوی مسائل شرف و عزت کے ساتھ پورے ہوں۔ ان علوم اور ان عہدوں سے اسلام ہرگز نہیں منع کرتا۔

وہ تو دینی تعلیم و تربیت چھوڑ کر، بے دینی کے مزاج اختیار کرنے سے منع کرتا ہے۔

لہٰذا اے ماؤں بہنو! اے ذمہ دارو!! اپنی اولاد کو اولاً قرآن پاک اور دینی تعلیم دو۔ اور دینی اسلامی ذوق پر ان کی پرورش کرو۔ تاکہ ہمیشہ دنیا میں مصروف بھی رہیں دنیاوی ماحول میں بھی لگیں اور رہیں تو دین و شریعت کے پابند رہیں۔ فرائض و واجبات پر عامل رہیں۔ دنیا کی سہولت کے ساتھ آخرت بھی آباد رہے۔ اللہ پاک ہم سب مسلمانوں کو اپنا تابع مطیع فرمانبردار بنائے۔ دنیا کے ساتھ آخرت بھی کامیاب و بہتر بنائے کہ یہی ہمارا اصلی وطن و گھر ہے۔

(۳) بچوں کو حافظ قرآن بنانا صدقہ جاریہ ہے

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مات ابن آدم انقطع عملہ الا من ثلاث صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ۔ (مسلم، صفحہ ۴۱، ترغیب، جلد ۱، صفحہ ۹۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جب انسان مرجاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے مگر ۳ر چیزیں ایسی ہیں کہ مرنے کے بعد اس کا ثواب جاری رہتا ہے۔ (۱) صدقہ جاریہ (۲) علمی سلسلہ جس سے لوگ فائدہ اٹھا رہے ہوں یا (۳) نیک لڑکا جو اس کے لئے دعا کر رہا ہو۔

ف: انسان کے مرنے کے بعد اس کے تمام اعمال کا اور ثواب کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے، کوئی نیک عمل تک نہیں کرسکتا۔ لیکن بعض اعمال ایسے ہیں کہ موت کے بعد اس کے ثواب کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور اسے ثواب ملتا رہتا ہے۔ مثلاً اپنی اولاد کو حافظ قاری عالم بنایا۔ اب اس کی موت کے بعد جو یہ دین کی خدمت کرے گا، تلاوت کرے گا۔ لوگوں کو دین کا نفع پہنچائے گا۔ اسی طرح یہ سلسلہ یکے بعد دیگرے چلتا رہے گا تو اس کا ثواب ان کو بھی ملے گا۔

لہٰذا جس نے اپنی اولاد کو حافظ بنایا اس کے قرآن پڑھنے اور پڑھانے کا ثواب ان کے والدین کو بھی ملے گا۔ نیز اپنے والدین کے لئے دعا کرے گا۔ اس دعا کا نفع ان کے والدین کو ملے گا۔

پس اے لوگو! اپنی اولاد کو نیک صالح حافظ اور عالم بناؤ تاکہ تمہارے مرنے کے بعد جب ایک ایک نیکی کے محتاج ہو گے۔ نیکی کا ثواب اولاد کی جانب سے ملتا رہے گا۔

(۴) بچپن چھوٹے میں حفظ قرآن

و قال ابن عباس توفی رسول الله صلى الله عليه وسلم و انا ابن عشر سنين و قد قرأت المحكم. (بخاری، صفحہ ۷۵۳)

سعيد ابن جبير عن ابن عباس جمعت المحكم في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بن عباس يرفعه من قرأ القرآن قبل ان يحتلم فقد اوتي الحكم صبياً. (بیہقی، جلد ۲، صفحہ ۳۳۰، بخاری، صفحہ ۷۵۳، کنز الاعمال، جلد ۱، صفحہ ۵۴۷)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں دس سال کا تھا اور میں نے محکم کو یاد کر لیا تھا۔

سعید بن جبیر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کو نقل کرتے ہیں کہ میں نے محکم سورتوں کو (حجرات سے آخر قرآن تک) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں یاد کرلیا تھا۔ (یعنی ۹ رسال کی عمر میں)۔ حضرت ابن عباس سے مرفوعاً روایت ہے کہ جس نے بچپن میں قرآن پڑھا وہ بچپن سے ہی دانائی سے نوازا گیا۔

ف: حضرت ابن عباس بہت چھوٹے ہی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بکثرت رہنے لگے تھے۔ آپ کی وفات سے پہلے وہ قریب ۹ رسال کی عمر میں سورہ حجرات سے لے کر آخر قرآن کے حافظ ہو چکے تھے۔ کمسنی کا حفظ آسان اور قوت حافظہ میں مستحکم و مضبوط رہتا ہے۔ آسانی سے یاد بھی ہوتا ہے۔ اور اچھی طرح محفوظ رہتا ہے۔ جلدی نہیں بھولتا۔ اسی لئے بچوں کو کمسنی میں حفظ کرانا چاہئے۔

مشہور مقولہ ہے۔ **الحفظ فی الصغر کالنقش فی الحجر**۔ بچپن کا حفظ پتھر میں لکیر کی مانند ہوتا ہے۔

بیشتر ایسے اسلاف اور اکابر مشائخ ہیں جنہوں نے علم دین کی نمایاں ممتاز خدمات انجام دی ہیں کمسنی اور بچپن ہی میں حافظ ہو گئے۔ یعنی ۹ / ۱۰ / ۱۱ رسال میں۔ اس عمر کا حفظ پختہ اور بہت ہی مستحکم ہوتا ہے۔

خیال رہے کہ بچپن میں تمام علوم کے سیکھنے سے قبل قرآن کا حفظ کرنا دانائی اور ذہانت بیدار کرتا ہے۔ ایسا بچہ ذہین ہو جاتا ہے اور دوسرے علوم میں وہ تیز اور سمجھدار فہیم ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ حافظ ہو جانے کے بعد جو دوسرے علوم پڑھتا ہے وہ غیر حافظ کے مقابلہ میں بلند ممتاز اور فائق ہوتا ہے۔ چنانچہ مدارس میں جو عربی فارسی کے درجہ کے طلباء ہوتے ہیں وہ حفظ کر کے آتے ہیں تو جو حافظ نہیں ہوتے اُن کے مقابلہ میں ممتاز اور فائق اور تیز ہوتے ہیں اور ان کو جلد اور آسانی سے اسباق یاد ہو جاتے ہیں۔

ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (مشہور محدث) فرماتے ہیں میں نے اپنے والد سے امام منبہ کے پاس (علم حاصل کرنے کے لئے) جانے کی اجازت چاہی تو فرمایا۔ پہلے قرآن حفظ کرو تب اجازت ملے گی چنانچہ میں نے قرآن حفظ کیا۔ نماز میں سنایا۔ پھر اجازت دی۔

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے نو برس کی عمر میں قرآن پاک حفظ کر لیا تھا۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ دس سال کی عمر میں حفظ قرآن سے فارغ ہو گئے تھے۔

ہندو پاک کے بیشتر اکابرین جنہوں نے خصوصی اہتمام سے اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کی ۱۰/۱۱ رسال میں حفظ کلام پاک کی دولت سے مشرف ہو گئے۔ جس کی بکثرت مثالیں ہیں۔ چنانچہ عاجز کے بچے فضل اللہ ذکر اللہ کو بھی یہ شرف کمسنی میں حاصل ہوا۔ فللہ الحمد۔

(۵) حفظ قرآن کی دولت حاصل کر لو کہ اس کا حاصل کرنا آسان کر دیا گیا ہے

و لقد یسرنا القرآن للذکر فھل من مدکر. قال مجاھد ھونا قرأتہ.

(بخاری، جلد۲، صفحہ۷۲۲)

عن سعید بن جبیر یسرنا ظاھراً و لیس من کتب اللہ کتاباً یقرأ کلہ ظاھراً الا القرآن. (عمدۃ القاری، جلد۱۹، صفحہ ۲۸)

ترجمہ: اللہ پاک جل شانہ کے اس قول کہ تحقیق ہم نے قرآن کو ذکر یاد کرنے کے لئے آسان کر دیا ہے۔ ہے کوئی اس کا یاد کرنے والا۔ کی تفسیر میں حضرت مجاہد نے بیان کیا کہ ہم نے قرآن کا پڑھنا (حفظ کرنا) آسان کر دیا ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے ہم نے قرآن پاک حفظ یاد کرنا آسان کر دیا ہے۔ اللہ کی کتاب میں سے کوئی کتاب (تورات انجیل زبور) ایسی نہیں کہ اسے مکمل حفظ کیا جا سکے۔ سوائے قرآن پاک کے۔

ف: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفظ قرآن کی فضیلت بیان فرمائی اور حفظ کی ترغیب دی۔ خیال رہے کہ اتنی بڑی کتاب جو ۳۰ پاروں، ایک سو چودہ سورتوں، چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ (ایک قول میں) آیتوں پر مشتمل کتاب کا از بر سلاست و روانی کے ساتھ یاد کر لینا بالکل مشکل اور محال کے قریب تھا۔ لیکن اللہ پاک نے اس کے حفظ اور یاد کو آسان

اور سہل فرمادیا۔ جس کی اس آیت میں نشاندہی کی گئی ہے۔ اتنی بڑی ضخیم کتاب کا فرفر یاد ہوجانا خدا کا کرم اور قرآن کا معجزہ ہے۔ چنانچہ سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ قرآن کے علاوہ اور کسی آسمانی کتاب کو یہ شرف حاصل نہیں۔ جب آسمانی کتاب کو یہ شرف حاصل نہیں تو دنیا کی اور دیگر کتابوں کو کہاں مکمل یاد کیا جاسکتا ہے۔ چنانچہ آج قرآن پاک کے علاوہ کسی بھی کتاب کا مکمل اس طرح یاد رکھنے والا نہیں ہوا اور نہ آئندہ ہوگا۔ علامہ قرطبی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ ای سهلنا للحفظ ا عنا عليه من اراد حفظه فهم من طالب لحفظه فيعان عليه. (جلد۱۷، صفحہ۱۳۰) یعنی ہم نے اس کے حفظ کو آسان کردیا اور اس میں سہولت رکھ دی ہے جو اسے حفظ کرنا چاہتا ہے پس ہے کوئی حفظ قرآن کرنے والا۔

پس معلوم ہوا کہ اے عزیزو! کہ اللہ پاک نے قرآن کا حفظ کرنا اپنے فضل اور اپنی عنایت سے آسان سہل کردیا ہے۔ پس اسے خوب اچھی طرح ادب کرتے ہوئے یاد کرلو۔ خدا کی مدد اور تعاون پاؤ گے۔ ہاں بے ادبی کرو گے گناہ کرو گے تو مشکل ہوجائے گا۔

(۶) نئی عمر کا حفظ قرآن ہڈی ہڈی گودے گودے میں سرایت کرجاتا ہے

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال من تعلم القرآن و هو فتیٰ السن اخلطه الله بلحمه و دمه. (بیہقی فی الشعب ج۲،ص۳۳۰)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نئی عمر میں قرآن سیکھا اس کے خون اور گوشت میں قرآن سرایت کرجاتا ہے۔

مطلب یہ ہے کہ قرآن کا نور، نبوت کا نور، اس کا ذوق اس کی حلاوت اس کے رگ وریشے میں سرایت کرجاتی ہے۔ اس کا مزاج دینی ہوجاتا ہے۔ وہ علوم شریعت کے علاوہ دیگر علوم کو کمتر سمجھتا ہے۔ وہ کمینی دنیا کے پیچھے واہی تباہی کا ارتکاب نہیں کرتا۔

اگر خوشحال ہوا تو ٹھیک ورنہ غربت کو باعث فخر سمجھتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ دینی ذوق کا

حامل ہوجاتا ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ابتدائی اور نئی عمر میں قرآن پاک اور دینی علوم کی تعلیم دی جائے۔ اس سے آخر عمر تک تاحیات دینی اور شرعی مزاج بنتا ہے۔ دنیا کے ماحول میں اگر لگ جائے اور مشغول ہوجائے تب بھی وہی ذہن باقی رہتا ہے۔ اور کچھ نہ کچھ فرائض واجبات کا پابند رہتا ہے۔

اس کے برخلاف جو بچوں کو شروع سے بچپن سے ہی اور نئی عمر سے دنیاوی علوم پڑھاتے ہیں۔ کفار کے علوم سے ان کا قلب دماغ پُر ہوجاتا ہے۔ چونکہ یہ علوم بے دینوں کے ہیں اس لئے اس کا رنگ ہڈی ہڈی اور گوشت پوست میں اثر کرتا ہے اور بچہ شروع سے ہی بے دین ہوجاتا ہے۔ دینی مزاج سے محروم ہوجاتا ہے۔ دین شریعت سے لاپرواہ ہوجاتا ہے۔ نماز روزہ کو قدامت پسندی سمجھ کر اس کا تارک یا کم از کم غافل ہوجاتا ہے۔

پیارو! اگر بالفرض دنیا آ بھی گئی تو تھوڑے دن کے لئے پھر باقی ہلاکت ہی ہلاکت۔ یہ کون سی عقل کی بات ہے۔ تھوڑے دنوں کی موہوم راحت پھر عذاب اور تکلیف کا دائمی سلسلہ۔ واللہ یھدی لمن یشاء اللھم اھدنا الصراط المستقیم ولا تجعلنا من الغافلین

⑦ بڑے ہوکر حفظ قرآن میں لگا اور پورا کرلیا تو دگنا ثواب

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ...... و من تعلمہ فی کبرہ فھو یتفلت منہ و لا یترکہ فلہ اجرہ مرتین.

(بیہقی فی الشعب، جلد۲، صفحہ ۳۳۰)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بڑی عمر میں قرآن حاصل کرے اور اس سے اسے کچھ مشقت ہو اور پھر بھی نہ

چھوڑے تو اسے دگنا ثواب۔

ف: بچپن اور کم عمری میں تو حفظ آسانی اور سہولت سے ہو جاتا ہے۔ اور پختہ اور پکا مستحکم ہو جاتا ہے۔ اور تادیر یاد رہتا ہے۔ بڑے ہونے پر عموماً حافظہ کمزور ہوتا ہے۔ یاد کرنے میں محنت زاید لگتی ہے۔ بہت رٹنا پڑتا ہے۔ کبھی کبھی روانی اور سلاست بھی نہیں ہوتی۔

ایسی صورت میں جو یاد میں لگا رہے تعب و مشقت برداشت کر کے حفظ کی تکمیل کرے تو اس کو دگنا ثواب ملتا ہے۔ بعض بچے ذرا تعب اور پریشانی ہوتی ہے تو چھوڑ دیتے ہیں۔ ایسا کرنا بہتر نہیں، قوت حفظ کی دوائیں استعمال کرے۔ اس سے بھی بسا اوقات فائدہ ہوتا ہے۔ ہاں بالکل نہ چل پائے۔ اہل تجربہ مشورہ نہ دیں تو پھر دوسری بات ہے۔

(۸) اگر حفظ قرآن میں مشقت ہو جلدی یاد نہ ہوتا ہو پھر بھی یاد کرے تو دگنا ثواب

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ...... والذی یقرأه و هو یشتد علیه له اجزان. (مسلم، جلد ۲، صفحہ ۲۶۹)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن پڑھتا ہو (یا یاد کرتا ہو) اور وہ اسے مشکل معلوم ہوتا ہو۔ تو اس کو دگنا ثواب ہے۔

ف: بعض لوگوں کی زبان پر قرآن نہیں چڑھتا، حروف میں تسلسل نہیں ہوتا۔ بعض حروف کی ادائیگی صحیح مخرج سے باوجود کوشش کرنے کے نہیں ہوتی۔ اٹک اٹک کر رک رک کر پڑھنا پڑتا یا زبان میں لکنت ہے۔ پھر بھی قرآن شریف کی حسب وسعت تلاوت کرتا ہے تو اسے دگنا ثواب ملتا ہے۔ اسی طرح حفظ میں پریشانی ہوتی ہے زبان پر جلدی نہیں چڑھتا۔ یاد کرنے میں پریشانی ہوتی ہے۔ کئی مرتبہ بار بار رٹنا پڑتا ہے۔ بڑی مشقت اور تعب سے یاد

کرنا پڑتا ہے پھر بھی یاد کرتا ہے حفظ میں لگا رہتا ہے تو ایسے کو دگنا ثواب ملتا رہے۔

لہٰذا وہ حفظ کرنے والے طلباء جن کو ذرا مشکل سے سبق یاد ہوتا ہے۔ بھول جانے کی وجہ سے بار بار رٹنا پڑتا ہے۔ یا ذرا زبان میں صفائی نہیں ہے۔ اٹک جاتا ہے۔ وہ رنج و افسوس نہ کریں پڑھتے رہیں ان کو ایک ثواب پڑھنے کا دوسرا مشقت برداشت کا ملے گا۔

(۹) اگر کسی بچہ کا حفظ مکمل کرنے سے پہلے انتقال ہو جائے تو

عن عطیه العوفی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ القرآن ثم مات قبل ان یستظهره اتاه ملک یعلمه فی قبره و یلقی الله و قد استظهره. (شرح الصدور۔ صفحہ ۱۹۱)

حسن بصری. بلغنی ان المومن اذا مات و لم یحفظ القرآن امر حفظته ان یعلموه القرآن فی قبره حتیٰ یبعثه الله یوم القیامة مع اهله.

ترجمہ: عطیہ عوفی نے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا (ناظرہ یا حفظ) اور اس کے پورا ہونے سے پہلے اسے موت آ گئی تو قبر میں ایک فرشتہ آئے گا جو اسے قرآن کی تعلیم دے گا۔ اور اس کی تکمیل کرائے گا۔

اسی طرح یزید رقاشی سے منقول ہے کہ مومن انتقال کر جائے اور اس کا کچھ حصہ حفظ قرآن کا باقی رہ جائے تو اللہ پاک قبر میں ایک فرشتہ بھیجتے ہیں جو باقی ماندہ حفظ کی تکمیل کراتے ہیں۔ (شرح صدور، صفحہ ۱۹۱)

حسن بصری فرماتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ کسی مومن کا حفظ قرآن مکمل نہیں ہوا۔ اور اس کا انتقال ہو گیا تو قبر میں فرشتوں کو حکم دیا جائے گا کہ اسے حفظ کرائیں تاکہ یہ مکمل حافظ ہو کر (قیامت میں) اٹھیں۔ (شرح صدور، صفحہ ۱۹۱، مرقات، جلد ۴، صفحہ ۳۵۴)

ف: سبحان اللہ! کس قدر اعزاز و اکرام کی بات ہے کہ اللہ پاک جس کا حفظ مکمل

نہیں ہوا۔ حفظ کرتا انتقال کر گیا تو عالم برزخ میں فرشتہ کو استاذ اور معلّم بنا کر اس کے حفظ کی تکمیل کرائیں گے۔ تا کہ کامل حافظ ہو کر قیامت میں اٹھے۔

یہ خصوصیت برزخ میں صرف حفظ قرآن سے متعلق ہوگی۔ بڑے خوش نصیب ہوں گے وہ بچے جو حفظ کے دوران انتقال کر جائیں تو برزخ میں ملائکہ ان کے حفظ کی تکمیل کرائیں گے۔

(۱۰) حفظ قرآن کا حکم تا کہ جہنم سے نجات پا سکے

عن ابی امامة رضی الله عنه. قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم احفظوا القرآن فان الله لا یعذب بالنار قلباً وعی القرآن.

(شرح السنۃ، جلد ۹، صفحہ ۳۰، مرقات)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن حفظ کرو۔ اللہ پاک اس دل کو نار جہنم کا عذاب نہیں دیتا جس میں قرآن محفوظ ہو۔

ف: حفظ قرآن کی وجہ سے اس کا دل محل قرآن ہو گیا۔ اور جس دل میں کلام الٰہی محفوظ ہو اسے جہنم کی آگ جلا نہیں سکتی۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے۔ جس چڑے یعنی دل میں قرآن پاک ہو اسے آگ چھو نہیں سکتی۔

ظاہر ہے کتنی بڑی فضیلت ہے۔ اسلام، ایمان اعمال صالحہ۔ خوشنودی الٰہی، اعمال سیئہ سے بچنا ان تمام امور کا اولین مقصد نار دوزخ اور غضب الٰہی سے بچنا ہے۔

مغفرت اور معافی اور نجات جس کی زندگی بھر دعا کی جاتی ہے حاصل یہی ہے کہ جہنم کی سزا سے بچ جائے۔ قرآن پاک نے کہا من زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز۔ جو جہنم سے بچ گیا جنت چلا گیا کامیاب ہو گیا۔

دیندار حافظ قرآن جو قرآن بھولا نہ ہو اس کی تلاوت کا عادی ہو جہنم سے محفوظ رہے گا یہ کتنی بڑی دولت ہے۔ کہ اس پر ہفت اقلیم کی بادشاہت ساتوں زمین ساتوں آسمان کی ملکیت ہیچ ہے۔

اے والدین! اپنے بچے کو دیندار حافظ بناؤ۔ تاکہ نار دوزخ سے بچ جائے۔ اگر تم نے دنیاوی علوم ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، دنیاوی جاہ و عہدہ کا حامل حتیٰ کہ کوشش سے وزیر اعظم بنادیا مگر جہنم سے نجات کا سامان نہ حاصل ہوسکا اگر قیامت و آخرت میں کسی وجہ سے گرفت ہوگئی جہنم میں جانا پڑا۔ تو یہ دنیاوی تعلّم اور عہدے کس کام کے۔

آج اپنی اولاد کو حافظ عالم صالح دیندار بنادو۔ ان کی جنت سے تم کو بھی خوشی ہوگی اور تم کو بھی بہترین جوڑا اور تاج شمشی سے نوازا جائے گا۔

(۱۱) قیامت کے دن قرآن حافظ کی شفاعت کریگا

عن ابی امامة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اقروأ القرآن فانه یاتی یوم القیامة شفیعاً لاصحابه.

(مسلم، صفحہ ۲۷، مشکوۃ، صفحہ ۱۸۴، ترغیب جلد ۲، صفحہ ۳۴۹)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ قرآن پڑھو۔ یہ قرآن اپنے صاحب کی شفاعت کرنے آئے گا۔

ف: مطلب یہ ہے کہ قرآن کثرت سے پڑھا کرو۔ اور اس سے زیادہ تعلق رکھا کرو۔ یہ اپنے تعلق رکھنے والے کی قیامت کے دن شفاعت کرے گا۔

پڑھنے سے مراد یہاں کثرت سے تلاوت کا معمول رکھنا ہے۔ **کما فی شرح المشکوة داومو علیه.** (مرعاۃ المفاتیح، جلد ۷، صفحہ ۱۸۸) جو بھی کثرت سے تلاوت کرے گا اور اس پر مداومت اور ہمیشگی اختیار کرے گا۔ اس فضیلت کا حامل ہوگا۔ ملاعلی قاری نے بھی لکھا ہے جو ہمیشہ قرآن پڑھے گا وہ اس فضیلت کا پانے والا ہوگا۔

ظاہر ہے کہ حافظ قرآن حفظ کے دوران بکثرت اس کی قرأت کرتا ہے۔ اسی طرح حفظ سے فارغ ہونے کے بعد بھی اسے باقی رکھنے کے لئے اس کی کثرت سے تلاوت کرتا ہے۔

لہٰذا اس فضیلت حاصل کرنے والے اولاً حافظ قرآن ہوں گے۔ اسی طرح وہ بھی ہوں گے جو حافظ تو نہیں مگر کثرت سے اس کے تلاوت کرنے والے ہوں گے۔

ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ حافظ ہونا اور حفظ قرآن میں مشغول ہونا یہ تمام علوم دینیہ جو فرض کفایہ ہے اس سے افضل ہے۔ (ان الاشتغال بحفظه افضل من الاشتغال لغرض الكفاية من سائر العلوم دون فرض العين. مرقات، جلد۴، صفحہ ۳۶۲)

درمختار میں ہے کہ حفظ قرآن فرض کفایہ ہے۔ (جلد۱، صفحہ ۵۳۸)

اے لوگو! اپنی اولاد کو اولاً بہترین دیندار حافظ قرآن بنالو۔ کل قیامت کے میدان میں ان کی شفاعت سے فائدہ اٹھالو۔ اور نار جہنم سے اور گرفت و مواخذہ سے اپنی بچاؤ کا سامان کرلو کہ جہنم سے بچ جانا بہت بڑی کامیابی ہے۔

(۱۴) قیامت کے دن قرآن اپنے لوگوں کو جنت کی قیادت کرے گا

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال يجيء القرآن يوم القيامة فيشفع لصاحبه فيكون قائداً الى الجنة، و يشهد عليه فيكون سائقاً له الى النار.

(ابن ابی شیبہ، جلد۱۰، صفحہ ۴۹۷)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے دن قرآن آئے گا اور اپنے آدمی (قرآن والے حافظ وقاری) کی شفاعت کرے گا۔ اور قائد رہنما بن کر اسے جنت پہنچائے گا۔ اور قرآن جس کے خلاف گواہی دے گا وہ اسے ہانک کر جانوروں کی طرح جہنم لے جائے گا۔

ف: مطلب یہ ہے کہ جسے اللہ پاک نے قرآن کی دولت دی۔ اس نے اس کا حق ادا کیا تلاوت پر ہمیشگی اختیار کی اس پر عمل کیا۔ اس کے ذریعہ بالقصد مال حاصل نہیں کیا۔ اس کا ثواب اور بدلہ دنیا میں نہیں چاہا تو یہ قرآن اپنے پڑھنے والے حافظ قاری کے حق میں

شفارش کرے گا۔ اور اسے جنت میں لے جا کر داخل کرائے گا۔ اور اگر اس نے اس کے خلاف کیا تو قرآن اس کے خلاف دعویٰ دائر کرے گا اسے مجرم ثابت کر کے اسے جہنم لے جا کر اس میں ڈالے گا۔ اسی لئے حدیث پاک میں ہے یہ قرآن تمہارے لئے حجت بھی ہے۔ اور تمہارے خلاف بھی حجت ہے۔ سبب جنت بھی ہے اور سبب جہنم بھی ہے۔

قرآن پاک اپنے لوگوں، دیندار حافظ قاری اور بکثرت تلاوت کرنے والے کی کس طرح خبر گیری اور قیادت کرے گا۔ ایک روایت میں اس کا ذکر ہے۔ سعید بن سعید سے روایت ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن قرآن نہایت ہی بہترین شکل وصورت میں نمودار ہوگا۔ اور عرض کرے گا اے اللہ آپ نے تمام عمل کرنے والوں کو تو بدلہ دے دیا۔ میرا بدلہ کہاں ہے۔ پس اس پر حافظ قرآن کو کرامت کا جوڑا پہنایا جائے گا اور بادشاہوں کا تاج اس کے سر پر ڈالا جائے گا۔ اس پر قرآن کہے گا اے اللہ آپ تو اس سے زیادہ ثواب واجر کا ذکر کر رہے تھے۔ پس جنت خلد اس کی دائیں جانب اور جنت نعیم اس کے بائیں جانب کر دیا جائے گا۔ پھر قرآن سے پوچھا جائے گا اب تو تم خاموش ہو گئے وہ کہے گا ہاں اے رب۔ (مطالب عالیہ، جلد ۳، صفحہ ۲۹۳)

دیکھا آپ نے حافظ قرآن کو جب تک قرآن نے دائیں بائیں جنت نہیں دلوادیا خوش نہ ہوا۔ اے ایمان والو! حفظ کرلو دائیں بائیں جنت حاصل کرلو۔

(۱۳) ماہر حافظ قرآن حضرات ملائکہ اور انبیاء کے رفیق اور مصاحب

عن عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال مثل الذی یقرأ القرآن و هو حافظ له مع السفرة الکرام. (بخاری صفحہ ۳۵۳، مسلم صفحہ ۲۶۹)

و عنها قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الماهر بالقرآن مع السفرة الکرام البررة.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی مثال جس نے قرآن پڑھا اور اس کا حافظ ہوا۔ معزز فرشتوں کا مصاحب اور ہم نشین ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے جو قرآن میں ماہر ہے وہ لوح محفوظ کے معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

ف: اس حدیث پاک میں ناظرہ کلام پاک، حفظ کلام پاک اور اس کے حافظ ہونے کے مقام اور اس کی فضیلت کا ذکر ہے کہ اس کا مقام حضرات انبیاء اور فرشتوں کے مثل ہے۔ اسی وجہ سے یہ حضرات ملائکہ اور نبیوں کے ساتھ رہیں گے۔ ان کے مصاحب عام آدمیوں کے بجائے حضرات پیغمبر اور معزز فرشتے ہوں گے۔ جن کی مجلس ہمنشینی اور مصاحبت ملے گی۔

اور قاعدہ ہے کہ جس مرتبہ اور جس منصب کا آدمی ہوتا ہے اسی منصب اور مرتبہ والے کے ساتھ اس کا اٹھنا بیٹھنا اس کی ہمنشینی اور مصاحبت ہوتی ہے۔ ظاہر ہے انبیاء اور فرشتوں کا مصاحب ہونا بڑی بات ہے۔ اس سے حافظ قرآن کی کتنی بڑی فضیلت معلوم ہوئی۔

حدیث پاک میں معزز مکرم فرشتوں کی مصاحبت اس حافظ کے لئے بیان کیا ہے جو ماہر قرأت اور ماہر حافظ ہو۔

ماہر حافظ کا کیا مطلب ہے۔ سنو: علامہ نووی فرماتے ہیں الماهر الحاذق الكامل الحفظ الذى لا يتوقف ولا يشق عليه القراءة لجودة حفظه و اتقانه. (شرح مسلم، صفحہ ۲۶۹)

یعنی ماہر حافظ وہ ہے جس کو پڑھنے میں خوب مہارت ہو۔ خوب پکا یاد ہو۔ پڑھنے میں اٹکنا نہ ہو۔

بہترین حفظ خوب پختہ یاد ہونے کی وجہ پڑھنے میں کوئی پریشانی نہ ہو سراسر پڑھتا چلا جاتا ہو۔

ملا علی قاری نے طیبی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ وہ **الکامل الحفظ الذی لا یتوقف فی القراءۃ و لا یشق علیہ.** جس کا حفظ کامل ہو خوب پختہ یاد ہو۔ پڑھنے میں رکتا نہ ہو۔ روانی سے پڑھتا جاتا ہو۔ (مرقات، جلد ۴، صفحہ ۳۳۶)

پس معلوم ہوا کہ یہ شرف فضیلت ان حافظوں کو حاصل ہوگی۔ جنہوں نے قرأت اور تجوید کی رعایت کے ساتھ خوب پختہ پکا قرآن یاد کیا ہو کہ روانی اور سلاست کے ساتھ قرآن پڑھتا جاتا ہو۔ شاذ نادر کہیں کہیں غلطیاں آتی ہوں۔

پس جس کو پکا اور اچھا یاد نہ ہوگا۔ حروف کٹتے ہوں گے۔ غلطیوں کی وجہ سے رک جاتا ہو۔ بار بار متشابہ لگ جاتا ہو ایسے حافظ کا حشر اور اس کی مصاحبت کاتبان وحی اور معزز ملائکہ کے ساتھ نہ ہوگی۔

اے عزیزو! قرآن خوب پختہ پکا روانی کے ساتھ تجوید اور مخارج کی رعایت کے ساتھ یاد کرلو۔ کہ سہولت کے ساتھ بلا اٹکے پڑھتے جاؤ۔ کل قیامت میں لوح محفوظ کے فرشتوں کے ساتھ ہمنشینی کا شرف حاصل کرلو۔ اور دوسروں کے لئے رشک کا باعث بنو۔ اگر محنت نہیں کروگے جی چراؤ گے۔ بلا تجوید کے جلدی جلدی حروف کاٹ کاٹ کر پڑھو گے جیسے تیسے بوجھ سمجھ کر ختم کرنے کی عادت رہے گی تو عزیزم یہ درجہ نہ پاسکو گے۔ آج کچھ محنت اور کوشش کرلو۔ کل کو عیش اور موج کرو۔

(۱۴) حفاظ کرام قابل احترام و اکرام ہیں

عن قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تعظیم اللہ احترام ذی الشبیۃ المسلم و حامل القرآن و الامام العادل. (مطالب عالیہ، صفحہ ۲۸۹)

عن ابن عمر (مرفوعاً) اکرموا حملۃ القرآن ممن اکرمھم فقد اکرمنی. (کنز العمال، جلد ۱، صفحہ ۵۱۲)

ترجمہ: حضرت قتادہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کی تعظیم میں یہ ہے کہ بوڑھے مسلمان کا۔ حافظ کا۔ اور

منصف عادل کا اکرام کیا جائے۔

حضرت ابن عمر سے مرفوعاً مروی ہے کہ حافظ قرآن کا اکرام کرو۔ جس نے ان کا اکرام کیا اس نے میرا اکرام کیا۔

ف: حدیث پاک میں جن آدمیوں نے احترام کی تاکید کی گئی ہے اس میں ایک حافظ قرآن ہے۔ اسکے اکرام کو اللہ نے اپنا اکرام قرار دیا ہے۔ کیوں نہیں چونکہ یہ اللہ سے نکلے ہوئے کلام کا حافظ ہے۔ اہل اللہ ہیں۔ اللہ والے ہیں۔ ابوامامہ کی ایک روایت میں ہے کہ قرآن کا حافظ۔ اسلام کا جھنڈا اٹھانے والا ہے۔ جس نے انکا اکرام کیا اس نے خدا کا اکرام کیا۔ جس نے اس کی توہین کی اس پر خداعزوجل کی لعنت۔ (کنز العمال ج ا، ص ۵۲۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حافظ قرآن کی فضیلت اس پر جو غیر حافظ ہے۔ ایسی ہے جیسے خالق کو فضیلت مخلوق پر۔ (کنز العمال، صفحہ ۵۱۵)

حضرت ابن عمر کی ایک روایت میں ہے کہ حافظ قرآن اولیاء اللہ ہیں۔ پس جس نے ان سے عداوت کی اور دشمنی کی اس نے گویا اللہ سے عداوت کی۔ جس نے ان سے محبت رکھی اس نے گویا اللہ سے محبت کی۔ (کنز العمال، جلد ا، صفحہ ۵۱۵)

(۱۵) امت کے معزز و مشرف حافظ قرآن ہیں

عن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشراف امتی حملة القرآن. (طبرانی، مجمع الزوائد، جلد ۷، ص ۲۱۴، بیہقی فی الشعب، ص ۵۵۶)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے معزز اور مشرف لوگ وہ ہیں جو حافظ قرآن ہیں۔ اور بیہقی میں ہے کہ میری امت کے معزز اور مشرف لوگ حافظ قرآن اور رات کو تہجد پڑھنے والے ہیں۔

ف: ظاہر بات ہے قرآن جب اشرف اور افضل الکلام ہے تو اس کے محافظ یقیناً اشرف الناس ہوں گے۔

دیکھو ہیرے جواہرات افضل الاشیاء ہیں تو اس کے تاجر اور کام کرنے والے دنیا

میں اچھے اور معزز لوگ ہوتے ہیں۔

عزیزو! اسی طرح قرآن پاک کہ اس کے محافظ اور اس کے تعلق رکھنے والے معزز مشرف لوگ ہوں گے۔

پس خیال رہے کہ اپنے اس اعزاز کو بے عملی گناہ۔ خدا کے ناراضگی والے اعمال کر کے دھبہ نہ لگاؤ۔

(۱۶) حافظ قرآن مستجاب الدعوات لوگوں میں

عن جابر بن عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ القرآن او جمع القرآن كانت له عندالله دعوة مستجاب به ان شاء عجلها له في الدنيا و ان شاء ذخرهاله في الآخرة. (طبرانی، مجمع الزوائد، ج ۷، ص ۱۶۶)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا یا اسے حفظ کیا۔ اللہ پاک کے نزدیک اس کی دعا قبول ہوگی۔ اگر وہ چاہے تو وہ دنیا ہی کے متعلق دعا کر کے اسے جلد حاصل کرے، یا چاہے تو آخرت کے متعلق دعا کرے اس کا ذخیرہ آخرت میں کرے۔

ف: بہ کثرت قرآن کے مشغلہ اور تلاوت کی وجہ سے وہ مقرب خدا ہو جاتا ہے اور اس کی دعائیں اس کی برکت سے قبول ہونے لگتی ہیں۔ اب یہ چاہے تو اپنی دعائیں دنیا کے حق میں مانگ لے یا آخرت کی نعمتیں مانگ کر آخرت میں ذخیرہ بنالے۔

عزیزو! دنیا کا کام تو چل ہی جائے گا۔ آخرت کی دعائیں مانگ لو۔ خوب خلوص اور انابت کے ساتھ مانگ لو۔ کل آخرت میں جاؤ۔ تو ثواب کا بے انتہا ذخیرہ پاؤ۔ خدا کی خوشنودی اور رضا مندی مانگ لو، جنت الفردوس مانگ لو۔

(۱۷) حافظ قرآن خدا کے امان میں

قال عبدالله ان هذاالقرآن مادبة من دخل فيه فهو آمن. (ابن ابی شیبہ ج ۱۰، ص ۴۸۴، حکم ص ۵۵۵)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ یہ قرآن خوان دستر خوان الٰہی ہے۔ پس جو اس میں داخل ہوگیا۔ مامون ہوگیا۔

مطلب ——— داخل ہونے کا مطلب۔ اس سے تعلق رکھنا اس کی مشغولیت رکھنا ہے۔ اور امن سے مطلب دنیاوی اور آخرت کے فتنہ سے محفوظ رہنا ہے۔

پس جو شخص قرآن الٰہی کا شغف اور اس کی مشغولیت اور اس پر عمل کرنے والا ہوگا وہ دنیا اور آخرت کے فتنوں سے مامون اور محفوظ رہے گا۔

اسی وجہ سے ایک روایت میں ہے۔ قرآن کے دو کنارے ہیں ایک کنارہ اللہ کے ہاتھ میں دوسرا بندے کے ہاتھ میں ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن سے تعلق رکھنے والا خدا کے ہاتھ میں اس کے مضبوط قلعہ میں ہے۔ لہٰذا ایسا شخص دنیا اور آخرت میں برباد نہیں ہوسکتا۔

ایک روایت میں ہے کہ حافظ قرآن قبر میں بھی محفوظ رہے گا۔ چنانچہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حافظ قرآن کا انتقال ہوجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کی جانب وحی بھیجتے ہیں کہ خبردار اسکے گوشت کو مت کھانا، تو زمین کہتی ہے اے اللہ اسکے گوشت کو میں کیسے کھاؤں کہ اس کے پیٹ میں آپ کا کلام ہے۔ (دیلمی، کنز العمال، ج ۱، ص ۵۵۵)

پس اے لوگو! قرآن کو مضبوطی سے پکڑلو۔ اسکے ظاہر کو پکڑنا اس کی تعلیم اس کی تلاوت اور اس کا حفظ کرنا ہے۔ اور اس کے باطن کو پکڑنا اس کے اوامر اور تقاضوں پر عمل کرنا ہے۔

پس جو شخص اس کے ظاہر اور باطن کو پکڑے گا۔ دنیا اور آخرت میں محفوظ اور کامیاب رہے گا۔

(۱۸) حافظ قرآن کا دل جہنم کی آگ سے محفوظ

عن عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لو جعل القرآن في اهاب ثم القي في النار ما احترق.

(مشکوٰۃ، صفحہ ۱۸۶، الدارمی جلد ۲، صفحہ ۴۳۰، مجمع الزوائد صفحہ ۱۶۱)

عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان القرآن في اهاب ما مسته النار. (مجمع الزوائد،صفحہ ۱۶۱)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر قرآن کو کسی چمڑے میں رکھ دیا جائے پھر اسے آگ میں ڈال دیا جائے تو وہ نہیں جلے گا۔

سہل بن سعد سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر قرآن کو کسی چمڑے میں رکھ دیا جائے (پھر اس میں آگ لگا دی جائے تو) تو آگ اسے نہ چھو سکے گی۔

ملا علی قاری نے شرح مشکوۃ میں اس کا ایک مطلب یہ بیان کیا ہے کہ جس نے قرآن پڑھا اور حفظ کیا اسے قیامت کے دن جہنم کی آگ نہ چھوئے گی۔ (کذا ذکره الطیبی) شرح السنہ میں امام بغوی نے بیان کیا۔ ان من حمل القرآن و قرأ لم تمسه النار یوم القيامة. جلد ۳، صفحہ ۹)

چمڑے سے مراد انسان کا دل ہے۔ یعنی جس دل میں قرآن ہو وہ آگ جہنم سے محفوظ رہے گا۔

اسی مفہوم کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا قرآن پاک کے حافظ بنو کہ اللہ پاک اس قلب کو عذاب نہیں دیتا۔ جس دل میں قرآن پاک محفوظ ہو۔ (مرقات، جلد ۴، صفحہ ۳۶۰)

کتنی بڑی فضیلت ہے حفظ قرآن کی۔ جس سے امت کا ایک اچھا خاصا طبقہ غافل ہے۔ بظاہر عبارت سے حدیث پاک کا یہ مطلب بھی نکلتا ہے کہ اگر کسی گناہ کی وجہ سے مواخذہ ہوا اور اسے نار دوزخ کی سزا ملی اور جہنم میں داخل کیا گیا تب بھی اس کا جسم اور دیگر اعضاء جوارح تو آگ سے متاثر ہوں گے۔ مگر دل جس میں قرآن محفوظ ہے وہ آگ کے اثر سے محفوظ رہے گا۔ جیسا کہ دارمی میں حضرت ابوامامہ کی روایت ہے۔ فان الله لا يعذب قلباً وعاء القرآن۔ جلد ۲، صفحہ ۴۳۲) ترجمہ: اللہ پاک اس دل کو عذاب نہیں دے گا جس میں قرآن محفوظ ہو۔

دیکھئے! کتنی بڑی فضیلت ہے قرآن پاک کے حفظ کرنے کی اور حافظ ہونے کی۔

جس سے امت کا ایک اچھا خاصہ طبقہ غافل ہے۔ وہ لوگ اپنے بچوں پر گویا ظلم کرتے ہیں جو شروع عمر میں قرآن پاک کی تعلیم اور حفظ کے بجائے خالص دنیاوی تعلیم دیتے ہیں جس کی وجہ سے بچپن سے ہی دینی مزاج سے محروم ہوجاتے ہیں۔

(۱۹) دیندار حافظ قرآن کی نعش قبر میں کیڑے لگنے سے محفوظ

عن جابر بن عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات حامل القرآن اوحى الله الى الارض ان لا تاكلي لحمه فتقول الارض اى رب كيف آكل لحمه و كلامك في جوفه. قال ابن منده و في الباب ابوهريرة و عبدالله بن مسعود. (شرح الصدور، جلد ۷ صفحہ ۳۱۷)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حافظ قرآن کا انتقال ہوجاتا ہے (اور اسے دفن کردیا جاتا ہے) تو اللہ پاک کی وحی زمین کی جانب آتی ہے کہ اس کے گوشت کو مت کھانا تو زمین کہتی ہے اے اللہ میں اس کے گوشت کو کیسے کھاؤں کہ آپ کا کلام مقدس اس کے پیٹ میں ہے۔

محدث ابن مندہ نے کہا کہ اسی طرح حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما کی بھی روایت ہے۔

ف: اللہ اللہ کس قدر حفاظ قرآن کی فضیلت ہے کہ اس کے جسم کو مٹی نہیں کھائے گی۔ یعنی اس کی نعش میں کیڑے نہیں لگیں گے۔ خیال رہے کہ یہ درجہ بھلا دینے والے کو فرائض واجبات کے چھوڑنے والے خدا کے احکام حلال وحرام کی پرواہ نہ کرنے والے حافظ کو نہیں ملے گا۔

اسی طرح یہ فضیلت خلوص کے ساتھ اذان دینے والے کو بھی حاصل ہوگی۔ اللهم اجعلنا منهم۔

(۲۰) حفظ قرآن کی برکت سے عذاب قبر سے محفوظ

عن عمر بن مرة قال اذا دخل الانسان قبره فيجيئى ملک عن شماله فيجيئى القرآن فيمنعه فيقول مالي ولک فوالله ما کان يعمل بک فيقول اوليس کنت في جوفه فلا يزال حتى ينجي صاحبه.

(شرح الصدور، صفحہ ۳۰۲)

ترجمہ: عمر بن مرہ نے بیان کیا کہ جب انسان قبر میں داخل کر دیا جاتا ہے تو ایک فرشتہ بائیں جانب سے آتا ہے، تو قرآن پاک دائیں جانب سے آتا ہے، اور اسے عذاب سے روک دیتا ہے۔ تو فرشتہ اس فرشتہ (عذاب) سے کہتا ہے تم کو کیا ہوا......... پس قرآن کہتا ہے کیا میں اس کے پیٹ میں نہیں ہوں۔ اسی طرح (دونوں میں باتیں ہوتی رہتی ہے) یہاں تک کہ حافظ قرآن عذاب قبر سے بچ جاتا ہے۔

دوسری اور روایتوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے علاوہ برزخ اور قبر میں بھی قرآن پاک حافظ قرآن کے لئے عذاب کے دفاع کا باعث بنے گا۔ چنانچہ سورہ ملک پڑھ کر سونے والوں کے لئے خاص کر کہ یہ سورہ عذاب قبر کے فرشتوں سے محاجہ اور مقابلہ کر کے اسے بچائے گی۔ سورہ ملک کو عذاب قبر کے دفاع کرنے میں خصوصیت حاصل ہے۔

چنانچہ علامہ سیوطی لکھتے ہیں کہ بیہقی نے دلائل میں حضرت ابن مسعود سے روایت کیا کہ جب کوئی شخص انتقال کر جاتا ہے تو اس کے گرد آگ جلائی جاتی ہے تو آگ کے قریب جو حصہ ہوتا ہے وہ اسے جلا دیتی ہے۔ اور اگر کوئی شخص انتقال کر جائے اور اس نے سورہ تبارک الذی پڑھی ہوگی تو جب فرشتہ سر کی جانب سے آئیں گے تو وہ کہے گی یہ تو مجھ کو پڑھتا تھا اور پاؤں کی جانب سے آئیں گے تو وہ کہے گی یہ مجھے کھڑے ہو کر تلاوت کرتا تھا۔ الخ۔

شرح الصدور، صفحہ ۱۸۴

حاصل یہ کہ قرآن پاک کی برکت حفظ و تلاوت سے دیندار حفاظ قراء عذاب قبر سے

محفوظ رہیں گے۔لہٰذا اس میں سورہ ملک کو خاص دخل ہے۔اور حافظ سورہ ملک یاد کئے رہتا ہے۔پس حافظ خاص کر کے اور سورہ ملک پڑھنے والے عام طور سے عذاب قبر سے بچ جائیں گے۔

(۲۱) حافظ قرآن بڑھاپے کے فتنہ سے محفوظ رہیگا

عن عبدالله بن عباس رضي الله عنهما قال من قرأ القرآن لم يرد الى ارذل العمر لكيلا يعلم بعد علم شيئاً.

(مستدرک حاکم، جلد۲،صفحہ ۵۲۸، ابن ابی شیبہ جلد۱۰، صفحہ ۴۶۸)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا (قرآنی علوم حاصل کیا یا حافظ ہوا) وہ عمر کے انتہائی آخری مرحلے جس میں آدمی کسی چیز کی عقل فہم سمجھ بوجھ نہیں رکھتا نہیں پہنچتا ہے۔

ف: اس اثر کی فضیلت میں قرآن پڑھنے والے جس میں قاری، عالم قرآن اور حافظ سب داخل ہیں۔

اس کی یہ خاصیت بیان کی گئی ہے کہ وہ بڑھاپے کی کج عقلی وکج فہمی سے محفوظ رہے گا اور قرآن کی برکت سے انتہائی بڑھاپے میں جو عقل فہم سمجھ بوجھ سوچ فکر دوراندیشی کی کمی عام لوگوں میں پائی جاتی ہے۔(جیسا کہ مقولہ ہے بچوں کی بوڑھوں کی عقل برابر۔) یہاں تک کہ اپنے مال، عزت، اور ستر تک کی حفاظت نہیں کر پاتا۔

ایسی بات ان لوگوں کو نہیں ہوگی، یہ قرآن کی برکت سے محفوظ رہیں گے۔

چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ عامۃ الناس بوڑھے ہوتے ہیں تو ان کی عقل فہم میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔جس کا تجربہ گھر کے افراد کو بخوبی ہوتا ہے۔اس کے برخلاف عالم حافظ اور علوم قرآن سے واقف لوگوں کو دیکھیں گے کہ بڑھاپے میں ان کی عقل وفہم میں کوئی فتور نہیں واقع ہوتا ہے اور اس عمر میں بھی اہتمام انتظام اور نظامت کے امور کو باحسن وجہ انجام دیتے ہیں۔لوگوں کے ساتھ اخلاق اور معاملہ میں کوئی کمی نقص فتور نہیں ہوتا۔وہ صاحب الرائے

ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے اکابر واسلاف کو دیکھئے۔ آخر عمر تک صدارت ونظامت کے عہدہ پر کام کرتے ہوئے فائز رہتے ہیں۔ پس آپ دیندار عالم حافظ بوڑھوں میں اور ان پڑھ بوڑھے میں شدید فرق محسوس کریں گے۔ یہ برکت ہے قرآن وحدیث پاک کی۔

(۲۲) دیندار حافظ قرآن اللہ کے مقرب اور خاص بندے

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لله اهلين من الناس. قالوا من هم يا رسول الله قال اهل القرآن هم اهل الله و خاصته. (ابن ماجہ، ص ۱۹، الترغیب، ص ۳۵۴، حاکم، دارمی ج ۲، ص ۴۳۳، کنزالعمال جلد ا، ص ۵۱۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ پاک کے لوگوں میں سے کچھ خاص مقرب بندے ہیں لوگوں نے پوچھا وہ کون لوگ ہیں اے اللہ کے رسول۔ آپ نے فرمایا۔ وہ قرآن والے (حفاظ کرام اور خوب کثرت سے تلاوت کرنے والے) ہیں۔ یہی اللہ والے اور اس کے خاص بندے ہیں۔

ف: اس حدیث پاک میں حفاظ اور قاریان کلام اللہ کو اللہ کا ولی اہل اللہ کہا گیا ہے۔ اور اس کے خاص بندے کہا گیا ہے۔

اہل قرآن۔ وہ لوگ ہیں جو ہر وقت کلام پاک میں مشغول رہتے ہوں، اس کے ساتھ خصوصیت رکھتے ہوں ان کا اللہ کے اہل اور خواص ہونا ظاہر ہے۔ جب یہ ہر وقت کلام پاک میں مشغول رہتے ہیں تو الطاف (رحمت) باری بھی ہر وقت ان کی طرف متوجہ رہتی ہیں اور جو لوگ ہر وقت کے پاس رہنے والے ہوتے ہیں وہ اہل اور خواص ہوتے ہیں کس قدر بڑی فضیلت ہے ذرا سی محنت اور مشقت سے اللہ والے بنتے ہیں اور اللہ والے شمار کئے جاتے ہیں اور اس کے خواص ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ (فضائل قرآن صفحہ ۳۶)

علامہ مناوی نے بیان کیا کہ اہل قرآن وہ لوگ ہیں جو تلاوت اہتمام اور پابندی سے کرتے ہیں اس کے معانی میں غور وفکر کرتے ہیں اور قرآن پر عمل کرتے ہیں۔

(فیض القدیر، صفحہ)

پس اے قرآن پاک میں مشغول رہنے والو! اپنے کو عمل کے زیور سے آراستہ کرلو۔ اہل اللہ بن جاؤ گے۔ اور اس کے برکات پاؤ گے۔ اگر آزاد ہوگے۔ نام کے حافظ قرآن رہوگے۔ عمل، تقویٰ، دینداری سے محروم رہوگے، تو اہل اللہ ہونے کا شرف اور اس کے برکات سے محروم رہوگے۔

(۲۳) خوب پختہ بہترین یادداشت والے حافظ قرآن کی فضیلت

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الذی یقرأ القرآن و هو ماهر به مع السفرة الکرام البررة. (ترمذی، ص ۱۱۸)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن پڑھتا ہے اور اس میں اسے بڑی مہارت اور حذاقت حاصل ہے۔ وہ (قیامت میں) نیک معزز کاتبان وحی فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔

ف: اس حدیث پاک میں اس حافظ قرآن کی فضیلت ہے جسے خوب پختہ بہترین یاد ہو۔ پڑھنے میں بڑی مہارت روانی اور سلاست ہو۔ پھر کچا حفظ نہ ہو۔ پڑھنے میں اٹکتا بھولتا نہ ہو، مشابہ نہ لگتا ہو۔ کثرت تلاوت، پختہ حفظ کی وجہ سے بڑی مہارت رکھتا ہو۔ سلاست اور روانی کے ساتھ قرآن پاک پڑھتا جاتا ہو۔ تو ایسے حافظ قرآن کو قیامت کے دن انبیاء کرام اور ملائکہ عظام کے ساتھ حشر ہوگا اور انہیں کے مصاحب اور رفقاء ہوں گے۔

سبحان اللہ کتنی بڑی فضیلت ہے۔ پختہ ماہر قرآن بہترین قرآن پڑھنے والے حفاظ کرام کی۔

بچو! ارادہ کرلو کہ ہم بھی ان صفات کے حامل ہوکر فرشتوں کی مصاحبت حاصل کریں گے۔

(۲۴) حافظ قرآن سے کہا جائے گا پڑھتا جا جنت کے درجوں پر چڑھتا جا

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقال لصاحب القرآن اذا دخل الجنة اقرأ و اصعد فیقرأ و یصعد بکل آیة درجة حتی یقرأ آخر شیء معه. (ابن ماجہ صفحہ ۲۶۷، مسند احمد)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حافظ قرآن جب جنت میں داخل ہوگا تو اس سے کہا جائے گا پڑھتا جا۔ درجوں پر (جنت کے) چڑھتا جا، پس وہ قرآن پڑھے گا۔ اور درجوں پر چڑھتا جائے گا۔ ہر ایک آیت پر اسے ایک درجہ ملے گا۔ یہاں تک کہ آخری آیت جو اسے یاد ہوگی پڑھے گا (اور جنت کے آخری درجوں کو حاصل کر لے گا۔

ف: خیال رہے کہ حافظ قرآن کو یہ فضیلت ملے گی کہ اسے جنت میں جانے کے بعد کہا جائے گا کہ قرآن پاک پڑھو۔ جتنی آیت پڑھو گے اسی قدر درجہ پاؤ گے۔ چنانچہ جس کو جس قدر یاد ہوگا پڑھ کر جنت کے درجات حاصل کر لیں گے۔ جس کو پورا کلام بہتر یاد ہوگا وہ جنت کے آخری درجہ کو پالے گا۔ بڑے مبارک اور خوش نصیب ہوں گے وہ لوگ جن کو مرتے وقت تک قرآن یاد ہوگا اور مکمل اور بہتر یاد ہوگا۔ وہ پڑھ کر جنت کے تمام درجوں کو حاصل کر لیں گے۔ (شرح مشکوٰۃ، جلد ۷، صفحہ ۲۰۹)

خیال رہے کہ آیات قرآنیہ کی مقدار جنت کے درجات ہیں۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جنت کے درجات آیات قرآنیہ کی مقدار ہیں۔

(بیہقی، مرعاۃ، جلد ۷، صفحہ ۲۰۹)

یہ مقام اور فضیلت صرف حافظ قرآن کے لئے ہے۔ کثرت سے تلاوت کرنے والے بھی اس میں داخل نہیں۔ (مرعاۃ جلد ۷، صفحہ ۳۰۴، **المراد لصاحب القرآن**

حافظ دون الملازم للقراء ۃ فی الصحف)

معلوم ہوا کہ جو حافظ دنیا میں تلاوت نہیں کرتا ہے اور قرآن بھول گیا تو وہاں آخرت میں بھی بھولا رہے گا۔ چنانچہ ملاعلی قاری نے ایک حدیث نقل کیا ہے۔ اگر دنیا میں بہ کثرت تلاوت کرتا رہا تب تو اس وقت بھی یاد ہوگا ورنہ بھول جائے گا۔ (فضائل قرآن، ص ۱۹)

(۲۵) قرآن پاک کی آیتوں کے مطابق

حافظ قرآن کا جنت میں درجہ

عن عبدالله بن عمر بن العاص رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقال لصاحب القرآن اقرأ و ارق و رتل کما کنت ترتل فی الدنیا قال منزلک عند آخر آیة تقرأها

(ابن ابی شیبہ جلد ۱۰، صفحہ ۴۹۸، ترمذی صفحہ ۱۱۹، ابوداؤد، صفحہ ۲۰۶، ابن ماجہ صفحہ ۲۶۷)

قال الخطابی جاء فی الاثر ان عدد ای القرآن علی قدر درج الجنة فیقال للقاری ارق فی الدرج علی قدر ما کنت تقرأ من آی القرآن فمن استولی قراءة جمیع القرآن استولی علی اقصی درج الجنة فی الآخرة و من قرأ جزأ منه کان رقیه فی الدرج علی قدر ذلک فیکون منتهی الثواب عند منتهی القراءة. (ترغیب صفحه ۳۵۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حافظ قرآن سے کہا جائے گا پڑھو اور درجات حاصل کرو۔ اور ذرا ٹھہر ٹھہر کر ترتیل سے پڑھو۔ جیسا کہ دنیا میں پڑھتے تھے۔ جو آخری آیت ہوگی وہی تمہارا درجہ ہوگا۔

علامہ خطابی نے اس کی تشریح میں بیان کیا ہے کہ اثر میں ہے کہ قرآن کی آیتوں کی تعداد کی مقدار جنت کے درجات ہیں۔ پس قاری قرآن سے کہا جائے گا کہ جس مقدار قرآن کی آیتیں تم پڑھو گے جنت کے درجوں کو پاؤ گے۔ پس جو پورا قرآن پڑھے گا وہ

جنت کے پورے درجوں کو یعنی آخری درجوں کو حاصل کرلے گا۔ اور جو اس سے کم پڑھے گا اسی مقدار جنت کے درجوں کو پائے گا۔ پس جہاں اس کا پڑھ کر رکنا ہوگا وہیں اس کا ثواب اور درجہ پورا ہوگا۔

ف: اس حدیث پاک میں حافظ قرآن کی بڑی عظیم فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جس کو جس قدر قرآن یاد ہوگا اسی قدر جنت کے درجوں کو پائے گا۔ جس کو اچھا پختہ پورا قرآن یاد ہوگا وہ جنت کے تمام درجوں کو حاصل کرلے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے جنت کے درجات آیات قرآنیہ کی مقدار ہیں۔ (حاکم)

ملا علی قاری نے بیان کیا کہ ۶ ہزار آیات قرآنیہ ہونے پر تو اجماع ہے۔ اس سے زاید میں اختلاف ہے۔

دیلمی کی مسند فردوس میں ہے کہ چھ ہزار دو سو سولہ آیتیں ہیں۔ اسی مقدار جنت کے درجات ہیں۔ اور ہر درجہ کے درمیان کا فاصلہ زمین و آسمان کے فاصلہ کے برابر ہے۔

(مرقات، ج۴، صفحہ ۳۵۴)

خیال رہے کہ یہاں حافظ سے مراد بے عمل جیسا تیسا حافظ مراد نہیں ہے۔ وہ حافظ مراد ہے۔ جو قرآن پر عمل کرنے والا ہو۔ اسے قرآن پاک پختہ اور صحیح یاد ہو۔ اور عقیدہ بھی صحیح اور درست ہو۔ صرف الفاظ قرآن کے رٹ لینے پر یہ فضیلت نہیں۔

ملا علی قاری لکھتے ہیں: **صاحب القرآن ای من یلازمه بالتلاوة و العمل لا من یقرأ و هو یلعنه.** (صفحہ ۳۵۴)

و قال ابن حجر، لا ینال هذا الثواب الاعظم الا من حفظ القرآن و اتقن اداء ة و قرأء ته کما ینبغی له. (جلد۴، صفحہ ۳۰۴)

علماء نے بیان کیا یہ درجہ اور مقام ناظرہ خواں قاری کو نہیں ملے گا بلکہ اس حافظ کو ملے گا جسے پختہ اور اچھی طرح تجوید کے ساتھ ہو۔

پس اے حافظو! قرآن پاک پختہ صحیح اور تجوید کی رعایت کے ساتھ یاد کرلو۔

پھر حافظ ہونے کے بعد تلاوت کا اہتمام کیا کرو۔ اور شریعت کے ہمیشہ پابند رہو۔ قرآن کے ذریعہ مال مت حاصل کرو۔ جنت کے تمام درجات جو چھ ہزار دو سو سولہ ہیں مزے سے حاصل کرلو کہ لوگ تم پر رشک کریں۔ اگر حافظ ہوکر بے عملی کی فرائض واجبات اور تقویٰ والی زندگی میں سستی کی تو اس عظیم فضیلت سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔ اور خون کے آنسو روؤ گے۔ اور اس وقت افسوس اور رونا فائدہ نہ دے گا۔

(۲۶) حافظ قرآن قابل رشک

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا حسد الا فی اثنین رجل آتاہ اللہ القرآن فھو یقوم بہ آناء اللیل و آناء النہار. و رجل آتاہ اللہ مالا فھو ینفقہ آناء اللیل و آناء النہار.

(بخاری، صفحہ ۱۷، مسلم جلد ۱، صفحہ ۷۵۳-۲۷۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رشک نہیں مناسب ہے مگر دو شخصوں پر۔ ایک وہ شخص جسے اللہ پاک نے قرآن سے نوازا۔ (یعنی حافظ قرآن ہوا) پس وہ شب روز اس میں مشغول رہتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جسے اللہ پاک نے مال سے نوازا اور وہ اسے رات دن صدقہ خیرات میں لگا رہتا ہے۔

ف: رشک کا مطلب یہ ہے کہ دوسرے کے پاس کوئی بڑی چیز ہو اور اس کے پاس نہ ہو جس پر وہ تمنا اور خواہش و سعی کرے کہ جس طرح اسکے پاس وہ دولت ہے میرے پاس بھی آجائے۔ اور ہم بھی اس سے فائدہ اٹھائیں اور ہم بھی اس سے مشرف ہوں۔

اس حدیث پاک میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ حفظ قرآن ایک ایسی عظیم و قیمتی دولت ہے کہ آدمی اس پر رشک و تمنا کرے کہ نہ ہونے کی صورت میں ہمیں بھی یہ دولت مل جائے۔

بخلاف دنیا کے دولت۔ جاہ وعہد اس لائق نہیں کہ مومن اس کی تمنا کرے اور اس پر رشک کرے چونکہ قرآن پاک کے بے شمار دینی و دنیاوی فوائد برکات ہیں جس کے مقابلہ

میں مال کی کوئی حیثیت اور قیمت نہیں۔

حدیث پاک میں مشغول رہنے یا لگے رہنے کا ذکر ہے۔ اس کا مطلب تلاوت میں کثرت سے لگے رہنا۔ قرآن کے یاد کرنے میں لگے رہنا۔ کبھی سبق یاد کرنا کبھی آموختہ یاد کرنا۔ کبھی پچھلا پارہ پھیرنا ہے، چنانچہ حفظ قرآن کے طلباء کو دیکھیں گے صبح دوپہر شام رات ہمہ وقت اسی مشغلہ میں لگے رہتے ہیں۔ لہذا اس میں حافظ بھی شامل ہیں۔ اسی طرح وہ حضرات جو قرآنی علوم اور تفسیر میں لگے رہتے ہیں اور وہ بھی اس فضیلت میں شامل ہوں گے۔ اسی طرح مدرسین حفظ قرأت وتجوید جن کا شب وروز یہی مشغلہ رہتا ہے۔ اس فضیلت کے حامل ہیں۔

(۲۷) حافظ قرآن کو دجال کے فتنہ سے محفوظ ہونے کی بشارت

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ عشر آیات من اول سورۃ الکھف عصم من الدجال.

(مشکوٰۃ، صفحہ ۱۸۵، مسلم صفحہ ۲۷۱، کنز العمال، جلد ۱، صفحہ ۵۷۵)

ترجمہ: حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سورہ کہف کے شروع کی دس آیتوں کا حافظ ہوگا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔

ف: ظاہر ہے کہ حافظ قرآن ان دس آیتوں کا حافظ ہوتا ہے۔ اس لئے اس عظیم فضیلت میں حافظ قرآن یقیناً داخل ہوں گے۔ اللہ اکبر کتنی بڑی فضیلت کی بات ہے۔

دجالی فتنہ کی مختصر تشریح۔

حدیث پاک میں اس کے فتنہ سے بہت ڈرایا گیا ہے۔ اس کے فتنہ سے محفوظ رہنے کی دعا کی تاکید وتعلیم کی گئی ہے۔ **اللھم انی اعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال** اے اللہ ہم مسیح دجال کے فتنہ سے پناہ مانگتے ہیں۔

یہ قرب قیامت میں ظاہر ہوگا ایک آنکھ سے کانا ہوگا۔ اپنے کو کہے گا میں خدا ہوں۔ اس کو خدا نے اختیار دیا ہوگا وہ لوگوں کو نفع ونقصان پہنچادے گا۔ اللہ پاک اس کے ہاتھ میں پوری کائنات کا اختیار دے دیگا۔ وہ جنت اور جہنم تک میں لوگوں کو ڈالے گا لوگوں سے عذاب قبر دور کردے گا، غلہ اگادے گا، بارش برسادے گا، اسی فتنہ سے متاثر ہو کر لوگ اسے رب کہہ دیں گے۔

اس کی جنت جہنم اور اسکی جہنم جنت ہوگی۔ یعنی جس کو وہ جنت میں اپنے رب کہنے کی وجہ سے ڈالے گا۔ وہ حقیقۃً جہنم میں چلا جائے گا۔ برزخ میں جو لوگ عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ اس عذاب سے بچنے کے لئے بعض لوگ اسے رب کہہ دیں گے۔ وہ تھوڑی دیر کے لئے عذاب دور کردے گا پھر یہ برزخ کے دائمی عذاب میں گرفتار ہوجائے گا۔ اس کے فتنہ میں جہاں زندہ لوگ گرفتار ہوں گے وہیں انتقال کردہ لوگ جو عذاب میں مبتلا ہوں گے وہ بھی گرفتار ہوں گے۔ اسی لئے اس کے فتنہ سے پناہ مانگنے کی دعا آئی ہے۔ سورہ کہف کی شروع کی دس آیتیں اور ایک روایت میں آخری کی آیتیں پڑھنے والا اس فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ دجال ہی کو قتل کرنے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں دمشق کی جامع مسجد کے مینارے پر اتریں گے پھر سیڑھی کے ذریعہ مسجد میں تشریف لائیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس سے دجال ہلاک ہونے لگے گا۔ یہ مقام لدجو فلسطین میں ایک جگہ ہے وہاں قتل ہوجائے گا۔

(۲۸) حافظ قرآن پر سحر جادو کرتب کا اثر جلدی نہیں ہوتا

ابو امامة الباهلي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول .... اقروأ سورة البقرة فان اخذها بركة و تركها حسرة. ولا يستطيعها البطلة. قال معاوية ان البطلة السحرة. (مسلم صفحہ ۲۷۰، بیہقی فی الشعب جلد ۲، صفحہ ۳۴۱)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سورہ بقرہ پڑھا کرو۔ اس کا یاد کرنا اسے پکڑے رہنا باعث برکت ہے۔ اس کا چھوڑ دینا حسرت افسوس کا باعث ہے۔ جادوگر لوگ اس پر طاقت نہیں پاتے۔ (کہ ان کا جادو و سحر اس پر چل سکے)

ف: مطلب یہ ہے کہ سورہ بقرہ کی خاصیت یہ ہے کہ اسے ساحر اور کرتب کرنے والا نہیں پڑھ سکتا اور یہ کہ جو شخص سورہ بقرہ پڑھتا ہے اس پر جادو کرتب وسحر کا اثر نہیں ہوتا۔

پس وہ حافظ قرآن جس کے سینہ میں سورہ بقرہ محفوظ ہے۔ اس کے سینہ اور دل پر جادو کرتب اور سحر کا اثر موثر اور مہلک نہ ہوگا۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو جادو کا اثر ہوا تھا وہ سورہ بقرہ کے نازل ہونے سے پہلے ہوا تھا۔ مکمل سورہ بقرہ کا نزول آخر زمانہ مدنی زندگی کے آخر تک میں ہوا تھا۔

خیال رہے کہ حدیث پاک میں ہے کہ جس گھر میں سورہ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس میں شیطان نہیں آتا اور جادو کا برا اثر بھی شیطان اور جن کے واسطے سے ہوتا ہے۔ پس سورہ بقرہ سے سحر اور اجنہ دونوں سے حفاظت ہوتی ہے۔

لہٰذا اس حدیث پاک کے مفہوم میں دونوں داخل ہے۔ سورہ بقرہ کے پڑھنے والے حافظ وقاری کو جادو کرتب کا اثر نہ ہوگا۔ اور جس گھر میں اس کا معمول ہوگا اس گھر میں بھی اس قسم کا اثر نہ ہوگا۔ پس جس دل میں سورہ بقرہ جس زبان پر سورہ بقرہ وہ جادو اور جن سے محفوظ۔

(۲۹) جسے کوئی سورہ یا کوئی آیت یاد نہیں وہ ویرانہ گھر کے مانند

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الذی لیس فی جوفہ شیء من القرآن کالبیت الخرب.

(ترمذی، صفحہ ۱۱۹، دارمی ج ۲، صفحہ ۴۲۹، مشکوٰۃ ۱۸۶)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ شخص جسے کچھ بھی قرآن یاد نہیں، وہ ویرانہ اجاڑ گھر کے مانند ہے۔

ف: مطلب یہ ہے کہ جس مسلمان کے دل اور قلب میں قرآن کی کوئی آیت یا کوئی چھوٹی سورہ بھی محفوظ نہ ہوا سے یاد نہ ہو۔ تو اسکا دل اور اس کا جسم ویران گھر اور اجڑے مکان کی طرح ہے خواہ وہ دنیا کی دولت سے مالا مال کیوں نہ ہو۔

ف: اس حدیث پاک میں اس شخص کے دل کو جس کے دل میں قرآن پاک کا کچھ بھی حصہ محفوظ نہ ہو ویران غیر آباد گھر کے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔ جیسے کہ گھر آباد ہوتا ہے اس کے رہنے والوں سے اسی طرح دل آباد ہوتا ہے ایمان سے قرآن سے اعمال صالحہ سے پس جس کے دل میں قرآن اس کا دل ایمان و یقین قرآن اور نور الٰہی سے منور اور روشن ہے۔ افسوس کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کے دل قرآن سے خالی۔ دنیاوی علوم اور امور سے پر۔ قیامت میں بڑی حسرت کی نگاہوں سے ان لوگوں کو دیکھیں گے جن کے دل آیات قرآنی سے روشن ہوں گے۔ اور یہ تاریک دل کی مصیبت میں مبتلا ہوگا۔

خدا کے بندو! آج قرآن کی آیتوں سورتوں کو یاد کرلو تا کہ دل کی آبادی اور روشنی سے کل قیامت میں فائدہ اٹھا سکو۔

(۳۰) بکثرت حفظ میں لگے رہنے اور تلاوت کرنے پر خصوصی توجہ

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الرب تبارک و تعالیٰ من شغله القرآن عن ذکری و مسئلتی اعطیته افضل ما اعطی السائلین. (مشکوٰۃ ۱۸۶، ترمذی صفحہ ۱۸۶، دارمی)

ترجمہ: حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جس کو قرآن کریم کی مشغولیت کی وجہ سے

میرے ذکر اور مجھ سے دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی اس کو تمام دعا مانگنے والوں سے بہتر (بلا مانگے) عطا کروں گا۔

ف: اس حدیث پاک میں اللہ پاک نے ان حضرات پر اپنی خصوصی توجہ دعنایت کو بیان کیا ہے کہ جسے دن رات صبح وشام قرآن کا مشغلہ رہتا ہے۔ جب دیکھو تو قرآن پاک ہی لگا ہے۔ کبھی سبق میں کبھی آموختہ میں۔ ہمہ وقت پڑھنے پڑھانے میں سننے سنانے میں لگا رہتا ہے۔ کبھی اس بچہ کا سنا، کبھی اس بچہ کا سنا۔ غرض کہ اکثر وبیشتر اوقات قرآن کے مشغلہ میں گزر رہا ہے کہ اسے دیگر عبادت ذکر اور دعا کا بھی وقت نہیں ملتا۔ تو ایسے حضرات کو اللہ اپنے فضل وعنایت کی وجہ سے دعا مانگنے والوں سے زائد عطا فرمائے گا۔

اور یہ عنایت اور کرم اس وجہ سے ہے کہ وہ اسی کے کام میں اور افضل ترین عبادت میں لگا ہے اور جو جس کام میں ہمہ تن لگا رہتا ہے اس کی ضرورت کا بہتر طور پر خیال کیا جاتا ہے۔ اس فضیلت میں حفظ کے طلباء اور استاذ جو ہمہ وقت بیشتر اوقات قرآن میں مشغول رہتے ہیں شامل ہیں۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اللہ کے اس خصوصی عنایت وتوجہ کے حامل ہیں۔

عزیزان! خوب ہمہ وقت محنت کرلو۔ صبح شام، رات دن، اسی مشغلہ خیر میں لگے اور لگائے رہو۔ اور بے مانگے زیادہ سے زیادہ بہتر سے بہتر خدا سے پاؤ۔

(۳۱) جس نے قرآن حفظ کرلیا اس نے علوم نبوت کو اپنے سینہ میں جمع کرلیا

عن عبدالله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قرأ القرآن فقد استدرج النبوة بين جنبيه غير انه لا يوحىٰ اليه. لا ينبغى لصاحب القرآن ان يحد مع من يحد و لا يجهل مع من جهل و فى جوفه كلام الله. (حاکم، صفحہ ۵۵۲، جلد ۱، کنز العمال، صفحہ ۵۲۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پاک پڑھا۔ (اور ظاہر ہے کہ حافظ قرآن پڑھے بغیر ہو نہیں سکتا) اس نے اپنے دونوں پہلو سینہ میں علوم نبوت کو جمع کر لیا۔ ہاں اگر اس کی طرف وحی نہیں نازل ہوتی۔ حامل قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ غصہ والوں کے ساتھ غصہ کرے۔ جاہلوں کے ساتھ جہالت اور نادانی کرے۔ اور اس کے پیٹ میں قرآن ہو۔

ف: یہ فضیلت مکمل قاری قرآن اور حافظ قرآن کے لئے ہے۔ قرآن پاک میں تمام انبیاء کرام کے علوم جمع ہیں۔ جتنے بھی علوم اور حکم ماضی میں حضرات انبیاء کرام کو دیئے گئے ہیں وہ تمام علوم وحکم۔ اجمالاً اور اختصاراً قرآن پاک میں آگئے ہیں۔

اسی طرح جتنے علوم گزشتہ انبیاء کی کتابوں، تورات، انجیل، زبور اور صحائف موسیٰ و ابراہیم میں تھے وہ سب اس قرآن مقدس میں آگئے اور جمع کر دیئے گئے۔

جیسا کہ قرآن پاک میں بار بار کہا گیا "مصدقاً لما بین یدیه" یہ مقدس قرآن گزشتہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ جس نے قرآن پاک کو حفظ کر لیا اس نے اپنے سینہ میں نبیوں کے علوم کو جمع کر لیا۔ اور علوم نبوت کا حامل ہوگیا۔ نبیوں کا علم یہی قرآن ہے۔ اس کے علاوہ اور کیا ہے۔ پس اس کو جمع کرنا علوم نبوت کو جمع کرنا ہے۔ پس اس اعتبار سے وہ مثل نبی کے ہوگیا۔ ہاں مگر اتنا فرق رہے گا کہ حقیقی نبی کی طرف وحی نازل ہوتی ہے اور اس کی طرف نہیں۔ جب یہ اس قدر بڑے مرتبہ اور شرف کا حاصل کرنے والا ہوا تو اس کے لئے مناسب نہیں کہ نادانوں اور جاہلوں کی طرح غصہ کرے اور جہالت و نادانی کی باتیں کریں۔ چونکہ یہ جاہلوں اور نیچی مرتبہ والوں کا کام ہے، اور یہ قرآن کی وجہ سے اونچی مرتبہ والوں میں شامل ہوگیا ہے۔

(۳۲) ان سینوں کی خوش نصیبی جس میں سورہ یٰس وطٰہٰ محفوظ

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الله تعالیٰ قرأ طه و يٰس قبل ان يخلق السماوات و الارض بالف

عام فلما سمعت الملائكة القرآن قالت طوبیٰ لامة ينزل هذا عليها و طوبیٰ لا جواف تحمل هذا و طوبى لا لسنة تتكلم بهذا.

(دارمی صفحہ ۴۵۶، مشکوٰۃ صفحہ ۱۸۷)

ترجمہ: اللہ تبارک وتعالیٰ نے زمین وآسمان کی پیدائش کے ہزار سال قبل سورہ طٰہٰ و یٰس کی تلاوت فرمائی۔ جب فرشتوں نے (اللہ پاک کی زبان سے یہ) کلام پاک سنا تو کہا کس قدر خوش نصیب ہے وہ امت جس پر یہ نازل ہوں گی۔ اور خوش نصیبی ہوگی ان لوگوں کے لئے جس کے سینہ ان حافظ ہوں گے۔ خوش نصیبی ہوگی اس زبان کے لئے جس اس کی تلاوت کرے گی۔

ف: اس حدیث پاک میں ان لوگوں کو خوش نصیب کہا گیا ہے جن کے سینے ان سورتوں کے حافظ ہیں۔ اس خوش نصیبی میں وہ بچے بھی داخل ہیں جن کے سینے میں یہ سورت محفوظ ہے۔

ملا علی قاری نے طوبیٰ کا ایک دوسرا مطلب بھی بیان کیا ہے کہ طوبیٰ سے مراد جنت کا مشہور درخت شجرہ طوبیٰ ہے جو ہر جنتی کے مکان میں ہوگا۔ (مرقات صفحہ ۳۶۵)

(۴۳) درس گاہ حفظ قرآن کی فضیلت اور اس کا مقام

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما اجتمع قوم فی بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله و يتدارسونه فيما بينهم الا نزلت عليهم السكينة و غشيتهم الرحمة و حفتهم الملائكة و ذكرهم الله فيمن عنده. (ابوداؤد، صفحہ ۲۰۵، مسلم صفحہ ۳۴۵، ترغیب جلد ۲، صفحہ ۳۴۴)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جو لوگ جمع ہوتے ہیں۔ قرآن پاک کی تلاوت کرتے ہیں آپس میں اس کا تکرار کرتے ہیں۔ تو ان پر سکینہ (خاص رحمت) اترتی ہے۔ رحمت اسے ڈھانک لیتی ہے۔ فرشتے حضرات ان کو گھیر لیتے ہیں اللہ پاک ان کا ذکر اپنے

قریب والے ملائکہ کے سامنے کرتے ہیں۔

ف: اس حدیث پاک میں جہاں اور جس جگہ قرآن جمع ہوکر پڑھایا جارہا ہو۔ اس کی بڑی فضیلت معلوم ہورہی ہے۔ چنانچہ حفظ قرأت کی درسگاہ اس اعتبار سے بڑی فضیلت والی جگہ ہے۔

ایسی درسگاہوں پر خدا کا یہ انعام ہوتا رہتا ہے۔ سکینہ کا نازل ہونا، رحمتوں کا ڈھک جانا، حضرات ملائکہ کا چاروں طرف سے گھیر لینا، ان کا تذکرہ دربار الٰہی میں ہونا۔

یہ چار خصوصیت ان جگہوں کو حاصل ہوتی ہے۔ سکینہ ایک خاص خدا کی رحمت طمانیت ہے جو فرشتوں کے ساتھ اترتی ہے۔ تلاوت کے موقع پر فرشتوں کا ہجوم اور ان کا آنا، اوپر بادلوں کی طرح چھا جانا اور دوسری متعدد روایتوں میں بھی آیا ہے۔ اسید بن حضیر ایک صحابی ہیں ایک مرتبہ تلاوت کر رہے تھے اپنے اوپر بادل کے مثل سایہ محسوس کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا فرشتے تھے جو قرآن سننے آئے تھے۔

پس اے بچو! جس درسگاہ حفظ وقرأت کی اتنی فضیلت ہے خدا کی خصوصی رحمت نازل ہوتی ہو۔ فرشتوں کی جماعت حاضر ہوتی ہو وہاں تم کوئی بے جا حرکت بے ادبی کی بات مت کرو۔ درسگاہ کی شان کے خلاف کوئی ایسی بات مت کرو کہ خدا کی رحمت کا نازل ہونا بند ہو جائے۔ فرشتوں کو تکلیف اور اذیت پہنچے۔ اور ان کی بددعائیں تمہارے لئے ہلاکت اور خسارہ کی بات ہو۔ اگر کوئی دوسرا ساتھی ایسا کرتا ہو تو تم اس سے علیحدہ ہو جاؤ کہ تم بچ جاؤ۔

(۳۴) باعمل حافظ قرآن کو نور کا تاج اور والدین کو بیش بہا جوڑا

عن بریدة الاسلمی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال .... من قرأ القرآن و تعلمه و عمل به البس والده یوم القیامة تاجا

من نور ضوءه مثل ضوء الشمس و يكسى والداه حلتين لا تقوم لهما الدنيا فيقولان بم كسينا هذا فيقال باخذ ولد كما القرآن.

(مستدرک حاکم، صفحہ ۵۶۸، جلد ا، ترغیب جلد ۲، صفحہ ۳۵۵)

ترجمہ: حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا۔ اسے سیکھا۔ اس پر عمل کیا۔ اس کو قیامت کے دن ایسا "تاج نور" پہنایا جائے گا جس کی چمک روشنی سورج کے مانند ہوگی۔ اور اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی قیمت پوری دنیا نہیں ہوسکتی۔ والدین پوچھیں گے کس وجہ سے یہ پہنائے جا رہے ہیں کہا جائے گا۔ تمہاری اولاد کے قرآن حاصل کرنے کی وجہ سے۔

ف: اس حدیث پاک میں قرآن پڑھنے سیکھنے جس کا مصداق حافظ قرآن اور عالم قرآن دونوں ہوسکتے ہیں پھر ان کے عمل کرنے پر۔ اسے اور اس کے والدین کو بے مثل بیش قیمت تاج پہنایا جائے گا۔ اور والدین کو اس لئے پہنایا جائے گا کہ اس نے اولاد کو پڑھایا اور سکھایا تھا۔ پس ایسے والدین جنہوں نے اپنی اولاد کو قرآن پڑھایا اور سکھایا ان کو سبب بننے کی وجہ سے یہ بیش قیمت جوڑا پہنایا جائے گا۔

خیال رہے کہ یہ اعزاز باعمل حافظ قرآن کے ساتھ ہوگا۔ اور باعمل سے مراد وہ حافظ ہے جس نے شریعت کے اوامر اور نواہی کا لحاظ کیا۔

جائز اور ناجائز امور کی پرواہ کی۔ قرآن کے ذریعہ سے دنیا اور مال کو قصد وارادے سے جمع نہیں کیا۔ تراویح کو مال کے حاصل کرنے کا ذریعہ نہ بنایا ہوگا۔ ایسے حفاظ کو اس اکرام سے نوازا جائے گا۔

پس اے حافظو! حقیر دنیا کی لالچ میں آخرت کی فضیلت سے محروم مت ہوؤ اور پیاری ماؤں بہنوں!! اپنے بچوں کو شروع عمر میں قرآن سکھا کر اس فضیلت کو حاصل کرلو ورنہ کل پچھتاؤ گے اور ایسے قیمتی جوڑے سے محروم رہو گے۔

(۳۵) حافظ قرآن کو قیامت کے دن

عزت واکرام کا تاج اور جوڑا

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال يجئی صاحب القرآن يوم القيامة فيقول القرآن يا رب حله فيلبس تاج الكرامة ثم يقول يا رب زده فيلبس حلة الكرامة ثم يقول يا رب ارض عنه فيرضی عنه فيقال له اقرأ و ارتأ تزداد بكل آية حسنة.

(ترمذی، جلد۲، صفحہ۱۱۹، حاکم، ترغیب صفحہ ۳۵۰، بیہقی فی الشعب صفحہ ۳۴۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حافظ قرآن قیامت کے دن آئے گا تو قرآن اس کے متعلق کہے گا اے پروردگار ان کو جوڑا ''خلعت'' پہنائیے۔ پس اسے کرامت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر کہے گا اے پروردگار! اور زیادہ کیجئے۔ پس اسے کرامت کا خلعت جوڑا پہنایا جائے گا۔ پھر وہ (قرآن) کہے گا۔ اے پروردگار اس سے آپ خوش ہو جائیے۔ پس خدا اس سے خوش اور راضی ہو جائے گا۔ تو اسے کہا جائے گا پڑھو قرآن اور مراتب حاصل کرتے جاؤ اور ہر آیت پر ایک نیکی کا اضافہ ہوتا جائے گا۔ یعنی ہر ایک آیت کے عوض ایک نیکی بڑھتی جائے گی۔

ف: اس حدیث پاک میں حافظ قرآن کی یہ فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اسے قیامت کے دن کرامت کا تاج اور عزت وشرافت کا جوڑا پہنایا جائے گا۔ اور قرآن پاک اللہ پاک سے عرض کرے گا کہ اے اللہ اسے آپ اپنی رضا اور خوشنودی عطا فرمائیے۔ پس اسے اللہ کی رضامندی حاصل ہوگی جو بڑی عظیم دولت ہے جو ہر ایک کو نصیب نہیں جیسا کہ قرآن پاک میں ہے ورضوان اللہ من اللہ اکبر۔ اللہ کی رضامندی بڑی عظیم دولت ہے۔ پھر اسے قرآن پڑھنے اور درجہ حاصل کرنے کو کہا جائے گا۔ اور ہر آیت پر اسے ایک ''حسنہ'' جنت کا درجہ ملے گا۔

یہ ہے کہ اس حدیث پاک میں حافظ قرآن کے ۴ شرف فضیلت کو بیان کیا گیا ہے۔ (۱) عزت کرامت کا تاج (۲) عزت شرف کا جوڑا (۳) خدا کی رضامندی (۴) قرآن پڑھنے پر درجات۔

کیا خوب، کتنی بڑی اور کیسی عظیم فضیلت حافظ قرآن کو نصیب ہے۔

(۳۶) باعمل حافظ قرآن کے والدین کو قیامت کے دن مثل آفتاب کے تاج

و عن معاذ بن انس رضی الله تعالیٰ عنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ...... من قرأ القرآن فاکمله و عمل بما فیه، البس والداه تاجا هو احسن من ضوء الشمس فی بیوت من بیوت الدنیا لو کانت فیه فما ظنکم بالذی عمل به. (مجمع الزوائد صفحہ ۱۶۵)

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا۔ اور اسے مکمل کیا۔ تو اس کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب سے زائد ہوگی اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو پس کیا گمان ہے تمہارا اس آدمی کے متعلق جو خود قرآن پر عمل کرنے والا ہو۔

ف: یعنی قرآن کے پڑھنے (جس میں حافظ بھی داخل ہے) اور اس پر عمل کرنے کی برکت یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بہت زیادہ ہوگی اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو یعنی آفتاب اتنی دور سے اس قدر روشنی پھیلاتا ہے اگر وہ گھر کے اندر آجائے تو یقیناً بہت زیادہ روشنی اور چمک کا سبب ہوگا۔ تو پڑھنے والے کے والدین کو جو تاج پہنایا جائے گا۔ اس کی روشنی اس روشنی سے زیادہ ہوگی۔ جس کو گھر میں طلوع ہونے والا آفتاب پھیلا رہا ہے۔ اور جب کہ والدین کے لئے یہ ذخیرہ ہے تو خود پڑھنے والے کے اجر کا اندازہ کرلیا جائے کہ کس قدر ہوگا۔

حاکم نے بریدہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کو ایک تاج پہنایا جائے گا جو نور سے بنا ہوگا اور اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جائیں گے کہ تمام دنیا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی وہ عرض کریں گے یا اللہ یہ جوڑے کس صلہ میں ہیں تو ارشاد ہوگا تمہارے بچہ کے قرآن شریف پڑھنے کی وجہ سے۔ (حاکم صفحہ ۵۶۸، جلد ۱، فضائل قرآن، صفحہ ۲۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے اپنے لڑکے کو قرآن کی تعلیم دی اس کے والد کو قیامت کے دن جنت میں تاج پہنایا جائے گا۔

(مجمع الزوائد، صفحہ ۱۶۹)

امام شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے شاطبیہ میں حدیث بالا کے مفہوم کو نظم میں پیش کرتے ہوئے کہا ہے: هنيأ مريئاً والداک عليهما ملابس انوار من التاج و الحلى

فما ظنكم بالبخل عند جزائه اولائک اهل الله والصفوة الملأ

ترجمہ: خوش نصیبی اور مبارک ہو تمہارے والدین کو ان پر چمک دار نور سے روشن تاج اور جوڑے اور زیورات ہوں گے۔ پس کیا گمان اس بچے کے بارے میں اس کو کیا بدلہ دیا جائے یہی اہل اللہ اور اللہ کے پسندیدہ لوگ ہیں۔

(۳۷) قرآن کی وجہ سے حافظ کا درجہ بلند

عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يرفع بهذا الكتاب اقواماً و يضع بها آخرين.

(مسلم صفحہ ۲۷۲، مشکوٰۃ، صفحہ ۱۸۴)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ پاک اس قرآن پاک کی وجہ سے بعض لوگوں کے درجہ کو بلند فرما دیتے ہیں اور بعض لوگوں کے درجہ کو پست فرما دیتے ہیں۔

ف: مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک ذریعہ اور سبب ہوتا ہے۔ دنیا اور آخرت کے

بلندی درجات کا۔ چنانچہ قرآن کے حفظ اور حافظ قرآن ہونے کی وجہ سے وہ تمام لوگوں سے معزز ہوتا ہے۔ اس کا اکرام کیا جاتا ہے۔ ماہ مبارک میں جب یہ حفاظ کلام پاک تراویح میں پڑھاتے ہیں تو لوگوں میں کس درجہ باعث اکرام ہوتے ہیں۔ کھانے پینے اور رہنے سہنے میں ان کو کس درجہ فوقیت دی جاتی ہے۔ اور کس قدر ان کا خیال کیا جاتا ہے۔ یہ قرآن ہی کی برکت کی وجہ سے تو ہے۔ اسی طرح قرآن کے علوم سے واقف علماء کا بھی لوگوں میں اکرام واحترام اسی قرآن کے باعث ہے۔ اسی طرح وہ حافظ جو امام ہو غریب ماحول میں کمتر ہو۔ قرآن کی بنیاد پر وہ بڑے بڑے حاکم وزراء جاہ ومال والے کی امامت کرتا ہے۔ اور یہ جاہ و مال والے اس کی ماتحتی اور اقتداء کرتے ہیں اس کے پیچھے صف میں ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ مقام اقتداء اور امامت کس وجہ سے ملا۔ قرآن پاک ہی کی وجہ سے تو۔ پس معلوم ہوا کہ قرآن پاک سے جہاں آخرت میں بلند وبالا مقام حاصل ہوگا اسی طرح دنیا میں بھی۔

عہد فاروقی میں قرآن کی برکت سے عہدہ قضاء

ملا علی قاری نے علامہ بغوی کی معالم کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نافع بن حارث کو مکہ کو گورنر بنادیا تھا۔ مقام عسفان میں حضرت عمر سے ملاقات ہوئی تو پوچھا تم نے مکہ میں نائب گورنر کس کو بنایا ہے۔ انہوں نے کہا ابن ابزی کو بنایا۔ کہا کون ابن ابزی۔ کہا ہمارے غلاموں میں سے ایک غلام ہے۔ اس پر حضرت عمر نے فرمایا ارے تم نے غلام کو ان پر حاکم بنادیا؟ اس پر انہوں نے کہا اے امیر المومنین وہ قرآن پڑھا ہوا ہے۔ فرائض سے واقف قاضی ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اللہ پاک اس قرآن کی وجہ سے بعض لوگوں کے مرتبہ کو بلند کرتے ہیں اور بعضوں کو پست کرتے ہیں۔ (مرقات، جلد۴، صفحہ ۳۳۸)

(۳۸) حفظ قرآن کی برکت سے امیر لشکر

عن ابی هريرة رضی الله عنه بعث رسول الله صلی الله عليه وسلم

بعثاً و هم ذو عدد فاستقرأهم فاستقرأ كل رجل منهم ما معه من القرآن فاتى على رجل من احدثهم سناً فقال ما معك يا فلان قال كذا و كذا و سورة البقرة فقال امعك سورة البقرة. قال نعم قال اذا فاذهب فانت اميرهم. (ترمذی، جلد۲، صفحہ ۱۱۶)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے متعدد افراد پر مشتمل ایک لشکر (جہاد) روانہ فرمایا۔ ان میں سے ہر ایک سے قرآن پڑھنے کے بارے میں معلوم کیا کہ کس نے کتنا قرآن حاصل کیا۔ جماعت میں سے ایک شخص جو کمسن عمر کا تھا حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے بھی معلوم کیا کہ تم کو کتنا قرآن یاد ہے۔ اس نے جواب دیا مجھے اتنا اتنا قرآن یاد ہے۔ اور سورہ بقرہ یاد ہے۔ آپ نے پوچھا اچھا تم کو سورہ بقرہ بھی یاد ہے۔ اس نے کہا ہاں یاد ہے۔ آپ نے اس پر فرمایا جاؤ تم ان سب کے امیر ہو۔

ف: دیکھئے۔ اس حدیث پاک میں یہ ذکر ہے کہ آپ نے کمسن صحابی کو سورہ بقرہ وغیرہ کے حافظ ہونے کی وجہ سے بڑی عمر والے پر امیر اور ذمہ دار بنادیا۔ یہ حفظ قرآن پاک کی برکت تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ حفظ قرآن کی برکت سے جہاں آخرت اور قیامت میں بلند و بالا درجات اور مراتب حاصل ہوں گے وہیں دنیا میں بھی مراتب اور بلند درجات کا باعث ہوگا۔ دیکھئے۔ آپ نے امارت کا عہدہ سورہ بقرہ کے حفظ کی وجہ سے دیا۔ پس اے لوگو! حفظ قرآن کی دولت سے مشرف ہو۔ دین دنیا کے بلند و بالا مراتب پاؤ گے۔

(۳۹) قرآن کی وجہ سے قاضی کا عہدہ

ان نافع بن عبدالحارث لقى عمر بعسفان و كان عمر يستعمله على مكة فقال من استعملت على اهل الوادى فقال ابن ابزى. قال و من ابن ابزى، قال مولى من موالينا قال فاستخلفت عليهم مولىً قال انه قارى لكتاب الله عزوجل و انه عالم بالفرائض قال عمر اما ان نبيكم صلى الله

علیہ وسلم قد قال اللہ ان اللہ یرفع بھٰذا الکتاب اقواماً و یفتح بہ آخرین.
(مسلم صفحہ ۲۷۲)

ترجمہ: نافع نے بیان کیا کہ ان کی ملاقات حضرت عمر سے مقام عسفان میں ہوئی اور حضرت عمر نے ان کو مکہ کا گورنر بنایا تھا۔ تو پوچھا کہ تم کس کو گورنر بنا کر آئے ہو۔ کہا کہ ابن ابزیٰ کو۔ حضرت عمر نے پوچھا کون ابن ابزیٰ۔ فرمایا جو ہمارے غلاموں میں سے غلام ہے۔ تو حضرت عمر نے فرمایا تم نے اپنا نائب غلام کو بنایا۔ تو نافع نے کہا وہ قاری قرآن ہے فرائض کا عالم ہے۔ اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا نہیں فرمایا تمہارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اللہ پاک نے فرمایا (حدیث قدسی ہے) کہ اللہ تعالیٰ اس قرآن کی وجہ سے بعض لوگوں کے مرتبہ کو بلند فرماتے ہیں اور بعض کے مرتبہ کو پست۔

ف: دیکھئے غلام خاندان سے ہوکر جو نہایت ذلیل اور پست قوم ہے۔ قرآن کی وجہ سے قاضی اور گورنر بنائے گئے۔ قرآن نے دنیا کی بلند بالا عزت سے نوازا۔

یہ قرآن کی برکت ہے۔ اس سے دنیا کی عزت وجاہت مرتبہ اور آخرت کی بیش بہا دولت بھی ملتی ہے۔

دیکھئے کتنے حافظ قاری اور عالم قرآن دینی عہدہ پر ہیں۔ عوام ان کے سامنے عقیدت مندانہ آتے ہیں۔

اسی طرح کتنے امام جو ماحول اور عزت کے اعتبار سے پست اور غریب ہوتے ہیں ان کے پیچھے بڑے بڑے معزز اور جاہ وحشم والے نماز پڑھتے ہیں۔ ان کی مجلس میں دوزانو ادب سے بیٹھتے ہیں۔ جان مال سے ان کی خدمت کرتے ہیں اکرام کرتے ہیں۔ یہ کس کی وجہ سے ہے۔ قرآن کی وجہ سے۔

اے بچو! خوب اچھی طرح قرآن یاد کرلو۔ اس پر عمل کرلو اپنے کو متقی پرہیزگار بنالو۔ پھر قرآن کے برکات کو دنیا اور آخرت میں دیکھو۔

(۴۰) جس کے سینہ میں قرآن پاک پھر وہ دنیادار مالدار کو اپنے بہتر سمجھے تو قرآن کی توہین

عن رجاء الغنوی قال النبی صلی الله علیه وسلم من اعطاه الله حفظ کتابه لو ظن ان احدا اوتی افضل مما اوتی فقد غمط اعظم النعم.

(بیہقی فی الشعب صفحہ ۵۲۳، جلد ۲)

ترجمہ: رجاء غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ پاک نے اپنی کتاب قرآن کا حافظ بنایا۔ پھر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس سے کوئی (دنیا دار مالدار) بہتر (افضل یا بڑا ہے) جو اسے دیا گیا ہے۔ تو اس نے اس عظیم ترین نعمت کی توہین کی۔

ف: اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے کہ جس نے قرآن پاک حاصل کیا پھر اپنے سے دوسرے کو بہتر سمجھا تو اس نے اللہ کی بڑی نعمت کو حقیر سمجھا۔

(اتحاف السعادہ۔ صفحہ ۴۶۳)

ان روایتوں سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک جیسی دولت جس کے سینہ میں ہو اور پھر بھی وہ کسی دنیادار مالدار پر رشک کرے۔ اس کو دنیا کی بنیاد پر مال کی بنیاد پر، زبان سے یا مال اور برتاؤ سے افضل و بہتر سمجھے تو اس نے اللہ کے کلام کی تحقیر کی اور اللہ کو ناراض کیا۔

اے حافظو اور قاریو! اگر چہ تم دنیا اور مال میں کمتر ہو مگر تمہارے سینہ کے قرآن نے تم کو سب سے بہتر اور معزز بنادیا ہے۔

لہٰذا کسی دنیادار کے سامنے گھٹنے مت ٹیکو اور اس کے سامنے پستی اور ذلت سے مت پیش آؤ۔ اپنی غربت پر صبر کرلو۔ آخرت میں اپنا درجہ ان دنیاداروں اور مالداروں پر بلند اور فائق پاؤ گے۔

(۴۱) اے حافظو! قرآن کثرت سے پڑھا کرو ورنہ سینہ سے یہ دولت نکل جائے گی

عن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما مثل صاحب القرآن كمثل صاحب الابل المعلقة ان عاهد عليها امسكها و ان اطلقها ذهبت. (بخاری صفحہ۷۵۲،بیہقی فی الشعب جلد۲،صفحہ۳۴۳)

ابی موسیٰ عن النبی صلى الله عليه وسلم قال لغاهدوا القرآن فو الذی نفسی بیده لهو اشد تفصيا من الابل فی عقلها.

(بخاری صفحہ۷۵۳،مسلم ۲۶۷،ابن ابی شیبہ صفحہ۴۷۷،جلد۱)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حافظ قرآن باندھے اونٹ والے کی طرح ہے۔ اگر وہ اس کی نگرانی کرتا ہے تو رکا رہتا ہے۔ اگر چھوڑ دیتا ہے تو غائب ہو جاتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پاک کی خبر گیری کیا کرو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ یہ سینوں سے بہت جلد نکل جاتا ہے۔ بمقابلہ اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔

ف: مطلب یہ ہے کہ محض شوق و رغبت میں قرآن کا حفظ کر لینا کافی نہیں بلکہ اس کے یاد رکھنے کی صورت کا اختیار کرنا ضروری ہے۔ اس کی سب سے بہتر صورت نوافل اور نمازوں میں پڑھنا ہے۔

اور کثرت سے شب و روز تلاوت کرنا ہے۔ چنانچہ امام مسلم نے حضرت موسیٰ بن عقبہ کی حدیث میں ذکر کیا ہے کہ اذا قام صاحب القرآن فقرأه بالليل و النهار ذكره و ان لم يقم به نسبيه. (مسلم جلد۱،صفحہ۲۶۷) اگر حافظ قرآن نماز میں قرآن پڑھے گا۔ شب و روز اس کا ورد رکھے گا تو اسے یاد رہے گا۔ ورنہ تو بھول جائے گا۔ اور یہ عظیم

دولت سینہ سے نکل جائے گی۔ اور بیش بہا فضائل سے محروم ہو جائے گا۔ حضرت ابن عمر سے بھی روایت اسی طرح ہے۔ (کنز العمال، جلد ۱، صفحہ ۲۰۷)

خیال رہے کہ اس دولت عظیم کے حاصل ہو جانے کے بعد اس کو باقی رکھنے کی فکر کرے، فضائل قرآن میں ہے کہ اگر کسی شخص کی طرف سے بے توجہی پائی جاتی ہے تو اس سے بھلا دیا جاتا ہے۔ صفحہ ۵۵

حفظ قرآن کے بعد قرآن پاک کو سینہ میں رکھنے کے مختلف طریقے:

۱) کم از کم ایک پارہ نفلوں میں ہمیشہ پڑھنے کا معمول بنالو۔ سب سے سہل مغرب کے بعد دو رکعت نفل میں پڑھنا ہے۔ اس پر مداومت کرنے والا خدا کا مقرب اور ولی ہو جاتا ہے۔

عزیزو! ہو سکے تو طالب علمی زمانہ سے اس کی عادت ڈالو۔ جس کی عادت بچپن میں ہو جاتی ہے اس پر ہمیشہ عمل کرنا آسان رہتا ہے۔ مشاغل اور مصروفیت بھی اسے نہیں روکتی۔

۲) ہمیشہ کچھ زبانی پڑھنے کا معمول رکھو۔ کم از کم ۳ پاروں کا معمول رہے۔

۳) کثرت سے جب موقع ملا فرصت پائی تلاوت کا معمول رکھے۔ اس کے لئے ہمیشہ سفر حضر میں اپنا قرآن اپنے ساتھ رکھے۔

عزیزو! جس طرح اور سامان سفر ضروری سمجھ کر رکھتے ہو اسی طرح سفر کی نوبت آئے تو اپنا قرآن ساتھ ہو جب موقعہ ملے تلاوت کرو۔ سفر کی ظلمت کو نور الٰہی سے روشن کرلو۔

۴) ہفتہ میں ایک ختم قرآن کا معمول رکھو۔ جو بکثرت اللہ کے برگزیدہ بندوں کا معمول رہا ہے۔

۵) تراویح میں التزام اور اہتمام کے ساتھ قرآن پاک سناؤ۔ ماہ مبارک کی تراویح کا قرآن ہرگز ناغہ مت ہونے دو۔ مسجد میں سنانے کا موقعہ نہ ملے تو کوئی بات نہیں۔

اپنے گھر میں ماؤں بہنوں وپڑوس کی عورتوں کو جمع کر کے پردہ کے ساتھ سناؤ۔
حضرات صحابہ نے اپنے گھروں میں تراویح پڑھی ہے۔ اس طرح تمہارا گھر بھی قرآن کے برکات سے منور ہوجائے گا۔ اور گھر وغیرہ کی عورتیں بھی تراویح پڑھ لیں گی۔ ورنہ عموماً غفلت کی وجہ سے ان کی تراویح رہ جاتی ہے۔ کیا خوب ہوتا کہ ہر گھر ماہ مبارک میں قرآن کی آواز سے معمور ہوتا۔

۶) اپنے احباب، ساتھیوں، اور رفقاء کو جمع کرلیں کسی دوکان، بنگلہ وغیرہ میں ہی قرآن سنادیا کریں۔ ادھر حفاظ کرام کو بھی موقع مل جائے گا ادھر قرآن کی برکات سے وہ جگہ بھی بابرکت ہوجائے گی۔ اس طرح محض مسجد کے بھروسے نہ رہ کر قرآن سنانے کی دولت سے محروم نہ رہیں گے۔

۷) گناہوں سے بچنے کا بہت اہتمام کریں۔ ماحول میں رائج گناہ جس کا ارتکاب عموماً آسان ہوتا ہے۔ مثلاً نماز کا ترک، جماعت کی بے اہتمامی، ٹی وی دیکھنا وغیرہ۔ چونکہ گناہ ظلمت اور تاریکی ہے اور غضب الٰہی کا باعث ہے۔ اور قرآن نور الٰہی ہے۔ رحمت الٰہی کا باعث ہے۔ اور نور وظلمت، رحمت وغضب دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے۔ پس اگر بے دینی اختیار کروگے گناہ کا کام کروگے یہ قرآن ناراض ہوکر نکل جائے گا۔ دین ودنیا کی عظیم بیش بہا دولت سے محروم ہوجاؤگے۔

(۴۲) اے حافظو! نماز اور نوافل میں قرآن پڑھنے کی عادت ڈالو اس کا حق ادا کرو

عن عبیدہ الملیکی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اھل القرآن لا تتوسدوا القرآن، واتلوہ حق تلاوتہ من آناء اللیل و النھار. (مختصراً، مشکوۃ، ص ۱۹۲، بیہقی فی الشعب۔)

عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے قرآن

والو! قرآن سے تکیہ مت لگاؤ۔ اور دن ورات اس کی ایسی تلاوت کرو جیسا کہ اس کا حق ہے۔

ایک روایت میں ہے استذکروا القرآن ہے۔(مشکوۃ صفحہ ۱۹۰) جس کا مفہوم مشکوۃ میں ای واظبوا علی تلاوته و اطلبوا من انفسکم المذاکرة و المحافظة ...... ای لا تقصروا فی معادته (مرعاۃ، جلد ۷، صفحہ ۲۶۳)

یعنی تلاوت پر ہمیشگی کرو۔ بار بار اسے ایک دوسرے کو سناتے رہو۔ اس کے حفاظت کی فکر کرو۔ ہمیشگی تلاوت میں کوتاہی نہ کرو...... اور حق تلاوت ادا کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے آداب کی رعایت کرتے ہوئے تلاوت کرو۔ یعنی تلاوت کرتے وقت باتیں نہ کرو۔ ادھر ادھر کی حرکت نہ کرو۔ ترتیل تجوید کے ساتھ آہستہ آہستہ کرو۔ جلدی جلدی نہ کرو کہ حروف کٹے۔ خشوع کے ساتھ کلام الٰہی سمجھ کر کرو۔

نیز حافظ قرآن کا یہ بھی حق ہے کہ اسے نماز میں پڑھے۔ نوافل میں پڑھنے کا اہتمام کرے۔ خصوصاً نفل اوابین میں کم از کم ایک پارے کا التزام رکھے۔ نماز میں قرآن پڑھنے سے یاد میں پختگی پیدا ہوتی ہے۔ اور قرآن کا نور اس کی حلاوت دل میں سرایت کرتی ہے۔ نوافل میں اہتمام سے قرآن پڑھنے والا قرب الٰہی اور ولایت کی دولت سے مشرف ہوتا ہے۔ یہ بڑی عظیم بیش بہا دولت ہے اسے نہ چھوڑو۔

(۴۳) اس حافظ کا مقام جو نفلوں میں قرآن پڑھتا ہو

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تعلموا القرآن فاقرأوه فان مثل القرآن لمن تعلم. فقرأ و قام به. كمثل جراب ممسكا تفوح ريحه كل مكان و مثل من تعلمه فرقد و هو فی جوفه لمثل جراب اوكی علیٰ مسک.

(مشکوۃ ص ۱۸۷، ترمذی ص ۱۱۶، ابن ماجہ صفحہ ۱۹، نسائی صفحہ)

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه

وسلم ایحب احدکم اذا رجع الی اھلہ ان یجد فیہ ثلث خلفات عظام سمان قلنا نعم، قال فثلث آیات یقرأبھن احدکم فی صلوتہ خیر لہ من ثلث خلفات عظام سمان. (مسلم صفحہ ۲۷۰، مشکوۃ صفحہ ۱۸۳، ترغیب صفحہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن سیکھو اور اس کی تلاوت کرو۔ اس لئے کہ قرآن کی مثال اس شخص کے اعتبار سے جو اسے سیکھے پھر نماز میں پڑھے اس پر عمل کرے ایسی ہے جیسے کوئی مشکیزہ جو مشک سے بھرا ہو۔ اس کی خوشبو نکل کر تمام جگہ کو معطر کر رہی ہو۔ اور اس کی مثال جس نے قرآن سیکھا تو مگر اپنے سینہ میں لے کر سو رہا (نفل اور تہجد میں نہیں پڑھا) ایسی ہے جیسے مشک سے بھرا تھیلا جس کو اوپر سے باندھ دیا گا ہو (کہ اس کی خوشبو باہر نہ جا رہی ہو)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم اسے پسند نہیں کرتے کہ جب تم گھر آؤ۔ تو ۳ر موٹی اونٹنیاں لے کر آؤ۔ صحابہ نے فرمایا ہاں۔ آپ نے فرمایا جو تم میں سے ۳ر آیتیں نماز میں پڑھے یہ بہتر ہے کہ وہ ۳ موٹی اونٹنیاں لے کر آئے۔

ف: قرآن پڑھنے اور اس کی تلاوت کا بہت ثواب ہے۔ اگر قرآن نماز میں پڑھی جائے نفلوں میں اس کا ورد اور معمول رہے تو بہت زیادہ ثواب ہے۔ اور ایسے حافظ کی بھی بہت فضیلت ہے۔ اللہ کا مقرب بندہ ولایت کا حامل ہے۔ ایسے حافظ کی مثال مشک سے بھرے اس تھیلے کے مانند ہے جس کا منہ کھلا ہو اور اس کی خوشبو پھیل کر فضا کو معطر کر رہی ہو۔ اسی طرح ایسا حافظ خود بھی برکت اور نفع سے پُر ہے اور دوسروں کو بھی نفع اور برکت پہنچا رہا ہے۔

چنانچہ مرقات میں ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ اس کی برکت پڑھنے والے سے پڑھ کر اس کے گھر اور سامعین کو پہنچتی ہے۔ یعنی اس کی برکتیں اسے بھی ملیں گی اور دوسرے بھی فیضیاب ہوں گے۔

آپ نے نماز میں قرآن پڑھنے کا ثواب بیان کیا۔ یہ سمجھانے کے لئے بیان کیا

ہے کہ ۳۰ آیتوں کا ثواب ۳۰ موٹی اونٹیوں سے زائد ہے۔ اور ایک اونٹنی کی قیمت ۱۰ ہزار مانی جائے تو ۳۰ آیتوں کا ثواب ۳۰ ہزار کے قریب ہوگا۔ یہ بھی ایک تمثیل ہے ورنہ تو ساتوں آسمانوں ساتوں زمین ایک آیت کی برابری نہیں کرسکتی۔

پھر خیال رہے کہ نماز میں قرآن کا ثواب بہت زائد ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے نماز سے باہر کے مقابلہ میں نماز میں قرآن پڑھنا افضل ہے۔ یعنی زائد ثواب ہے۔ (کنز العمال ج۱ صفحہ ۵۱۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ نماز میں کھڑے ہوکر پڑھنے کا ثواب ایک حرف پر ایک سو نیکی ہے۔ اور بیٹھ کر پڑھنے پر پچاس اور نماز سے باہر پڑھنے پر دس نیکی کا۔ (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۵۴۱)

حضرت ابن عباس کی ایک روایت میں ہے کہ جو قرآن پڑھے۔ پھر اسے شب و روز نماز میں پڑھے اس کے حلال و حرام کی پرواہ کرے یعنی تقویٰ اور دینداری کے ساتھ رہے تو اللہ پاک اس کے گوشت اور خون پر جہنم کو حرام فرمادیں گے۔ اور اس کے دوست اور احباب معزز مکرم فرشتے بنادیں گے۔ (یعنی انہیں ملائکہ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا رہنا سہنا ہوگا) پھر یہ قرآن قیامت کے دن اسکے حق میں حجت بنے گا۔ یعنی شفاعت اور جنت کا باعث۔

آہ! سبحان اللہ۔ کیا فضیلت اور ثواب اور مقام ہے۔ قرآن پاک کا نماز میں پڑھنے کا۔

اے اللہ کے برگزیدہ بندو حافظو! خدائے پاک نے تمہارے سینہ میں اپنا متبرک معزز کلام محفوظ رکھا ہے۔ تو تم اس کا حق ادا کرو اس سے خوب دولت آخرت لوٹو۔ جب موقعہ فرصت ہو نماز میں تلاوت کیا کرو۔ نفلوں میں تلاوت کیا کرو۔ یہ کوئی مشکل نہیں آسان ہے۔ ارادہ کرکے دیکھو۔ بڑی حلاوت اور شیرینی محسوس کروگے۔ اگر ایک ایک پاؤ کم از کم فرض نماز کی سنتوں میں پڑھ لیا کرو تو کیا مشکل ہے۔ مغرب کے بعد نفل اوابین میں جو آموختہ آدھ پارہ سناتے ہو پڑھ لیا کرو۔ خوب پختہ ہوجائے گا۔ اگر اساتذہ حفظ کے بچوں کو اس بات کی عادت ڈالیں اور مشق کرائیں آموختہ آدھا پارہ مغرب کے بعد نفل میں پڑھ لیا کریں۔ دور والے ایک پارہ پڑھ لیا کریں۔ اسی طرح ماہ مبارک میں نفل اوابین اور

تہجد میں پڑھنے کا معمول بنالیں تو یاد بھی پختہ۔ اور ثواب کا ایک عظیم ذخیرہ۔ قرآن کی حلاوت کا مزہ پھر طالب علمی دور میں عادت ہوگی۔ تو بعد میں بھی فارغ ہونے کے بعد نماز اور نفلوں میں پڑھنا آسان اور سہل ہوگا۔ اور دنیا اور آخرت میں بے شمار برکتوں اور نعمتوں کا باعث ہوگا۔

(۴۴) قرآن پاک کا دور کرنا نبی پاک اور جبرئیل امین کی سنت ہے خصوصاً رمضان میں

عن فاطمة اسر الّى النبى صلى الله عليه وسلم ان جبرئيل بعارضى بالقرآن كل سنة و انه عارضى العام مرتين. (بخاری، صفحہ ۷۴۸)

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال كان يعرض على النبى صلى الله عليه وسلم القرآن كل عام مرة فعرض عليه مرتين فى العام الذين قبض. (صفحہ ۷۴۸)

عن ابن عباس رضى الله عنه...... كان يلقاء جبرئيل فى كل ليلة من رمضان فيدارسه القرآن. (بیہقی فی الشعب، صفحہ ۴۱۴، بخاری صفحہ ۷۴۸)

ترجمہ: حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ حضرت جبرئیل ہر سال قرآن کا میرے ساتھ دور کرتے تھے۔ اور امسال دو مرتبہ کیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام ہر سال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ قرآن سناتے تھے اور ماہ مبارک کی ہر شب میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لاتے اور آپ کے ساتھ دور کرتے۔

ف: یدارسہ کا مفہوم دور کرنا ہے۔ باہم دو شخص ایک دوسرے کا سنے پھر سنائے۔

چنانچہ ایک سال میں جتنا قرآن نازل ہوتا اتنے کا آپ دور کرتے۔ پھر آخر سال جب پورا کلام پاک مکمل ہوگیا تو پورے کلام پاک کا دور مستحکم ہونے کی وجہ سے دو مرتبہ کیا۔

حافظ ابن حجر نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ آپ اور جبرئیل علیہما الصلاۃ والسلام ایک دوسرے کو قرآن پاک سناتے۔ (فتح الباری، جلد ۹، صفحہ ۴۴)

پس درجہ حفظ کے طلباء کا اور حفاظ کرام کا آپس میں دور کرنا مسنون ہوا۔ اس نیت سے دور کرے گا تو اس سنت کا ثواب ملے گا۔

خیال رہے کہ دور سے کلام پاک پختہ ہوتا ہے۔ خامیاں اور غلطیاں نکلتی ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ساتھ رمضان المبارک دور فرماتے۔ اس سے رمضان میں دور کرنے کی فضیلت معلوم ہوئی۔ حفاظ کرام تراویح میں کلام پاک سناتے ہیں۔ تراویح سے قبل یاد کرنا اور سنانا ضروری ہے تاکہ تراویح میں پریشانی نہ ہو۔ لہٰذا کسی کے ساتھ دور کرلیا کرے۔ رمضان میں دور کرنا کسی کو قرآن سنانا سنت ہے سنت کی نیت سے دور کرلو ثواب زیادہ پاؤ گے۔

(۴۵) اے حافظو! ایسا نہ ہو کہ قرآن تم پر لعنت کرے

عن انس رضی الله عنه قال رب تالٍ للقرآن و القرن يلعنه.

(اتحاف السادہ، ج ۴ صفحہ ۴۶۹)

قال بعض العلماء ان العبد ليتلوا القرآن فيلعن نفسه و هو لا يعلم بذلك يقول يقرأ الا لعنة الله على الظالمين و هو ظالم لنفسه الا لعنة الكاذبين و هو منهم. (اتحاف السادۃ: جلد ۴، صفحہ ۴۶۹)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ وہ قرآن پڑھتے ہیں اور قرآن ان پر لعنت کرتا ہے۔

بعض علماء نے بیان کیا کہ (بعض لوگ) تلاوت کرتے ہیں اور اپنے اوپر لعنت کرتے ہیں۔ لعنت مول لیتے ہیں اور وہ سمجھتے نہیں، مثلاً وہ پڑھتے ہیں۔ الا لعنة الله على الظالمين اور وہ خود ظالم ہوتے ہیں۔ پڑھتے ہیں الا لعنة الله على الكاذبين اور وہ خود جھوٹ بولنے والوں میں ہوتا ہے۔

مطلب یہ ہے بعض لوگ قرآن پڑھتے ہیں اوراس میں یہ آیت ہے لعنة اللہ علی الظالمین۔ظلم کرنے والوں پرلعنت ہو۔ لعنة الله علی الکاذبین جھوٹ بولنے والوں پرلعنت ہو۔ اور ادھر قرآن پڑھنے والا۔ خود لوگوں پر ظلم کرنے والا ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ خود جھوٹ بولنے والا ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں وہ خود اپنے اوپرلعنت کرنے والا ہوا۔ پس معلوم ہوا کہ جولوگ گناہ کبیرہ سے نہیں بچتے خدا کی نافرمانی کرنے میں دریغ نہیں کرتے۔ ذراسی مفاد کے لئے جھوٹ بول لیتے ہیں۔ دوسروں پر ناحق ظلم کرتے ہیں۔ ایسے لوگ قرآن کی لعنت اپنے اوپر لیتے ہیں۔

عزیزو بچو! تم اس قسم کی حرکت نہ کرو۔ اپنے ساتھیوں پر ظلم نہ کرو۔ بالکل جھوٹ نہ بولو۔ ہر قسم کے گناہ خلاف شریعت امور سے بچو۔ تاکہ قرآن کی لعنت سے محفوظ رہو۔ اوراس کے دینی ودنیاوی برکات حاصل کرسکو۔ گنہگار خدا کی رحمت وبرکت کا مستحق نہیں۔ لا ینال عهد الظالمین۔

(٤٦) اے قرآن والو! فرض نماز میں کوتاہی مت کرو ورنہ بہت خوفناک سزا پاؤ گے

عن سمرة بن جندب ...... و انا اتینا علی رجل مضطجع و اذا آخر قاءم علیه بصخرة و اذا هو یهوی بالصخرة لراسه فیثلغ راسه فیتدهده الحجر ههنا فیتبع الحجر فیاخذه فلا یرجع الیه حتی یصح راسه کما کان.

اما الرجل الاول الذی اتیت علیه یثلغ راسه بالحجر فانه الرجل یاخذ القرآن فیرفضه و ینام عن الصلوٰة المکتوبة. (بخاری جلد۲، صفحہ ۱۰۴۴، مشکوٰۃ ص ۳۹۵)

ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) میں ایک آدمی کے پاس آیا جو لیٹا ہوا تھا اور دوسرا شخص اس کے سر کے پاس کھڑا ایک بڑے چٹان سے اس کے سر پر مار رہا تھا۔ جس سے اس کا سر پاش پاش ہو جاتا۔

آج مدارس تو بہت ہیں مگر حسن تربیت حسن تعلیم کا فقدان ہے۔ آزاد مدرسہ میں پہنچ کر پیارے بچو اپنی عمروں کو ضائع نہ کرو۔ بڑے بزرگوں اور معلومات رکھنے والوں سے مشورہ کر کے اچھے مدرسہ کا انتخاب کرو تا کہ اچھی تعلیم ہو۔ اور کچھ بن کر نکلو۔

(۴۸) قرآن پڑھنے والا خدا سے مانگے بندوں سے نہ مانگے

عن عمران بن حصين انه مر على قاصٍ يقرأ ثم يسئل فاسترجع ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قرأ القرآن فليسأل الله به فانه سيجئى اقوام يقرؤن القرآن يسئلون به الناس۔

(ترمذی، صفحہ ۱۱۹، احمد، مشکوٰۃ، صفحہ ۱۹۳، ابن ابی شیبہ، صفحہ ۴۸۰)

ترجمہ: حضرت عمران رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایسے قصہ گو پر گزرے جو قرآن پڑھ کر لوگوں کو سنا رہا تھا اور مانگ رہا تھا۔ اس پر انہوں نے (مارے شدت غم افسوس کہ) انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور کہا میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو قرآن پڑھے (قاری یا حافظ) اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرے۔ عنقریب ایک جماعت آئے گی جو قرآن پڑھے گی اور لوگوں سے مانگے گی۔

ف: اس حدیث پاک میں حافظ قاری کو خصوصیت کے ساتھ تاکید ہے کہ وہ خدا سے ہی مانگے۔ قرآن کا رابطہ یا ذریعہ بنا کر لوگوں سے نہ مانگے۔ چنانچہ اس دور میں بیشتر حفاظ کرام تراویح سنا کر لوگوں سے مال حاصل کرتے ہیں اور اس مقام پر سناتے ہیں جہاں زیادہ سے زیادہ رقم ملے اپنے گاؤں اور علاقے کو خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ دور دراز کا سفر روپیہ ہی کی وجہ سے تو کرتے ہیں۔ یہ سوال دل سے ہے۔ نیت روپیہ کی ہوتی ہے۔

اللہ کے واسطے اس وعید سے بچ جاؤ۔ قرآن سے بالقصد مال حاصل مت کرو۔ کل مرنے کے بعد قدم قدم پر اس قرآن کی برکتوں کو دیکھو گے۔ آخرت کا عظیم ثواب پاؤ گے۔

وسلم ليس منا من لم يتغن بالقرآن. (بخاری، صفحہ ۱۵۷، ابوداؤد صفحہ ۲۰۷)

عن حذيفة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرأوا القرآن بلحون العرب و اصواتها. (مشکوٰۃ، صفحہ ۱۹۱)

ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کو خوش آوازی (حسن تجوید) کے ساتھ مزین کرو۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن پاک کو اچھی آواز (رعایت تجوید) کے ساتھ نہ پڑھے ہم میں سے نہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن پاک کو عربی لہجے اور اس کی آواز میں پڑھو۔

ف: حدیث پاک میں ترغیب دی گئی ہے اور تاکید کی گئی ہے کہ قرآن کو اچھی آواز اور تجوید کی رعایت کے ساتھ پڑھو۔

ملا علی قاری شرح میں لکھتے ہیں: المراد تزيينه بالترتيل و التجويد۔ جلد ۵، صفحہ ۷)

پس معلوم ہوا کہ قرآن کو تجوید اور اصولِ قواعد کی رعایت کے ساتھ پڑھنے اور حفظ کرنے کا حکم ہے۔

بہت سے طلباء کو دیکھا گیا ہے کہ بہت جلدی جلدی قرآن پڑھتے ہیں حروف کی ادائیگی صحیح نہیں ہوتی حروف کٹ جاتے ہیں سو یہ بہت بڑی بری بات ہے۔ قرآن کا حق ضائع ہو جاتا ہے۔ صحیح کرنے کے لئے ان کو بعد میں ڈبل اور پریشان کن محنت کرنی پڑتی ہے۔

اے حفظ کرنے والے طلبا اور بچو! قرآن پاک شروع سے ہی تجوید کے ساتھ یاد کرو بہت سے مدرسوں میں تجوید کی رعایت کے ساتھ حفظ کی تعلیم نہیں ہوتی ہے وہاں مت پڑھو۔ ایسے مدرسہ کا انتخاب کرو جہاں تجوید اور مخارج کی رعایت کے ساتھ حفظ کی تعلیم ہوتی ہو جہاں کا ماحول حسن تعلیم اور تجوید کے ساتھ پڑھانے کا ہو وہ مدرسہ اختیار کرو۔ ایسے استاذ کو منتخب کرو جو حفظ قرأت میں تجوید کی رعایت کرتا ہو۔ تاکہ قرآن کا حفظ بہتر طور پر ہو سکے۔

آج مدارس تو بہت ہیں مگر حسن تربیت حسن تعلیم کا فقدان ہے۔ آزاد مدرسہ میں پہنچ کر پیارے بچو اپنی عمروں کو ضائع نہ کرو۔ بڑے بزرگوں اور معلومات رکھنے والوں سے مشورہ کر کے اچھے مدرسہ کا انتخاب کرو تا کہ اچھی تعلیم ہو۔ اور کچھ بن کر نکلو۔

(۴۸) قرآن پڑھنے والا خدا سے مانگے بندوں سے نہ مانگے

عن عمران بن حصين انه مر على قاص يقرأ ثم يسئل فاسترجع ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قرأ القرآن فليسأل الله به فانه سيجنى اقوام يقرؤن القرآن يسئلون به الناس.

(ترمذی، صفحہ ۱۱۹، احمد، مشکوٰۃ، صفحہ ۱۹۳، ابن ابی شیبہ، صفحہ ۴۸۰)

ترجمہ: حضرت عمران رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ ایسے قصہ گو پہ گزرے جو قرآن پڑھ کر لوگوں کو سنا رہا تھا اور مانگ رہا تھا۔ اس پرانہوں نے (مارے شدت غم افسوس کہ) انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھا اور کہا میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو قرآن پڑھے (قاری یا حافظ) اللہ تعالیٰ سے ہی سوال کرے۔ عنقریب ایک جماعت آئے گی جو قرآن پڑھے گی اور لوگوں سے مانگے گی۔

ف: اس حدیث پاک میں حافظ۔ قاری کو خصوصیت کے ساتھ تاکید ہے کہ وہ خدا سے ہی مانگے۔ قرآن کا رابطہ یا ذریعہ بنا کر لوگوں سے نہ مانگے۔ چنانچہ اس دور میں بیشتر حفاظ کرام تراویح سنا کر لوگوں سے مال حاصل کرتے ہیں اور اس مقام پر سناتے ہیں جہاں زیادہ سے زیادہ رقم ملے اپنے گاؤں اور علاقے کو خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ دور دراز کا سفر روپیہ ہی کی وجہ سے تو کرتے ہیں۔ یہ سوال دل سے ہے۔ نیت روپیہ کی ہوتی ہے۔

اللہ کے واسطے اس وعید سے بچ جاؤ۔ قرآن سے بالقصد مال حاصل مت کرو۔ کل مرنے کے بعد قدم قدم پر اس قرآن کی برکتوں کو دیکھو گے۔ آخرت کا عظیم ثواب پاؤ گے۔

(۴۹) اہل قرآن کو تاکید کہ قرآن دنیا کمانے کا بالقصد ذریعہ نہ بنائیں

عن عبیدة المليكي قال قال صلى الله عليه وسلم يا اهل القرآن .... و لا تعجلوا ثوابه فان له ثواباً. (مشکوٰۃ، صفحہ۱۹۲، بیہقی جلد۲، صفحہ ۳۵۰)

ترجمہ: حضرت عبیدہ ملیکی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے قرآن والو (حفاظ کرام اور قاریان صاحبان) اس قرآن کا بدلہ دنیا میں مت چاہو۔ اس کا بڑا عظیم بدلہ (آخرت میں) ہے۔

ف: اس حدیث پاک میں حافظ قرآن کو کئی نصیحتیں کی گئی ہیں۔ جس کا بیان صفحہ پر ہے۔ قرآن کے متعلق حفاظ اور قاریوں کو خصوصی تاکید کی گئی ہے کہ اس کا بدلہ دنیا میں مت چاہو۔ اس کو پڑھ کر اس کی تلاوت کر کے اس کا فائدہ اور عوض دنیا میں مت لو کہ آخرت میں بڑا عظیم بدلہ اس کا پاؤ گے۔ دنیا میں ہی اس کا حقیر بدلہ لو گے تو آخرت کے عظیم اور بیش بہا بدلے سے محروم ہو جاؤ گے۔ جیسا کہ قرآن میں ہے۔ و ما له في الآخرة من نصيب۔

اس پرفتن دور میں قرآن پڑھ کر یا اس کی تلاوت کر کے بدلہ لینے کی مختلف شکلیں رائج ہیں۔

۱) تراویح پڑھا کر رقم اور مال حاصل کرنا، تراویح میں قرآن سنانا خالص عبادت اور تقرب الٰہی کا باعث ہے۔ اور عبادت میں مال وزر کے حاصل کرنے کا ارادہ ونیت ناجائز ہے۔ اور اس پر مال کا حاصل کرنا خواہ خوشی سے بلا طلب و مانگے دیں۔ ناجائز ہے۔ اس میں سنانے والے کی نیت مال کے حصول کی ہوتی ہے۔ جس کی علامت یہ ہے کہ اپنے علاقے اور گھر کو چھوڑ کر دوسری جگہ اور علاقے کا سفر کرتے ہیں۔ مال کا پتہ چلاتے ہیں کہ سال گزشتہ کتنا ملا تھا۔ اسی کے اعتبار سے رائے قائم کرتے ہیں۔ کم ملنے پر شکایت کرتے ہیں۔ یہ سب مال حاصل کرنے کی نیت نہیں

تو اور کیا ہے۔

۲) اسی طرح قرآن خوانی کی خلاف سنت رسموں میں لوگوں کے گھر دوڑے پھرتے ہیں اور یہ ارادہ اور ذکر کرتے ہیں کہ فلاں فلاں چیزیں وہاں ملیں گی جن کے یہاں زیادہ کھانے پینے کا حساب ہوتا ہے ان کو ترجیح دیتے ہیں۔ جب نیت میں خلوص نہیں بلکہ فتور تو ان کو ثواب نہیں ملے گا۔ جب ان کو نہیں ملے گا تو کہاں سے بخشیں گے۔

لہٰذا اے قرآن والو! ایسے امور سے بچو۔ تاکہ دنیا کے بدلہ آخرت میں ثواب پاؤ۔

بدعت اور رسم سے بچاؤ کل قیامت میں بلند و بالا درجہ پاؤ۔

(۵۰) قرآن کو حصول جنت کا ذریعہ بناؤ اس سے دنیا اور مال حاصل نہ کرو

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول تعلموا القرآن و سلوا به الجنه. قبل ان یتعلم قوم یسألون به الدنیا فان القرآن یتعلمه ثلاثة. رجل یباهی به و رجل یستاکل به و رجل یقرأ الله عزوجل. (بیہقی فی الشعب صفحہ ۵۳۴)

قال عبدالله بن مسعود انه سیجیء زمان یسئل فیه القرآن فاذا سألوکم فلا تعطوهم. (بیہقی)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن سیکھو (حافظ یا قاری بنو) اور اس کے ذریعہ جنت کا سوال کرو۔ اس سے پہلے کہ (تمہارے بعد) ایک قوم آئے گی جو اس کے ذریعہ سے دنیا حاصل کرے گی۔

سو قرآن کو تین قسم کے لوگ سیکھتے ہیں: (۱) وہ آدمی جو اس کے ذریعہ فخر اور غرور کرتا ہے۔ (کہ میں بہترین قاری ہوں میرا کوئی مثل نہیں) (۲) وہ آدمی جو اس کو کھانے کا ذریعہ بناتا ہے۔ (۳) خدا کے واسطے پڑھتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا عنقریب ایک زمانہ آئے گا لوگ قرآن پڑھ کر سوال کریں گے۔ (خواہ زبان سے یا دل یا ارادے سے جب وہ اس سے سوال کریں تو ان کو مت دو۔

ف: اس حدیث پاک میں ایسے لوگوں کے آنے اور ہونے کی پیشینگوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے جو قرآن سے آخرت کے ثواب اور رضا الٰہی کے بجائے اس کی تلاوت اور اس کا سنانا صرف اس وجہ سے کریں گے کہ ان کو مال مل جائے۔ سو یہ پیشینگوئی اس زمانہ میں پوری ہو گئی۔

۱) چنانچہ اس وعید میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو مسجدوں میں قرآن کی آیتیں پڑھتے ہیں اور کپڑا بچھا دیتے ہیں تا کہ لوگ ان کو روپیہ دیں۔

۲) وہ لوگ بھی داخل ہیں جو ایصال ثواب کے لئے تلاوت کرتے ہیں اور لوگوں سے مال لیتے ہیں۔

۳) وہ حفاظ کرام بھی داخل ہیں جو سفر کر کے مشہور شہروں میں جاتے ہیں تا کہ ان کو تراویح کے بعد زیادہ سے زیادہ مال ملے۔

۴) وہ پڑھنے والے قراء بھی داخل ہیں جو انعامی جلسوں میں اس نیت سے شریک ہوتے ہیں کہ بڑھیا پڑھ کر لوگوں سے انعام کی شکل میں مال حاصل کریں۔ اور لوگوں میں اچھے قاری ہونے کا نام کریں گے اور جلسوں میں بلائے جائیں گے۔ سو ایسے لوگوں کو نہ آخرت میں ثواب نہ قرآن کا فائدہ۔

(۵۱) حافظو! تراویح سے مال حاصل کرو گے تو قیامت میں چہرہ پر گوشت نہ پاؤ گے

عن بریدة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

تاج پہنانے کا ذکر ہے۔ اور دونوں میں پڑھنے کے بعد عمل کی قید اور شرط ہے۔ اس کا مطلب بالکل واضح اور ظاہر ہے کہ بے عمل حافظ وقاری کو یہ فضیلت نہ ملے گی اور وہ قیامت کے دن قرآن کی ان برکتوں سے محروم رہے گا۔ نہ خود تاج پہنے گا نہ اپنے والدین کو پہنا سکے گا۔

اور عمل سے مراد قرآن اور شریعت کے فرائض واجبات پر عمل کرنا ہے۔ خدا کے منع کردہ امور اور گناہ کبیرہ سے بچنا ہے۔ چند گناہ اور بے عملی کی باتیں جو عام طور پر رائج ہیں ذکر کی جاتی ہیں:

۱) پانچوں نمازوں کا اہتمام اور پابندی سے نہ پڑھنا۔ جب چاہا پڑھا جب چاہا چھوڑ دیا۔
۲) اگر فرض نماز مرض یا اور کسی وجہ سے چھوٹ جائے تو اس کی قضا نہ کرنا۔
۳) جماعت کا اہتمام نہ کرنا۔ سستی اور تغافل سے جماعت چھوڑ دینا۔
۴) زکوۃ نہ نکالنا۔ حج استطاعت اور فرض ہونے کے بعد نہ کرنا روزہ رمضان کا پابندی سے نہ رکھنا۔
۵) داڑھی مونڈنا یا کٹانا یا خشخشی داڑھی رکھنا۔
۶) فلم ٹی وی دیکھنا۔ ٹی وی پر کھیل وسماچار کا سننا، گھر میں ٹی وی رہنا جو کبائر کا سرچشمہ ہے۔
۷) نامحرم اجنبی عورتوں سے ربط رکھنا۔
۸) خلاف شرع ناجائز تجارت کرنا۔
۹) تراویح پڑھا کر رقم حاصل کرنا۔ تلاوت کلام پاک پر مال حاصل کرنا ایصال ثواب پر روپیہ حاصل کرنا۔
۱۰) رشوت اور سود سے پرہیز کرنا۔

حاصل یہ ہے کہ دیندار نہ ہونا۔ اور شرع کے احکام کا خیال نہ کرنا۔
اے حافظو! حفظ قرآن کی دولت کا اکرام کرو۔ شرع پر عمل کرو۔ بے عملی سے بچو۔

ہوتی ہے۔ سعی اور وسائط واسباب اختیار کرتے ہیں تا کہ وہاں موقعہ تراویح کا مل جائے۔
پیارو عزیزو! یہ سب اسی فہرست میں داخل ہے کہ قرآن سے مال حاصل کرنا ہے۔
پیارو عزیز حافظو! تم اللہ کے واسطے قرآن سناؤ۔ دنیا کی حقیر رقم خواہ کتنی ہی زائد کیوں نہ نظر آئے لات مارو۔ آخرت کے عظیم ثواب کا ارادہ رکھو۔
حفظ قرآن کی اس عظیم دولت کو کتنی مشقتوں مشکلوں اور رات دن ایک کر کے صبح و شام رات تعب اٹھا کر حاصل کیا ہے۔ اور اللہ نے اپنے فضل سے یہ دولت تمہارے سینے میں امانت رکھی ہے۔ اس عظیم بیش بہا دولت کو اس حقیر دنیا اور مال کے عوض پامال اور برباد مت کرو۔ اسے خالص اللہ کے لئے رکھو۔ اپنی نجات کے لئے رکھو۔ اور نہ اس کا ارادہ کرو۔ پہلے سے اراد کرلو۔ ظاہر کر دو کہ ہمیں چندہ مال نہ چاہئے ہاں غریب تنگدست ہو ضرورت مند ہو تو زکوۃ ایسوں کے لئے پاک ہے۔ اس مد سے تعاون حاصل کرلو۔ یہ اس سے بہتر ہے دیگر کمائی اور کسب کا پاک ذریعہ اختیار کر کے مال حاصل کرلو۔ اس میں برکت ہوگی۔ اللہ پاک ہم تمام کو شریعت اور سنت کے جادہ مستقیم پر چلائے۔

(۵۲) حافظو! قرآن سے مال مت حاصل کرو ورنہ شفاعت سے محروم ہو گے

عن علی ابن ابی طالب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من قرأ القرآن و حفظه و استظهره و احل حلاله و حرم حرامه ادخله الله الجنة و شفعه فی عشرة من اهل بیته کلهم قد وجبت لهم النار۔ (بیہقی فی الشعب جلد۲، صفحہ۳۲۹، مشکوٰۃ صفحہ۱۸۷، ترغیب جلد۲، صفحہ۳۵۵)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے قرآن پڑھا اسے حفظ یاد کیا اس کا حافظ ہوا۔ اس کے حلال کو حلال اور حرام کو حرام جانا (خیال ولحاظ کیا) اسے اللہ تعالیٰ جنت میں داخل کرے گا۔ اور اس کے گھر کے ایسے دس آدمی کے بارے میں شفاعت قبول کرے

گا جس پر جہنم واجب ہوچکی ہوگی۔

ف: دیکھئے اس حدیث پاک میں حافظ قرآن کے لئے شفاعت کرنے کا بیان ہے وہ اس شرط کے ساتھ ہے کہ قرآن وشریعت کے حرام اور حلال پر وہ عامل ہو۔ مطلب یہ ہے کہ وہ باعمل حافظ ہو۔ دھیان میں رہے کہ جس قدر بھی حافظ قاری کی فضیلت بیان کی گئی ہے وہ بے عمل حافظ کی نہیں۔ فاسق فاجر دنیادار فرائض واجبات کا تارک۔ قرآن سے مال اور دنیا حاصل کرنے والا۔ تلاوت وتراویح سنا سنا کر مال حاصل کرنے والا ہرگز ان فضیلتوں کو پانے والا نہیں ہوگا۔ شیطان اور نفس امارہ چونکہ انسان اور مومن کا دشمن ہے۔ اسلئے وہ ان فضیلتوں کو حاصل نہیں ہونے دیتا۔ اسے دین وتقویٰ سے آزاد بنا دیتا ہے۔ فرائض وواجبات کا تارک بنا دیتا ہے۔ قرآن سے مال حاصل کرنے والا بنا دیتا ہے۔ اور تاویل کے دروازے سے جائز قرار دے کر پھنسا دیتا ہے اور آخرت کے عظیم ثواب سے محروم کرا دیتا ہے۔

اے حافظو! تم کو قرآن پاک کی وجہ سے بہت بڑا مقام بہت بڑی فضیلت حاصل ہے کہ خاندان کے دس جہنمی کی شفاعت کروگے۔ بے عملی اور گناہ کے ذریعہ سے اور آزادی نفس کے ذریعہ سے اس دولت سے محروم نہ ہوجانا۔ صالحین کی صحبت اور ان کے طرز پر رہو کہ یہ دولت پاؤ۔

﴿۵۳﴾ حافظو! عمل نہ کروگے تو نور کے تاج سے محروم رہوگے

عن بريدة اسلمى رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ...... من قرأ القرآن و تعلمه و عمل به البس يوم القيامة تاجاً من نور ضوءه مثل ضوء الشمس. (حاکم صفحہ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اسے سیکھا پھر اس پر عمل کیا۔ تو اسے قیامت کے دن ایسے نور کا تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی وچمک سورج کے مانند ہوگی۔

ف: خیال رہے کہ یہ فضیلت حافظ قاری کو اس وقت ہے جب کہ اس نے قرآن

کے حکم اور شریعت کے فرائض وواجبات پر عمل کیا ہو۔ اس کے حرام اور منع کردہ امور سے باز رہا ہو جسے عرف میں متقی اور پرہیزگار کہا جاتا ہے۔ بے عمل، حکم شریعت کی پرواہ نہ کرنے والے کو یہ فضیلت حاصل نہ ہوگی۔

اے اللہ کے بندو کس مشکل اور تعب اور پریشانی ومشقت سے تم حفظ کلام کو پورا کیا ہے۔ سو اس پر عمل کرلو۔ فرائض واجبات کا اہتمام کرلو۔ گناہ کبیرہ سے بچ جاؤ۔ قیامت میں نور کا تاج خود بھی پہن لو اور اپنے والدین کو بھی تاج اور بہترین بیش قیمت جوڑے پہنادو۔ اور سن لو قرآن پر مال حاصل مت کرو۔ قرآن پر مال حاصل کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ اس لائن سے دنیا حاصل نہ کرو۔ دوسرے جائز لائن سے حاصل کرلو۔ پھر قرآن کے دینی دنیاوی برکات دیکھو۔ ابھی سے پختہ ارادہ کرلو۔ اس سے مال حاصل نہ کریں گے۔ نہ تراویح میں سنا کرنہ ایصال ثواب میں تلاوت کرکے۔ انشاء اللہ دنیا کا نقصان نہ ہوگا۔ بلکہ دوسری لائن سے دنیا خوب آئے گی اور اس لائن سے آئے گی تو برکت بھی ہوگی۔

(۵۴) اے حافظو! بے عملی کرکے خود کو اور اپنے والدین کو تاج سے محروم نہ کرو

عن معاذ الجهني قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قرأ القرآن و عمل بما فيه البس والداه تاجاً يوم القيامة ضوءه احسن من ضوء الشمس.

حضرت معاذ جہنی سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے گا اس کے والدین کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک دمک اور روشنی سورج کی روشنی سے زائد ہوگی۔ (ابوداؤد، صفحہ ۲۰۵، مشکوۃ، صفحہ ۱۸۶)

ف: دیکھئے اس روایت کو اس روایت میں حافظ اور قاری قرآن کو تاج پہنانے کا ذکر ہے۔ جیسا کہ اوپر کی روایت میں گزرا۔ اور دوسری اس روایت میں ان کے والدین کو

تاج پہنانے کا ذکر ہے۔ اور دونوں میں پڑھنے کے بعد عمل کی قید اور شرط ہے۔ اس کا مطلب بالکل واضح اور ظاہر ہے کہ بے عمل حافظ وقاری کو یہ فضیلت نہ ملے گی اور وہ قیامت کے دن قرآن کی ان برکتوں سے محروم رہے گا۔ نہ خود تاج پہنے گا نہ اپنے والدین کو پہنا سکے گا۔

اور عمل سے مراد قرآن اور شریعت کے فرائض واجبات پر عمل کرنا ہے۔ خدا کے منع کردہ امور اور گناہ کبیرہ سے بچنا ہے۔ چند گناہ اور بے عملی کی باتیں جو عام طور پر رائج ہیں ذکر کی جاتی ہیں:

۱) پانچوں نمازوں کا اہتمام اور پابندی سے نہ پڑھنا۔ جب چاہا پڑھا جب چاہا چھوڑ دیا۔
۲) اگر فرض نماز مرض یا اور کسی وجہ سے چھوٹ جائے تو اس کی قضا نہ کرنا۔
۳) جماعت کا اہتمام نہ کرنا۔ سستی اور تغافل سے جماعت چھوڑ دینا۔
۴) زکوٰۃ نہ نکالنا۔ حج استطاعت اور فرض ہونے کے بعد نہ کرنا روزہ رمضان کا پابندی سے نہ رکھنا۔
۵) داڑھی مونڈنا یا کٹانا یا خشخشی داڑھی رکھنا۔
۶) فلم ٹی وی دیکھنا۔ ٹی وی پر کھیل وسماچار کا سننا، گھر میں ٹی وی رہنا جو کبائر کا سرچشمہ ہے۔
۷) نامحرم اجنبی عورتوں سے ربط رکھنا۔
۸) خلاف شرع ناجائز تجارت کرنا۔
۹) تراویح پڑھا کر رقم حاصل کرنا۔ تلاوت کلام پاک پر مال حاصل کرنا ایصال ثواب پر روپیہ حاصل کرنا۔
۱۰) رشوت اور سود سے پرہیز کرنا۔

حاصل یہ ہے کہ دیندار نہ ہونا۔ اور شرع کے احکام کا خیال نہ کرنا۔

اے حافظو! حفظ قرآن کی دولت کا اکرام کرو۔ شرع پر عمل کرو۔ بے عملی سے بچو۔

کبیرہ گناہوں سے بچ جاؤ۔کل خود بھی اور اپنے والدین کو نور کا تاج پہنواور پہناؤ۔خدا کے حکم کو توڑ کر دین سے آزاد رہ کر کتنی ہی حقیر دنیا کمینی دنیا حاصل کرلو پریشان رہو گے۔اور دیندار رہ کر دنیا حاصل کرو گے دنیا میں بھی برکت ہوگی اور آخرت میں موج کرو گے۔

(۵۵) قرآن پڑھ کر تراویح سنا کر مال اور روپیہ کی امید کرنا طلب کرنا قیامت کی علامت ہے

عن عمران بن حصين سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ...... سيجئى اقوام يقرأون القرآن يسألون به الناس.

(مشکوٰۃ صفحہ ۱۹۳، بیہقی فی الشعب ۵۳۴، ترمذی صفحہ ۱۱۹)

حضرت عمران رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے تھے۔ عنقریب ایک قوم آئے گی جو قرآن پڑھے گی اور لوگوں سے سوال کرے گی۔

ف: مطلب یہ ہے کہ قرآن کے شرف کو لوگوں سے مال حاصل کرنے کا ذریعہ بنائے گی۔

اس کا واضح مطلب تو یہ ہے کہ قرآن پڑھ کر لوگوں کو متاثر کرے گی۔خوب اچھی طرح پڑھ کر ان کے ذہن میں وقعت وعقیدت ڈالے گی پھر ان سے سوال کرے گی کہ ہمیں مال دو، روپیہ دو، جیسا کہ بعضوں کو مسجد میں قرآن پڑھ کر تلاوت کر کے مانگتے ہوئے دیکھا ہوگا۔

مانگنا عام ہے۔خواہ زبان سے کہے یا حال بنائے اپنی ہیئت سے اشارہ کرے اپنی رفتار سے گفتار سے سوال اور خواہش جیسی حالت بنائے۔

ملا علی قاری شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں کہ مانگنا عام ہے۔خواہ زبان سے ہو یا حال سے ہو۔ (مرقات، جلد ۵، صفحہ ۲۲)

چنانچہ اسی وعید میں یہ حضرات داخل ہیں:

ف: تیر کی طرح ٹھیک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ پڑھنے کے لئے تجوید میں خوب مبالغہ کے ساتھ محنت کرے گی۔ حروف کی ظاہری ادائیگی پر خوب محنت کرے گی کہ۔ بہترین شان دار قاری بنیں گے مگر ان میں للّٰہیت نہ ہوگی۔ خلوص نہ ہوگا۔ بلکہ مقصد یہ ہوگا۔ اچھی آواز اچھی تجوید ہوگی تو لوگ تنخواہ زیادہ دیں گے۔ اسٹیجوں پر۔ جلسہ گاہ میں لوگ خوش ہوکر خوب جیب بھریں گے۔ لوگ جلسہ میں اجتماع میں پڑھنے کے لئے بلائیں گے۔ بڑے بڑے شہر ممبئی مدراس، بنگلور کی بڑی مسجدوں میں تراویح قرآن کے لئے تقرری اور انتخاب ہوگا۔ ہزاروں کی رقم ہدیہ میں ملے گی۔

سو عزیزو! سن لو ایسی نیت ایسا ارادہ ایسا رخ خالص دنیاوی رخ ہے۔ قرآن میں ہے من کان یرید الدنیا نوته منها و ما له فی الآخرة نصیب جو دنیا کا ارادہ کرتا ہے ہم اسے دنیا دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کا بالکل حصہ نہیں۔ سو ایسے لوگ دنیا ہی میں اس کا بدلہ چاہیں گے اور مل جائے گا۔ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔

شرح مشکوٰۃ میں ہے: یطلبون بقراء ته العاجلة ای عرض الدنیا و الرفعة بها ولا یلتفتون الی الاجر فی الدار الآخرة. یعنی قرآن کے تلاوت سے دنیاوی امور حاصل کریں گے اور دنیاوی مرتبہ چاہیں گے آخرت کا ثواب نہیں چاہیں گے۔

(مرعاۃ صفحہ ۲۹۱)

عزیزو! اگر خدائے پاک نے اچھی آواز اچھی تجوید سے نوازا ہے تو اس کا بدلہ دنیا میں مت چاہو۔ اور نہ ایسی شکل اختیار کرو کہ معلوم ہو کہ تم اس کو مال کا ذریعہ بنا رہے ہو۔ اللہ سے اس کا بدلہ آخرت میں چاہو۔ وہاں خوب ملے گا اور وہاں کا ملنا کام آئے گا۔ ہاں اگر مال کی ضرورت ہو تو جائز اور مستحسن راستہ سے کمالو۔ اس میں برکت ہوگی۔ قرآن پاک کو آخرت کے لئے رکھو تا کہ وہاں کام آئے۔

انتباہ!

خیال رہے کہ متعدد حدیث میں مختلف اعتبار سے جو قرآن پاک دنیا حاصل کرنے،

ف: تیر کی طرح ٹھیک کرنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن کو خوش آوازی کے ساتھ پڑھنے کے لئے تجوید میں خوب مبالغہ کے ساتھ محنت کرے گی۔ حروف کی ظاہری ادائیگی پر خوب محنت کرے گی کہ۔ بہترین شان دار قاری بنیں گے مگر ان میں للّٰہیت نہ ہوگی۔ خلوص نہ ہوگا۔ بلکہ مقصد یہ ہوگا۔ اچھی آواز اچھی تجوید ہوگی تو لوگ تنخواہ زیادہ دیں گے۔ اسٹیجوں پر۔ جلسہ گاہ میں لوگ خوش ہوکر خوب جیب بھریں گے۔ لوگ جلسہ میں اجتماع میں پڑھنے کے لئے بلائیں گے۔ بڑے بڑے شہر ممبئی مدراس، بنگلور کی بڑی مسجدوں میں تراویح قرآن کے لئے تقرری اور انتخاب ہوگا۔ ہزاروں کی رقم ہدیہ میں ملے گی۔

سو عزیزو! سن لو ایسی نیت ایسا ارادہ ایسا رُخ خالص دنیاوی رخ ہے۔ قرآن میں ہے من کان یرید الدنیا نوته منها و ما له فی الآخرة نصیب جو دنیا کا ارادہ کرتا ہے ہم اسے دنیا دے دیتے ہیں اور آخرت میں اس کا بالکل حصہ نہیں۔ سو ایسے لوگ دنیا ہی میں اس کا بدلہ چاہیں گے اور مل جائے گا۔ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔

شرح مشکوٰۃ میں ہے۔ یطلبون بقراءته العاجلة ای عرض الدنیا و الرفعة بها ولا یلتفتون الی الاجر فی الدار الآخرة. یعنی قرآن کے تلاوت سے دنیاوی امور حاصل کریں گے اور دنیاوی مرتبہ چاہیں گے آخرت کا ثواب نہیں چاہیں گے۔

(مرعاۃ صفحہ۲۹۱)

عزیزو! اگر خدائے پاک نے اچھی آواز اچھی تجوید سے نوازا ہے تو اس کا بدلہ دنیا میں مت چاہو۔ اور نہ ایسی شکل اختیار کرو کہ معلوم ہو کہ تم اس کو مال کا ذریعہ بنا رہے ہو۔ اللہ سے اس کا بدلہ آخرت میں چاہو۔ وہاں خوب ملے گا اور وہاں کا ملنا کام آئے گا۔ ہاں اگر مال کی ضرورت ہو تو جائز اور مستحسن راستہ سے کما لو۔ اس میں برکت ہوگی۔ قرآن پاک کو آخرت کے لئے رکھو تا کہ وہاں کام آئے۔

انتباہ!

خیال رہے کہ متعدد حدیث میں مختلف اعتبار سے جو قرآن پاک دنیا حاصل کرنے،

کے ساتھ قرآن اور دین کی خدمت کرلو۔ دنیا اور دنیا والوں کو اپنے پیروں میں دیکھو گے۔ اپنے بڑے دینداروں کو دیکھو۔ کیسی عزت اور مناسب خوشحالی کی زندگی میں ہیں۔

(۵۸) قرآن بھولنے پر ہر آیت کے بدلے ایک درجہ سے محرومی

عن طلق بن حبیب قال من تعلم القرآن ثم نسیه من غیر عذر حط عنه بکل آیة درجة و جاء یوم القیامة مخصوماً. (ابن ابی شیبہ جلد ۱۰، صفحہ ۴۷۹)

ترجمہ: حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے قرآن حاصل کیا (حفظ کیا) اور پھر بلا عذر کے بھول گیا تو ہر آیت کے بدلہ اس کا ایک درجہ کم ہوگا۔ اور قیامت کے دن وہ آئے گا اس حال میں کہ قرآن پاک اپنا خصم بنائے ہوئے ہوگا۔

ف: قرآن کا یاد کر کے بھول جانا گناہ کبیرہ ہے۔ جو شخص بلا کسی عذر کے مرض یا بڑھاپے کہ بھلا ڈالے گا۔ وہ قیامت کے دن کوڑھی بن کر اٹھے گا۔ اور اس کا درجہ جنت میں ہر آیت کے بدلہ جتنا بھولا ہوگا۔ کم ہو جائے گا۔ گھٹ جائے گا۔ اور یہ قرآن اس پر قیامت کے دن دعویٰ دائر کرے گا اور اسے مدعی علیہ بنا کر بھولنے کا مقدمہ پیش کرے گا۔ ظاہر ہے کہ قرآن کا دعویٰ سنا جائے گا اور اسے بھولنے کی سزا دی جائے گی۔ پس جو لوگ دنیا میں پڑ کر غفلت اور سستی اور کسل سے بھول جاتے ہیں اور تلاوت تک نہیں کر پاتے وہ بڑیہ سخت سزا پائیں گے۔ پس اے حافظو! حفظ کرنے والو! ایسی حالت ایسا سبب نہ اختیار کرنا کہ قرآن بھول جاؤ۔

(۵۹) اس امت کا سب سے بڑا گناہ قرآن پاک کو بھول جانا ہے

عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آیة اوتیها رجل ثم نسیها. (ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۱۹، بیہقی فی الشعب جلد ۲، صفحہ ۳۵۰)

(۵۷) قرآن پاک میں مشغول رہنے والے حافظوں قاریوں کو غربت تنگ دستی نہیں

عن انس رفعه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال القرآن غنى لا فقر بعده و لا غنى دونه. (مطالب عالیہ جلد۳، صفحہ۲۹۳، مجمع الزوائد صفحہ ۱۶۱)

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم القرآن لا فقر بعده.

عن الحسن رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا فاقة لعبد يقرأ القرآن. (ابن ابی شیبہ، صفحہ ، کنز العمال جلد۱، صفحہ ۵۴۷)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن میں غنا ہے قرآن کے بعد فقر تنگدستی نہیں اور اس کے غیر میں کوئی غنا نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن اس کے بعد فقر تنگدستی نہیں۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بندے کو فاقہ تنگدستی نہیں جو قرآن پڑھتا ہے۔ (یعنی قرآن میں مشغول رہتا ہے)۔

(ابن ابی شیبہ، جلد۱، صفحہ ۴۸۶، کنز العمال، جلد۱، صفحہ ۵۴۷)

ف: وہ حفاظ اور قراء جو قرآن کی خدمت میں خلوص اور للہیت کے ساتھ لگے رہتے ہیں ان کو معاشی تنگی اور متوسط مقدار کے کھانے پینے کی پریشانی نہیں ہوتی۔ خدائے پاک ان کے رزق کی خصوصی کفالت کرتے ہیں۔ ان کی معیشت میں برکت ہوتی ہے۔ غیبی مدد و نصرت ہوتی ہے۔ کم تنخواہ پانے کے بعد باوجود مناسب اور اچھی زندگی گزارتے ہیں۔ اسی میں مہمان نوازی، بیماری دکھی کے اخراجات، شادی بیاہ کا صرفہ بھی مناسب طور پر کر لیتے ہیں۔ حسب ضرورت مکان وغیرہ کی بھی سہولت ہو جاتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ حج بیت اللہ کی

دولت سے بھی مشرف ہوجاتے ہیں۔ یہ برکت خداوندی نصرت نہیں تو اور کیا ہے۔
کیا آپ نے کسی دیندار متقی پرہیز گار حافظ عالم قاری کو فقر و فاقہ تنگی معیشت میں دیکھا ہے۔ بھوک، مرتے وقت دست سوال دراز کرتے دیکھا ہے؟ ہر گز نہیں۔
بسا اوقات ان کی غربت زہد دنیا کی وجہ سے اختیاری ہوتی ہے۔ جسے وہ انبیاء اولیاء کی سنت سمجھ کر بخوشی اختیار کرتے ہیں۔ متقی اور پرہیز گاروں کے رزق کا خدا نے غیب سے وعدہ کیا ہے۔ و من یتق اللہ یجعل له مخرجا.
یہ وصف دیندار اور تقویٰ کی قید کے ساتھ ہے۔ دین اور تقویٰ سے آزاد لوگوں کے لئے وعدہ نہیں۔ قرآن وحدیث ودین کی خدمت کی کرنے والے بے شمار بندوں کو دیکھئے کہ کس قدر اچھی زندگی گزارتے ہیں کہ یہ دنیا دار دیکھ کر رشک بسا اوقات حسد کرتے ہیں۔ جب اللہ پاک اپنے دشمنوں نافرمانوں کو دیتے ہیں تو اپنے لوگوں کو کیوں نہ دیں گے۔ اور اس کی ضرورت کی کفالت کیوں نہیں کریں گے۔ خیال رہے کہ قرآن پاک کی مشغولیت جالب رزق ہے۔ اس سے وسعت اور کشادگی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن سیرین سے روایت ہے جہاں جس جگہ قرآن پاک کی تلاوت ہوتی ہے۔ وہ گھر اہل خانہ پر وسیع ہوجاتا ہے۔ خیر کی کثرت ہوجاتی ہے (جس میں مال بھی داخل ہے) فرشتوں کی آمد ورفت ہوتی ہے۔ شیطاطین (اور خبیث اجنہ) بھاگ جاتے ہیں۔ اس کے برخلاف جہاں قرآن کی تلاوت نہیں ہوتی وہ گھر اپنے اہل پر تنگ ہوجاتا ہے۔ خیر کی کمی ہوجاتی ہے۔ شیاطین کی آمد ہوجاتی ہے۔ (ابن ابی شیبہ، اتحاف جلد ۴، صفحہ ۴۶۶)
اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قرآن اس کی تلاوت اس کی مشغولیت، وسعت رزق اور اچھی زندگی کا باعث ہے۔ اس میں دینداری کے ساتھ لگنے والا تنگی معیشت کا شکار نہیں ہوتا ہے۔ ہاں کسی اور گناہ کے ارتکاب کی وجہ سے ہو تو دوسری بات ہے۔
ہاں شاہی اور نوابوں کو زندگی میسر نہیں ہوتی کہ ایسی فراوانی مذموم ہے۔ آخرت سے غافل کرنے والی ہے۔ اللہ پاک اپنے بندوں کو ایسی مذموم دنیا سے محفوظ رکھتے ہیں۔
پس اے قرآن اور دین والو! خلوص للّٰہیت کے ساتھ دینداری اور تقویٰ والی زندگی

کے ساتھ قرآن اور دین کی خدمت کرلو۔ دنیا اور دنیا والوں کو اپنے پیروں میں دیکھو گے۔ اپنے بڑے دینداروں کو دیکھو۔ کیسی عزت اور مناسب خوشحالی کی زندگی میں ہیں۔

(۵۸) قرآن بھولنے پر ہر آیت کے بدلے ایک درجہ سے محرومی

عن طلق بن حبيب قال من تعلم القرآن ثم نسيه من غير عذر حط عنه بكل آية درجة و جاء يوم القيامة مخصوماً. (ابن ابی شیبہ جلد ۱۰، صفحہ ۴۷۹)

ترجمہ: حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے قرآن حاصل کیا (حفظ کیا) اور پھر بلا عذر کے بھول گیا تو ہر آیت کے بدلہ اس کا ایک درجہ کم ہوگا۔ اور قیامت کے دن وہ آئے گا اس حال میں کہ قرآن پاک اپنا خصم بنائے ہوئے ہوگا۔

ف: قرآن کا یاد کر کے بھول جانا گناہ کبیرہ ہے۔ جو شخص بلا کسی عذر کے مرض یا بڑھاپے کہ بھلا ڈالے گا۔ وہ قیامت کے دن کوڑھی بن کر اٹھے گا۔ اور اس کا درجہ جنت میں ہر آیت کے بدلہ جتنا بھولا ہوگا۔ کم ہو جائے گا۔ گھٹ جائے گا۔ اور یہ قرآن اس پر قیامت کے دن دعویٰ دائر کرے گا اور اسے مدعی علیہ بنا کر بھولنے کا مقدمہ پیش کرے گا۔ ظاہر ہے کہ قرآن کا دعویٰ سنا جائے گا اور اسے بھولنے کی سزا دی جائے گی۔ پس جو لوگ دنیا میں پڑ کر غفلت اور سستی اور کسل سے بھول جاتے ہیں اور تلاوت تک نہیں کر پاتے وہ بڑی سخت سزا پائیں گے۔ پس اے حافظو! حفظ کرنے والو! ایسی حالت ایسا سبب نہ اختیار کرنا کہ قرآن بھول جاؤ۔

(۵۹) اس امت کا سب سے بڑا گناہ قرآن پاک کو بھول جانا ہے

عن انس بن مالک قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عرضت على ذنوب امتي فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آية اوتيها رجل ثم نسيها. (ترمذی، جلد ۲، صفحہ ۱۱۹، بیہقی فی الشعب جلد ۲، صفحہ ۳۵۰)

یہ بہت اچھا ہے کہ فرشتوں کے نازل ہونے کا وقت ہے دعا اس وقت خاص طور سے قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام نے جو سوف استغفر لکم (اپنی اولاد کے لئے استغفار کا وعدہ کیا تھا اس سے شب جمعہ ہی مراد تھی پس اس وقت دشوار ہو تو رات کے درمیانی حصہ میں۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو شروع ہی رات میں کھڑے ہو کر چار رکعت (نفل) نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یس، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان، تیسری میں فاتحہ کے بعد سورہ الم سجدہ، چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھو۔ اور جب تحیات سے فارغ ہو جاؤ تو خوب اللہ کی حمد وثنا کرو۔ پھر مجھ پر درود پڑھو۔ تمام انبیاء کرام پر درود بھیجو۔ اس کے بعد تمام مومن بھائیوں پر اور ان مسلمان بھائیوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں استغفار کرو۔ پھر یہ دعا پڑھو۔ (سلام کے بعد)

اللھم ارحمنی بترک المعاصی ابداً ما ابقیتنی و ارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی و ارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی، اللھم بدیع السموات و الارض ذالجلال و الاکرام و العزة التی لا ترام، اسئلک یا اللہ یا رحمٰن بجلالک و نور وجھک ان تلزم قلبی حفظ کتابک کما علمتنی و ارزقنی ان اتلوہ علی النحو الذی یرضیک عنی اللھم بدیع السموات و الارض ذاالجلال و الاکرام و العزة التی لا ترام اسئلک یا اللہ یا رحمان بجلالک و نور وجھک ان تنور بکتابک بصری و ان تطلق بہ لسانی و ان تفرج بہ عن قلبی و ان تشرح بہ صدری و ان تغسل بہ بدنی فانہ لا یعیننی علی الحق غیرک و لا یوتیہ الا انت و لا حول و لا قوة الا باللہ العلی العظیم

پھر آپ نے فرمایا اسے ۳/جمعہ یا ۵/یا ۷ جمعہ کرلو .... (چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمل کیا اور بتایا کہ اب جو سنتا ہوں بالکل یاد رہتا ہے جو یاد کرتا ہوں محفوظ رہتا ہے بھولتا نہیں۔

پس جن طلباء کا حافظہ کمزور ہو وہ یہ عمل کئی شب جمعہ کرلیں انشاء اللہ حافظہ بہتر ہو جائے گا۔ مزید قوت حافظہ کی دوائیں بھی استعمال کرے۔ (ترمذی، جلد۲، صفحہ ۱۹۷)

امرئ یقرأ القرآن ثم ینساہ الا لقی اللہ یوم القیامۃ اجذم.

(مشکوٰۃ، صفحہ ۱۹۱، دارمی، جلد ۲، صفحہ ۴۳۸، بیہقی فی الشعب جلد ۲، صفحہ ۳۳۱)

ترجمہ: حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرآن پڑھے (حفظ کرے، یا ناظرہ پڑھے) اور بھول جائے تو قیامت کے دن وہ کوڑھی ہو کر اللہ کے سامنے آئے گا۔

ف: اس حدیث پاک میں قرآن پاک کے بھولنے کی بڑی سخت سزا بیان کی گئی ہے کہ وہ کوڑھی بن کر قیامت میں دربار خداوندی میں حاضر ہوگا۔ یعنی مرض جذام کی وجہ سے ہاتھ پیر کے گوشت سڑے اور کٹے ہوئے ہوں گے۔

خیال رہے کہ بھولنے کے ظاہری اور واضح مطلب قرآن حفظ کر کے حافظ ہو کر بے توجہی غفلت اور دنیا داری اور کسل سے بھول جانا ہے۔ چنانچہ شرح مشکوٰۃ میں ہے:

قال فی اللمعات ظاہر الحدیث نسیانہ بعد حفظہ فقد عد من الکبائر. لمعات میں ہے کہ بظاہر حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حافظ ہو جانے کے بعد بھول جانا ہے جسے علماء نے کبیرہ گناہ میں شمار کیا ہے۔ (مرعاۃ المفاتیح، جلد ۷، صفحہ ۲۸۰)

یعنی شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جو ہند کے بڑے جلیل القدر علماء اور مشائخ کبار میں سے ہیں وہ اس حدیث کی مراد واضح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مراد حفظ کرنے کے بعد بھول جانا ہے۔

چنانچہ بعض لوگ ذوق شوق میں یا والدین کی رائے اور ماتحتی کی وجہ سے حفظ کر لیتے ہیں پھر بعد میں قرآن کو یکسر بھول جاتے ہیں۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ خدائے پاک کی گراں قدر عظیم ترین دولت کی قدر نہ کی اس کی سزا میں یہ کوڑھی بن کر قیامت میں حاضر ہوگا اور بے انتہا ذلت و رسوائی کی حالت میں ہوگا۔ اور مارے شرم کے کسی کو منھ دکھانے کے لائق نہ ہوگا۔

بھولنے کی وجہ اکثر یہ ہوتی ہے کہ غفلت اور سستی سے کلام پاک کو تراویح میں نہیں سناتے، بہانہ بناتے ہیں کہ مسجد نہیں ملتی کہ سنا دیں۔

خیال رہے کہ مسجد میں ہی کہاں سنانا واجب اور لازم ہے۔ اپنے گھر میں اہل خانہ میں سنالے۔ حافظ قرآن کو یاد رکھنا واجب ہے۔ لہٰذا یاد رکھنے کے جو اسباب ہیں ان کا اختیار کرنا واجب ہے۔ مسجد میں موقع نہیں مل رہا ہے گھر مین اپنے اہل خانہ میں سنادے۔ کسی دوکان یا بنگلے اور بیٹھکے میں سنادیں۔ چندلوگ سن لیں کافی ہے۔

بعض لوگ ایسا اس لئے نہیں کرتے کہ اس طرح روپیہ کون دے گا۔ یہی تو غلطی ہے۔ تراویح یا تلاوت پر روپیہ خواہ بلا مانگے ملے کہاں جائز ہے۔ حضرات صحابہ کرام کی ایک جماعت مسجد کے بجائے گھروں مین تراویح میں قرآن پڑھا کرتے تھے۔

(طحاوی جلد ا صفحہ ۲۰۹۷، استذکار)

روزانہ تلاوت نہیں کرتے اور سنانا بالکل چھوڑ دیتے ہیں۔ حافظ کے لئے یہ بھی گناہ ہے۔ لہٰذا تلاوت اور کم از کم سال میں ایک مرتبہ ماہ مبارک میں محنت اور وقت نکال کر سنانے کا معمول رکھے تا کہ یہ عظیم دولت ہاتھ سے نہ جائے۔

بسا اوقات والدین کی ماتحتی اور تزور سے تو حافظ ہو جاتے ہیں پھر بعد میں جب نگرانی ختم ہوتی ہے اور اپنا دور آتا ہے تو بے پرواہی بے وقعتی سستی اور تغافل سے بھلا دیتے ہیں۔ بڑے رنج افسوس کی بات ہے۔ چنانچہ اسی لئے ایسے لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ خودتو والدین کی وجہ سے حافظ ہو گئے مگر اپنی اولاد کو وہ حافظ نہیں بناتے۔ اللہ اللہ کس قدر دنیاداری۔ کیا فائدہ ایسی دنیاداری سے جس سے آخرت برباد ہو۔

بعضوں نے بھولنے کا مطلب یہ بھی لیا ہے کہ ایسا غافل ہوجائے کہ ناظرہ کا اور دیکھ کر بھی یاد نہ رہے اور پڑھ نہ سکے۔ (**و قيل المراد جهلة بحيث لا يعرف القرأة**)

بعضوں نے یہ بھی مفہوم لیا ہے کہ قرآن بالکل چھوڑ دے اور پڑھنا ترک کردے۔

(**و قيل النسيان يكون بمعنى الذهول و بمعنى الترك**)

لیکن راجح یہی معنی ہے کہ حفظ کرکے بھول جانا ہے۔

(**التبادر من النسيان الواقع في هذا الحديث و امثاله هو النسيان**

بعد الحفظ عن ظهر القلب) مرعاۃ المفاتیح، جلد ۷، صفحہ ۲۸۰)

لہٰذا اے حافظو! اگر خدائے پاک نے یہ دولت سینہ میں دی ہے۔ حفظ کی مشکلات اور تعب اور یاد کرنے کی تم نے پریشانی کو تم نے برداشت کیا ہے تو اس دولت کو باقی رکھو۔ سینہ میں محفوظ رکھو۔ ہمیشہ تراویح میں سنانے کا معمول رکھو۔ نوافل میں پڑھتے رہو۔ کثرت سے تلاوت کا معمول رکھو۔ تا کہ یہ دولت عظمیٰ سینے سے نہ نکلے۔

خیال رہے کہ پیری اور بڑھاپے کی وجہ سے بھول گیا۔ بچپن اور جوانی میں یاد تھا اور ادھر تلاوت کا معمول ہے تو اس وعید میں داخل نہ ہوگا۔

بچپن اور جوانی میں یاد تھا۔ اور تراویح پڑھاتا تھا آخر عمر میں ضعف پیری کی وجہ سے اب نہیں سنا پاتا مگر تلاوت کا معمول ہے تو بھی اس وعید میں داخل نہ ہوگا۔ اور گنہگار نہ ہوگا۔

کسی مرض کی وجہ سے یا خلل دماغ کی وجہ سے ایسا ہوا تب بھی اس وعید میں داخل نہ ہوگا۔ تاہم مرتے وقت قرآن پاک کے یاد رہنے کی بڑی فضیلت ہے کہ اس کا مقام فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ اور جنت کے تمام مراتب و درجات کو پانے والا ہوگا۔ جس کا بیان پڑھتا جا جنت کے درجوں پر چڑھتا جا کے ذیل میں گزر چکا ہے۔

(۶۱) طلباء حفظ کیلئے مسواک کا اہتمام اور قوت حافظہ کے اسباب

عن علی بن طالب رضی الله عنه السواک یزید فی الحفظ و یذهب البلغم. (اتحاف السادہ، صفحہ ۳۴۹)

و عن ابن عباس رضی الله عنهما نبه عشر خصال یزید فی الحفظ.

(اتحاف، جلد ۲، صفحہ ۳۵۱)

ترجمہ: حدیث پاک میں قرآن کی قرأت اور تلاوت کے موقع پر خصوصیت کے ساتھ مسواک کے ذریعہ منھ کو صاف کرنے کا حکم ہے۔

مسواک اور منھ کی صفائی سے جہاں اور دیگر فوائد وہاں اس سے حافظہ کی زیادتی بھی ہوتی ہے۔ درجہ حفظ کے طلباء کو قوت حافظہ کی بہت ضرورت ہے۔ اسی قوت کی وجہ سے

قرآن پاک کے یاد میں سہولت ہوتی ہے اور مسواک کے اہتمام اور ہمیشگی سے قوت حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

اس لئے حفظ کرنے والے طلباء کو خصوصیت کے ساتھ اس کی پابندی کرنی چاہئے۔ تا کہ قوت حافظہ کی وجہ سے سبق اور آموختہ میں سہولت رہے۔ افسوس کہ یہ مدارس جہاں سے سنت اور شریعت کی احیاء اور اشاعت ہونی چاہئے۔ آج اس دور میں سنتوں اور شریعت کا اہتمام ختم ہوتا جارہا ہے۔ مسواک کا بھی اہتمام ختم ہوتا جارہا ہے۔ اس پر عاجز کا رسالہ ''مسواک کے فضائل'' کا دیکھنا مفید ہے۔

قوت حافظہ کے دیگر اسباب

چونکہ درجہ حفظ کے بچوں کو قوت حافظہ کی سخت ضرورت پڑتی ہے۔ بسا اوقات حافظہ کی کمی اور ضعف کے باعث بعض بچوں کو سبق اور آموختہ میں شدید پریشانی ہوتی ہے اس لئے اس کی زیادتی اور کمی کے اسباب واشیاء ذکر کئے جاتے ہیں تا کہ جب ضرورت ہو بچے اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

☆ ہر وہ چیز جو بلغم کو دور اور قطع کرنے والی اور رطوبت کو کم یا ختم کرنے والا ہو۔ اس سے حافظہ بڑھتا ہے۔ لہٰذا آئس کریم، اور فریج میں جمائی ہوئی چیزیں گو لذت ریز ہوں مگر قوت حافظہ کے لئے مضر ہیں۔ اسی طرح ہر سرد اور بلغم پیدا کرنے والی چیزیں برف یا برف کے پانی کا کثرت استعمال۔

☆ چاول کا کثرت استعمال۔ جس کا مزہ بدل جائے اس کا استعمال۔ کھٹی چیزیں کھٹے پھل اچار وغیرہ۔

☆ کھٹی چٹنی کا استعمال، مگر لیموں اس سے مستثنیٰ ہے۔ یہ اس کا شربت مفرح قلب دماغ ہے۔ ہری سبزیوں کا کثرت استعمال گو پیٹ وصحت کے لئے مفید مگر قوت حافظہ کے لئے مفید نہیں۔

☆ کھٹے سیب،

☆ دھنیا کی پتی کا اکثر استعمال پیٹ وصحت کے لئے مفید مگر قوت حافظہ کے لئے نہیں۔
☆ قبر پر لگے ہوئے کتبہ کا پڑھنا۔ کھٹل کو بلا مارے زمین پر ڈال دینا۔ (تعلیم المتعلم)
☆ چوہے کا جوٹھا کھانا۔
☆ پانی کے گڈھے میں پیشاب کرنا۔
☆ گوند چبانا، چنگم کھانا۔
☆ نمک لگا گوشت کھانا۔
☆ ہانڈی سے کھانا۔
☆ کثرت سے مزاح کرانا۔
☆ قبروں کے درمیان ہنسنا۔
☆ استنجاخانہ میں یا استنجا کے مقام پر وضو کرنا۔
☆ عمامہ یا پاجامہ کا تکیہ بنا کر سرہانے لگانا۔ جنابت کی حالت میں آسمان کو دیکھنا۔ چہرے یا ہاتھ کو کرتے کے دامن سے پونچھنا، کپڑے کے ٹکڑے سے گھر کو بہارنا، مسجد میں کپڑوں کو جھاڑنا، اپنے مقام مخصوص سے کھیلنا، کثرت سے چھونا، ہاتھ رکھنا، راستہ میں پیشاب کرنا، پھل دار درخت کے نیچے پیشاب کرنا۔ راکھ پر پیشاب کرنا۔ ستر کو دیکھنا، حجام کے آئینہ سے دیکھنا۔ ٹوٹی کنگھی سے کنگھی کرنا، مسجد میں بائیں پیر سے داخل ہونا اور دائیں پیر سے نکلنا۔ (الشامی جلد ۱، صفحہ ۲۲۵)

حافظہ بڑھانے والی چیزیں

بادام اور شہد کا استعمال حافظہ بڑھاتا ہے۔ بادام کو پتھر پر پیس کر شہد ملا کر استعمال کرنا۔ برہمی بوٹی کو سیاہ مرچ کے ساتھ استعمال کرنا۔ (۷-۹-۱۱ بوٹی کو ۵-۷ سیاہ مرچ کے ساتھ پیس کر استعمال کرنا)۔ مغزیات، بادام، پستہ، کاجو، چھوہارا، منقی، پوست دانہ، ثعلب مصری کا حریرہ استعمال کرنا، بھیجہ مغز کھانا، چڑیوں پرندوں کا گوشت کھانا۔ خیال رہے کہ قوت حافظہ میں زہد تقوی اطاعت الٰہی کو بہت دخل ہے۔ گناہ اور خدا کی نافرمانی اور فواحش

کے ارتکاب سے حافظہ خراب ہوتا ہے چونکہ گناہ ظلمت اور تاریکی ہے۔ قرآن نور ہے۔ ظلمت کے رہتے ہوئے نور کیسے آسکتا ہے۔ اسی وجہ سے گناہ اور فواحش کے ساتھ قرآن پاک جمع نہیں ہوتا۔ اگر ہو بھی گیا تو جلد نکل بھی جاتا ہے۔ اسی پر حضرت امام شافعی کا مشہور شعر ہے

شکوت الی وکیع سوء حفظی
فارشدنی الی ترک المعاصی
فان الحفظ فضل من الٰهی
و فضل الله لا یهدی لعاص
(تعلیم المتعلم، صفحہ ۷۱)

اسی طرح ذہن اور قلب کو انتشار سے محفوظ رکھنا بھی ضروری ہے۔ جس قدر ادھر ادھر کا انتشار ہوگا خیالات اذہان منتشر ہوں گے۔ یادداشت کمزور ہوگی اور حفظ میں پریشانی ہوگی۔ اسی وجہ سے نابینا اور بچوں کا حافظہ بہتر اور یادداشت قوی ہوتی ہے۔ اس لئے اس دور میں اپنے ذہن کو انتشار اور ادھر ادھر کے خیالات سے فارغ رکھے۔ اس کا ایک سبب احباب اور دوستی سے بالکل علیحدہ رکھنا ہے۔ تعلیم کے دور میں یہ بہت مضر ہیں۔ ذہنی انتشار میں اس کو اولین دخل ہے۔ جس کے احباب جتنے زائد اس کا علمی جد و جہد اتنا ہی کم۔

(۶۲) قوت حافظہ کیلئے ایک سنت سے ثابت عمل

حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان۔ قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے۔ جو یاد کرتا ہوں یاد نہیں رہتا (بھول جاتا ہوں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوالحسن ایسی ترکیب نہ بتلاؤں جو تمہیں بھی نفع دے اور جسے تم بتلادو اس کو بھی نفع دے۔ اور جو تم سیکھو وہ تم کو یاد رہے۔ حضرت علی نے فرمایا ضرور ارشاد فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ کی رات میں ہو سکے تو رات کے تہائی حصہ کے اخیر میں (تہجد کے وقت) اٹھ سکو تو

یہ بہت اچھا ہے کہ فرشتوں کے نازل ہونے کا وقت ہے دعا اس وقت خاص طور سے قبول ہوتی ہے اور میرے بھائی حضرت یعقوب علیہ السلام نے جو سوف استغفر لکم (اپنی اولاد کے لئے استغفار کا وعدہ کیا تھا اس سے شب جمعہ ہی مراد تھی پس اس وقت دشوار ہو تو رات کے درمیانی حصہ میں۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو شروع ہی رات میں کھڑے ہو کر چار رکعت (نفل) نماز پڑھو۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ یٰس، دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ دخان، تیسری میں فاتحہ کے بعد سورہ الم سجدہ، چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ ملک پڑھو۔ اور جب تحیات سے فارغ ہو جاؤ تو خوب اللہ کی حمد و ثنا کرو۔ پھر مجھ پر درود پڑھو۔ تمام انبیاء کرام پر درود بھیجو۔ اس کے بعد تمام مومن بھائیوں پر اور ان مسلمان بھائیوں پر جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں استغفار کرو۔ پھر یہ دعا پڑھو۔ (سلام کے بعد)

اللهم ارحمني بترك المعاصي ابداً ما ابقيتني و ارحمني ان اتكلف ما لا يعنيني و ارزقني حسن النظر فيما يرضيك عني، اللهم بديع السموات و الارض ذالجلال و الاكرام و العزة التي لا ترام، اسئلك يا الله يا رحمٰن بجلالك و نور وجهك ان تلزم قلبي حفظ كتابك كما علمتني و ارزقني ان اتلوه على النحو الذي يرضيك عني اللهم بديع السموات و الارض ذاالجلال و الاكرام و العزة التي لا ترام اسئلك يا الله يا رحمان بجلالك و نور وجهك ان تنور بكتابك بصري و ان تطلق به لساني و ان تفرج به عن قلبي و ان تشرح به صدري و ان تغسل به بدني فانه لا يعينني على الحق غيرك و لا يوتيه الا انت و لا حول و لا قوة الا بالله العلي العظيم.

پھر آپ نے فرمایا۳ سے ۳/جمعہ یا ۵/یا ۷ جمعہ کرلو.................(چنانچہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عمل کیا اور بتایا کہ اب جو سنتا ہوں بالکل یاد رہتا ہے جو یاد کرتا ہوں محفوظ رہتا ہے بھولتا نہیں۔

پس جن طلباء کا حافظہ کمزور ہو وہ یہ عمل کئی شب جمعہ کرلیں انشاء اللہ حافظہ بہتر ہو جائے گا۔ مزید قوت حافظہ کی دوائیں بھی استعمال کرے۔ (ترمذی، جلد۲، صفحہ ۱۹۷)

(۶۳) ختم قرآن پر سورہ ضحیٰ سے آخر تک پڑھنے کا طریقہ مسنون

عن عکرمة ...... قرأت علی اسماعیل بن عبدالله بن قسطنطین فلما بلغت الی والضحیٰ قال کبر مع خاتمة کل سورة فانی قرأت علی عبدالله بن کثیر فامرنی بذلک و اخبرنی عبدالله بن کثیر انه قرأ علی مجاهدفامره بذلک قال اخبرقی مجاهد انه قرأ علی ابن عباس فامره بذلک، قال و اخبرنی ابن عباس انه قرأ علی ابی بن کعب فامره بذلک و اخبر به انه قرأ علی النبی صلی الله علیه وسلم فامره بذلک.

(بیہقی فی الشعب جلد۲ صفحہ ۳۷۱)

ترجمہ حضرت عکرمہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ سے قرآن پاک پڑھا جب سورہ ضحیٰ پر پہنچے تو انہوں نے کہا ختم تک ہر سورہ کے آخر میں تکبیر کہو۔ کہ میں نے عبداللہ بن کثیر کے پاس جب قرآن پڑھا تو مجھے اس کا حکم دیا۔ ابن کثیر نے کہا میں نے مجاہد پر قرآن پڑھا تو انہوں نے اسی طرح کہا، حضرت مجاہد نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس کے پاس قرآن پڑھا تو انہوں نے اسی طرح کہا اور حضرت ابن عباس نے فرمایا میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑھا تو آپ نے اسی طرح فرمایا۔

ف: خیال رہے کہ جب قرآن پاک شروع سے پڑھتے ہوئے آئے اور آخر پارہ میں ختم کے قریب آئے تو سورہ ضحیٰ کے بعد ہر سورہ کے آخر میں اللہ اکبر یا لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھے پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دوسری سورہ شروع کرے، اسی طر سورہ الناس تک کرے۔ البتہ نماز میں تراویح میں اس طر پڑھنا سنت نہیں، نماز سے باہر تلاوت میں یہ طریقہ مسنون ہے۔

دوسرا مسنون طریقہ یہ ہے کہ ختم قرآن میں الناس تک ہی پڑھ کر ختم نہ کردے بلکہ

الناس کے بعد الم سے مفلحون تک پڑھ کر ختم کرے۔

تیسری سنت یہ ہے کہ ختم قرآن کے بعد دعا مانگے گھر میں ختم کر رہا ہو تو گھر کے افراد کو دعا میں شریک کرے کہ اس وقت کی دعا باعث قبولیت ہے۔ اگر تنہا ہی کسی جگہ ختم کر رہا ہے تو تنہا ہی دعا کرے۔

(۶۴) ختم قرآن کے وقت دعا قبول

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ختم قرآن کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ (کنز العمال جلد ۲، صفحہ ۶۳)

اسی طرح حضرت عرباض سے بھی روایت ہے۔

حمید اعرج کہتے ہیں جو قرآن پاک ختم کرے اور پھر دعا کرے تو اس دعا پر چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔ (اذکار نووی، صفحہ ۸۷)

ف: اس سے معلوم ہوا کہ جب قرآن پاک ختم ہو جائے تو ختم پر دعا کرے اور بلا اہتمام کے دوست اور احباب کو جمع کرے یا درسگاہ کے احباب کو یا اہل خانہ کو تو یہ بہتر ہے۔

حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام ختم قرآن کے موقع پر جمع ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ ختم قرآن کے وقت رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ (اذکار)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما لوگوں کے ختم قرآن کا انتظار فرمائے۔ جب قرآن (کسی کا ختم ہوتا) تو حضرت ابن عباس کو اطلاع فرماتے وہ تشریف لاتے اور مجلس ختم میں شریک ہوتے۔ (اذکار)

ف: اس سے معلوم ہوا کہ اگر ختم قرآن کے موقعہ پر کسی اپنے بڑے صالح نیک شخص کو بلا کر مجلس ختم میں شریک کرے تو یہ بہتر ہے درست ہے۔

علامہ نووی نے بیان کیا حضرات صحابہ کرام ختم قرآن پر دعا میں شرکت کا اہتمام فرماتے اس دن روزہ رکھتے شروع دن یا شروع رات میں ختم (اور دعا فرماتے تاکہ دن اور رات کا باقی حصہ میں اس برکت سے مشرف ہو) چنانچہ علامہ نووی نے لکھا ہے ختم قرآن

کے وقت جمع ہونا اور دعا کرنا مستحب ہے۔ (از کار، صفحہ ۸۸)

اس سے معلوم ہوا کہ ختم تراویح کے موقع پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اس وقت خاص اہتمام کے ساتھ خشوع خضوع الحاح زاری کرتے ہوئے دعا کرے یا دعا میں شریک رہے۔

مگر بہت افسوس رنج کی بات ہے کہ ایسے موقع پر شیطان اس قیمتی وقت کو برباد اور ضائع کر دیتا ہے۔ بسا اوقات ختم قرآن وتراویح کے موقع پر بے قابو عوام کا ازدحام ہو جاتا ہے۔ مسجد شور وشغب سے بھر جاتی ہے مسجد کا احترام پامال ہو جاتا ہے۔ ایسے موقع پر کیا دعا قبول ہوگی کہ لوگ منکرات میں لگ جاتے ہیں۔ لہٰذا اس مبارک وقت میں ایسے امور اور اس کے اسباب سے سخت احتیاط کی جائے۔ عموماً یہ شیرنی کی تقسیم کی وجہ سے ہوتا ہے۔ لہٰذا اس کا انتظام ہرگز نہ کیا جائے۔ مزید چندہ سے کرنا اور بری بات ہے۔

(۶۵) قرآن سے متعلق حفاظ قراء کیلئے جامع ترین دعا

اسئلک بکل اسم ھو لک سمیت بہ نفسک او انزلتہ فی کتابک او علمتہ احداً من خلقک او استاثرت بہ فی علم الغیب عندک ان تجعل القرآن ربیع قلبی و نور بصری و جلاء حزنی و ذھاب ھمی۔

(الدعا للطبرانی، صفحہ ۱۲۷۹، تلاوت قرآن الشاہ وصی اللہ)

ترجمہ: میں سوال کرتا ہوں تجھ سے بوسیلہ ہر اس نام کے جو تیرا ہے۔ کہ تو نے جس کے ساتھ اپنی ذات کو موسوم کیا ہے یا اس کو اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اسے اپنے مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہے یا علم غیب ہی میں اسے رہنے دیا ہے۔ یہ کہ کردے قرآن عظیم کو میرے دل کی بہار، میری آنکھ کا نور، میرے غم رنج کی کشادگی، میرے فکر کا دفاع۔

اسئلک باسمک الذی استقر بہ عرشک و اسألک باسمک الطاھر المطھر المنزل فی کتابک من لدنک و باسمک الذی وضعتہ علی النھار فاستنار و علی اللیل فاظلم و بعظمک و کبریائک و بنور

وجھک ان ترزقنی القرآن العظیم و تخلطه بسمعی و جسمی و سمعی و بصری و تستعمل بھی جسدی بحولک و وقوتک فانه لا حول ولا قوة الا بک. (الحزب الاعظم)

ترجمہ: اے اللہ میں سوال کرتا ہوں تیرے اس نام کے وسیلہ سے جس سے تیرا عرش ٹھہرا ہوا ہے۔ اور سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے اس نام کے واسطے سے جو پاک ہے نہایت پاکیزہ ہے۔ جو تیری کتاب میں تیرے ہی پاس سے اتارا گیا ہے۔ اور اس نام کے وسیلہ سے جس کو تو نے دن پر رکھا تو وہ روشن ہوگیا۔ اور رات پر رکھا تو وہ تاریک ہوگئی۔ اور تیری عظمت، تیری بڑائی، اور تیری ذات کے نور کے طفیل نصیب فرما دیجئے مجھے قرآن عظیم۔ اور پیوست فرما دیجئے اسے میرے گوشت میں میرے خون میں میرے کان میں میری آنکھ میں اور میرے جسم کو اس پر عمل کرنے والا بنا دیجئے۔ اپنی قوت اور اپنی طاقت سے کہ کوئی طاقت اور قوت نہیں آپ کے علاوہ میں۔

اللھم انس وحشتی فی قبری اللھم ارحمنی بالقرآن العظیم و اجعله لی اماماً و نوراً و ھدی و رحمة اللھم ذکرنی منه ما نسیت و علمنی منه ما جھلت و ارزقنی تلاوته آناء اللیل و آناء النھار و اجعله لی حجة یا رب العالمین. (اتحاف، جلد۴، صفحہ۴۹۲)

اے اللہ میری قبر میں میری وحشت کو انسیت سے بدل دیجئے۔ اے اللہ قرآن عظیم کے وسیلہ سے مجھ پر رحم فرما اور اسے (قرآن کو) میرے لئے رہبر، نور، ہدایت، اور رحمت بنا دیجئے۔ اے اللہ جو اس میں سے بھول جاؤں اسے یاد کرا دیجئے اور جو نہ جانتا ہوں اسے سکھا دیجئے۔ اور مجھے توفیق دیجئے کہ اس کی تلاوت رات دن کرتا رہوں اور اے رب العالمین اسے میرے لئے حجت بنا دیجئے۔

إِذَا نُودِيَ لِلصَّلٰوةِ مِن يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
(القرآن)

جُمعہ کے فضائل و احکام

احادیث و آثار کی روشنی میں

جُمعہ کے دِن کے مُتعلّق احادیث و سُنّت کا ایک وسیع مُستند ذخیرہ

- جمعہ کے فضائل و برکات
- جمعہ کے دن کے ۵۰ خصوصیات
- جمعہ کا دن ہفتہ کا عید
- جمعہ کے دن کے خصوصی اعمال
- جمعہ کے دن جلد از جلد جانے کے فضائل
- کس عمل سے مکہ میں اونٹ کی قربانی کا ثواب
- جمعہ کے دن سُنّت کے مطابق زندگی گزارنے کا طریقہ
- جمعہ کے خاص اوراد و وظائف
- جمعہ کے دُعا کی قبولیت کا وقت
- وقتِ مستجاب کی تفصیل
- جمعہ کے دن دیدارِ الٰہی کا شرف وغیرہ

تالیف
مولانا مفتی محمد ارشاد القاسمی
اُستاذ الحدیث و الافتاء مدرسہ ریاض العلوم، گورینی، جون پور

زمزم پبلشرز
نزد مقدس مسجد۔ اُردو بازار۔ کراچی
فون ۷۷۲۵۶۷۳

آیئے ہم ایک دوسرے کے مددگار بنیں......

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گرامی قدر محترم جناب.................... اُمید ہے کہ مزاج بخیر وعافیت ہوں گے

آپ اور آپ کی آراء ہمارے لئے بہت اہم ہیں۔ بہت خوشی ہوگی کہ آپ ہمیں اس کتاب سے متعلق اپنی کوئی قیمتی رائے...... اصلاحی تجویز...... اور مفید بات بتائیں۔

یقیناً آپ اس سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرما کر ان شاء اللہ تعالیٰ ادارہ کی کتب کے معیار کو بہتر سے بہتر بنانے میں مددگار بنیں گے۔

اُمید ہے جس جذبہ سے یہ گزارش کی گئی ہے اسی جذبہ کے تحت اس کا عملی استقبال بھی کیا جائے گا اور آپ ضرور ہمیں جواب لکھیں گے۔

- کتاب کا تعارف کیسے ہوا؟..

- کیا آپ نے اپنے محلّہ کی مسجد...... لائبریری...... یا مدرسہ/اسکول........ میں اس کتاب کو وقف کر کے یا کسی رشتہ دار وغیرہ کو تحفہ میں دے کر علم پھیلانے میں حصہ لیا؟........... اگر نہیں تو آج ہی یہ نیک کام شروع فرمائیں۔

- کتاب پڑھ کر آپ نے کیا فائدہ محسوس کیا؟..

کتاب کی تیاری میں مدد کرنے والے ناشر اور پڑھنے والوں کے لئے دعائیں تو کرتے ہونگے؟

کتاب میں اگر کوئی غلطی آپ کی نظر سے گزری ہو تو مندرجہ ذیل چارٹ میں تحریر فرمادیں تو عنایت ہوگی۔

صفحہ نمبر	سطر نمبر	غلطی کی نوعیت

ڈاک پتہ ______ تاریخ ______

نام ______ پتہ ______

______

اس پتہ پر خط پوسٹ فرما کر آپ بھی نیکی اور علم پھیلانے میں معاون بن سکتے ہیں۔
ہمت کیجئے اور اپنے مفید مشورہ اور دعا سے ادارہ کا تعاون کیجئے۔

Zam Zam Publishers
Urdu Bazar Karachi. Postal Code: 74200
Phones: +9221-2760374,+9221-2761671
Fax: +9221-2725673, Email: zamzam01@cyber.net.pk

زمزم پبلشرز
نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

9 789699 145186 07182